256/ROP

اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمَۃً وَّاِنَّ مِنَ البَیَانِ لَسِحرًا

274
4-89
DEC 1989

رشحاتِ قدسیّہ

یعنی

کلام فصاحت التیام محبوب سبحانی غوث صمدانی سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی

جامع . مترجم . شارح

ابوالفضل سید محمود قادری خلیفہ جگر گوشہ غوث الثقلین نقیب الاشرف پیر ابراہیم سیف الدین گیلانی

Acc. No.
305

بحسن مساعی

محمد ولایت حسین صدیقی (بی ایس سی) و سید شاہ نصیر الدین بسمل ابوالعلائی

ٹرسٹی معارف اسلامیہ ٹرسٹ — معتمد عمومی ٹرسٹ

Acc. No.
305

سلسلۂ مطبوعات معارف اسلامیہ ٹرسٹ نمبر (۱۳)

کاتب ۔ حبیب ہادی رفاعی
تعداد اشاعت (۵۰۰)
سن اشاعت سنہ ۱۹۸۷ء
مطبع اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدر آباد
ہدیہ پینتیس (۳۵) روپے سکہ ہند

ملنے کے پتے

ایسٹوڈنٹ بکڈپو چار مینار حیدر آباد
۲ ۔ مینار بکڈپو " "
۳ ۔ حسامی بکڈپو " "
۴ ۔ بک سائٹ عابد روڈ "
۵ ۔ الکتاب پبلشرز " "
۶ ۔ دفتر معارف اسلامیہ ٹرسٹ ۔ ڈیوڑھی مولوی سید محمودؒ فتح دروازہ
175-7-20 حیدرآباد 500265

نوٹ :۔ اضلاع اور بیرون ہند کو نصف ہدیہ پیشگی روانہ کرنے پر کتاب پارسل ہوگی ۔

مُندرِجات

ہیں اشعار یہ شاہ بغداد کے
رکھیں کیوں نہ سر پہ انہیں خاص عام

ہے بس ان کی تعریف یہ مختصر
کلام الملوک ملوک الکلام

	صراحت اشعار	نمبر صفحات
۱	۲	۳
	قصیدہ جات الف تا س (ا)	
۱	شَرعتُ بتوحید الالٰہ مُبسملا	۱ تا ۱۰
۲	سالتك یا جبار یا سامع الندا	۱۱ - ۱۲
۳	یا ربِّ الطف بی بنیلِ مطالبی	۱۳
۴	رُفعت علی اعلی الوریٰ اعلامُنا	۱۴
۵	یا دار اسماء بانت عنك اسماء	۱۵
۶	اذا كان منّا سیّدٌ فی عشیرة	۱۶ - ۱۷
	علاها وان كان الخناق حماها	
۷	كفاك ربّك كم یكفیك واكفة	۱۷
	كفكافها كمین كاف فی خلكا	
۸	ومذ عنك غبنا ذالك العام اننا	۱۸ - ۱۹
	(ب)	
۹	ما فی الصبابة منهلٌ مستعذبٌ	۱۹ تا ۲۲
۱۰	یا طالبین وصالنا فتقرّبوا	۲۳ تا ۲۶
۱۱	اذا نظرت عینی وجوه حبائبی	۲۷
۱۲	عودونی الوصال والوصل عذب	
۱۳	اذا كنت عن عین العیان مُغیبا	۲۹
	فما انت عن قلبی وسرّی بغائب	
۱۴	دنوت من المحبوب اعلی المراتب	۳۰ تا ۳۲
۱۵	تجلّی لی المحبوب من غیب الحجب	۳۲ تا ۳۳

	صراحت اشعار	نمبر صفحات
۱	۲	۳
۱۶	فلیت تحلوا والحیاة مریرة	۳۳
۱۷	اذا نظرت عینی وجوه حبائبی	۳۴
۱۸	هنیئاً لصحبی انّنی قائد الركب	۳۵
	(ت)	
۱۹	طاب شربی المدام فی الخلوات	۳۶ - ۳۷
	(ج)	
۲۰	علی بابنا قف عند ضیق المناهج	۳۸
	(د)	
۲۱	یا من تحل بذكره عقد النوائب والشدائد	۳۸ تا ۴۰
۲۲	یا حبیب الالٰہ خذ بیدی	۴۱
۲۳	اذا ضاق امری اشتكیت لخالقی	۴۲ - ۴۳
۲۴	ان البلاد وما فیها من الشجر	۴۳ تا
۲۵	حنین قلوب العارفین الی الذكر	۴۴
۲۶	علمی علی كل الخلائق ینتشر	۴۴ - ۴۵
۲۷	ایا نفحة الالطاف من لطف ربّنا	۴۶ - ۴۷
	ویا سرعة الیسر المشتق للعسر	
۲۸	انا آیة الله العظیم ونوره	۴۷ تا ۴۹
	انا رحمةٌ فی كل ارض تنتشر	
۲۹	لا تسقنی وحدی فما عوّدتنی	۵۰
	انی اشحّ بها علی جلاسی	
	(ف)	
۳۰	الحبّ سكرٌ خمارة التلف	۵۰
	(ق)	
۳۱	هذا جمال الله فاین العاشق	۵۱
۳۲	ذاق خلقی مكارم الاخلاق	۵۲ تا ۵۵

(ل)

۳۳	اِذا لَم یَکُن فی الخَلقِ خَمسُ فَوایِد وَالّا فَدَجّالٌ یَقُودُ الے الجَھلِ	۵۶
۳۴	قُل لِمَن طافَ بِکاساتِ الھَویٰ وَسقی العُشّاقِ مِمّا قَد نَھَل	۵۷-۵۸
۳۵	رُفِعَ الحُجُبُ عَن بُدُورِ الکَمالِ	۵۸ تا ۵۹

(م)

۳۶	کُشِفَ حالی فی سَنجا وَلُذ بِدَمامی	۵۹ تا ۶۲
۳۷	لی ھِمّةٌ نَبضُھا تَعلُوا عَلَے الھِمَم	۶۲ تا ۶۳
۳۸	رُوحی اَلِفَت بِحُبِّکُم فی القِدَم	۶۴
۳۹	وَما یَنفَعُ الاَعرابَ ان لم یکن تقی	۶۴

(ن)

۴۰	فَتَجَلّی لی غَیرَ مُحتَجِب وَانجَلَت بِالنُّورِ اَذھان	۶۴-۶۵

(ہ)

۴۱	اَنا راغِبٌ فیمَن تَقَرَّبَ وَصفَہٗ	۶۵
۴۲	فَناءُ الفَقیرِ فَناءُہٗ فی ذاتِہٖ	۶۶
۴۳	اِن اَبطَأَت غارَۃُ الاَرحامِ وَابتَعَدَت فَاَسرَعُ الشَّیئِ مِنّا غارَۃُ اللہِ	۶۶ تا ۷۰

(ء)

	یا دارَ اَسماءِ اِنَّت عَناکَ اَسماءُ	۷۱
	یارَبِّ اَظفِرنی بِنَیلِ مَطالِبی مِن فَیضِ جُودِکَ اَرحَمَ الرُّحَماءِ	۷۱-۷۲

(ی)

۴۶	سَقانِی الحُبُّ کاساتِ الوِصالِ	۷۳ تا ۷۸
۴۷	سَقانی الحُبُّ لَمّا اَن سَقانی	۷۸ تا ۷۹
۴۸	دَعانی لِلمُدامِ وَما جَفانی	۸۰ - ۸۱
۴۹	فَقُربی اِلَیکُم عَنِ الاَکوانِ اَغنانی	۸۲
۵۰	سَاَشرَبُھا فی کُلِّ دَیرٍ وَبیعَۃٍ	۸۲
۵۱	نَظَرتُ اِلَی العَرشِ المَجیدِ بِحَضرَتی	۸۳ تا
۵۲	اَنا القُرانُ وَالسَّبعُ المَثانی	۸۷
۵۳	اَصبَحتُ اَلطَفَ مِن سرِّ النَّسیمِ سری	۸۸
۵۴	الیس للانسان ان لیالیا تَمُرُّ بِلا نَفعٍ فَتُحسَبُ عَن عُمری	۸۹
۵۵	سَاَشرَبُھا فی کُلِّ دَیرٍ وَبیعَۃٍ	۸۹
	واظھر للعشاق دینی ومذھبی	۹۰
۵۶	سَاداتی سَاداتی بِحَقّی عَلَیکُم اننی عندکم عزیز وغال	۹۰-۹۱
۵۷	اَلسُّکرُ راحی وَذِکرُ الحَقِّ مَطلُوبی	۹۱-۹۲
۵۸	قَلبی قُطبی وَقالَبی لِبنانی	۹۲-۹۳
۵۹	نَظَرتُ بِعَینِ الفِکرِ فی خانِ حَضرَتی	۹۳-۹۷
۶۰	وَلَمّا صَفا قَلبی وَطابَت سَریرَتی	۹۸ تا ۱۰۴

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

شاعری کیا ہے؟ واردات قلبی کا اظہار یا دلی جذبات کی ترجمانی۔ لیکن جس طرح طبقاتِ انسانی کے مدارج ہیں اور سب انسان اپنی فطری صلاحیتوں اور کمالات میں یکساں نہیں بلکہ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ کے تحت اپنے ابنائے جنس پر فضیلت جزوی یا کُلی رکھتے ہیں اسی طرح تمام شعراء کو ایک ہی صف میں کھڑا نہیں کیا جا سکتا۔ ایک شاعر بنتا ہے دوسرا شاعر پیدا ہوتا ہے۔ دونوں شعر کہتے ہیں لیکن ایک فطری شاعر کا کلام خود بخود پکار اُٹھتا ہے ؎ من چیزے دیگرم۔ اس کا کلام لوازمِ شاعری سے برتر و بالا ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ فاعلاتن فاعلاتن فاعلات سے بھی نا آشنا ہو لیکن اس کا کلام "بہ از آبِ حیات" ہوتا ہے جو دلوں کو نئی زندگی بخشتا اور مُردہ تنوں میں روح پھونکتا ہے کیونکہ ؎

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پَر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض شاعری "گل و بلبل" کے افسانے تک محدود ہوتی ہے اور بعض "شمع و پروانہ" کی حکایت پر ختم ہو جاتی ہے۔ بعض شاعر مناظرِ قدرت کی دل فریبیوں میں گُم ہو جاتا ہے اور بعض "بادہ و پیمانہ" کی سرمستیوں سے بے خود ہو کر جھومنے لگتا ہے۔ بعض کی آواز "چنگ و رباب" کے نغموں میں گھل مل جاتی ہے اور بعض ؎ "شمشیر و سناں اوّل ۔ طاؤس و رباب آخر" کا پیام دیتا ہے اور قوموں کے عروج و زوال کا نقشہ پیش کر کے اپنی قوم کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنا چاہتا ہے اور کبھی اس صف سے ایک ایسا شاعر بھی پیدا ہوتا ہے کہ جس کی زبان "زبانِ قدرت" اور جس کا کلام "کلامِ فطرت" ہوتا ہے۔ وہ مناظرِ قدرت کی عکاسی یا بہار و خزاں کے انقلابات یا تاریخ نویسی یا افسانہ نگاری کی بجائے خزانۂ غیب کے ان زر و جواہر کو سمیٹ سمیٹ کر لاتا ہے جو دوسروں کی دسترس سے باہر ہوتے ہیں وہ جب بولتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہیں بول رہا ہے بلکہ اس کی زبان سے کوئی اور بول رہا ہے "اسرارِ ازل" کے خزانے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں۔ قدم قدم پر اس کو نیا انکشاف اور تازہ الہام ہوتا ہے اس قسم کی شاعری کو "جزویست از پیغمبری" کہا گیا ہے اور یہی وہ شعراء ہیں جنہیں "تلامیذ الرحمٰن" کا لقب دیا گیا ہے ایسا شاعر "اسرارِ ازل را نہ تو دانی و نہ من" کہنے کی بجائے ؎ وَ اَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْم وَ قَلَّدَنِیْ وَ اَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ کا نعرہ لگاتا ہے اس کا کلام "پیامِ محبّت" ہوتا ہے جو ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑتا اور دلوں کے ناسوروں کو مندمل کرتا ہے بادۂ محبّت سے سرشار ہو کر وہ خود جھومنے نہیں لگتا بلکہ ؎

فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مُلَالِیْ　　وَ ھِیْمُوْا وَ اشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ

کی عام دعوت دے کر دوسروں کو بھی ساغرِ محبت پلانا اور اپنے ساقی کے قدموں پر ڈالنا چاہتا ہے۔ اس کے نغموں میں دل کی دھڑکنوں کی آواز صاف سُنائی دیتی ہے۔ جو کچھ وہ کہتا ہے دل سے کہتا ہے اس لئے دلوں پر چوٹ لگتی ہے اور آنکھوں سے بے اختیار آنسوؤں کا سیلاب بہنے لگتا ہے۔ سُننے والا بعض اوقات یہ سمجھنے لگتا ہے کہ جو کہا جا رہا ہے وہ حدیثِ دیگراں نہیں بلکہ یہ اسی کے وارداتِ قلب ہیں بمصداق ؎

دیکھنا تقریر کی لذّت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ سمجھا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

اس کی شاعری فطرتِ انسانی کے ان سوالات کا حل پیش کرتی ہے جو ماورائے عالم سے متعلق ہیں اور جن کا تعلق مشاہدات سے نہیں بلکہ محسوسات سے ہوتا ہے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کا کلام عام فہم و ادراک سے بالاتر ہو جاتا ہے کیونکہ وہ جس مقام سے جو کہتا ہے وہاں تک عام فکرِ انسانی کی رسائی نہیں ہوتی اس لئے سُننے والا متحیر اور سراسیمہ ہو جاتا ہے۔ اہلِ عقل و دانش ان اصطلاحات سے نامانوس ہوتی ہے لیکن جن کا حاسۂ قلبی لطیف، جن کی عقل رسا اور جن کی نظر تیز ہوتی ہے وہ تا بحدّ اپنی استعداد کے بہرہ اندوز ہو جاتے ہیں۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ محسوساتِ باطنی کے اظہار کے لئے الفاظ اپنی بے بسی کا اظہار کر دیتے ہیں۔ اس وقت کہنے والے کو مجبوراً لفظی قیود اور تصنّعات سے بے پروا ہو کر اپنے ما فی الضمیر کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ یہاں اس کا اصل منشا اپنے محسوسات اور واردات کی ترجمانی سے زائد نہیں ہوتا۔ شاعرانہ فن کاری کا اظہار اس کا مقصود نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجود اس کے کلام میں زندگی ہوتی ہے۔

وہ کلام جو صرف فنّی ترکیبوں، مصنوعی بندشوں اور لفظی آرائشوں کا حامل ہوتا ہے، فنی نقطۂ نظر سے وہ کتنا ہی بلند سمجھا جائے اس کی مثال اسی خوبصورت مجسّمہ کی ہوتی ہے جو آرٹ کا ایک انمول شاہکار سمجھا جا سکتا ہے لیکن جس میں رُوح نہیں ہوتی لفظی صنّاعی اور ظاہری محاسن کے ساتھ حُسنِ معنے بھی موجود ہو، خوب صورت شکل و صورت اور متناسب اعضائ کے ساتھ ہر رگ و پے میں آثارِ حیات بھی پائے جائیں تو پھر ؎

کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجا ست

کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

جہاں فصاحت و بلاغت کا گلشن لہلہا رہا ہو اور روش روش پر عروسِ معنے بھی مصروفِ خرام ہو۔ جہاں کی فضا طائرِ سدرہ کے مسحور کن اور دل آویز نغموں سے گونج رہی ہو اور قدم قدم پر زندگی کے چشمے بھی اُبل رہے ہوں جہاں رندانِ سبوکش بھی جمع ہوں، بادۂ گلفام بھی، ساقی سروشی بھی ہو، گردشِ جام بھی، جہاں خزاں کا نام و نشان نہ ہو اور ہمیشہ بہار کا دور دورہ ہو تو اس چمن کی لطافت اور دلفریبی کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ اسے دیکھ کر زبان سے بے ساختہ نکل جاتا ہے ؎

اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست

عرصۂ دراز قبل مجھے ایسے ہی "فردوسِ بریں" کا پتہ چلا جسکے پھولوں میں گلہائے جنّت کی خوشبو اور جس کی فضا مشک و عنبر سے زیادہ معطّر ہو۔ جہاں محبّت کے نغمے گونج رہے تھے اور زندگی اپنی بہار بتا رہی تھی۔ جہاں شراب طہور کی

نہریں بہہ رہی تھیں اور معرفت کے چشمے اُبل رہے تھے۔ دل و دماغ اسی "جنتِ نگاہ و فردوسِ گوش" کو دیکھ کر مسحور ہو گئے۔

جس نے دین کے قالب مُردہ میں نئی رُوح پھونکی ہو اور "محی الدین" کے لقب سے پکارا گیا ہو اگر اس کے گلستانِ سخن میں یہ کیفیت نہ پائی جائے تو اور کہاں پائی جائے۔

خیال ہوا کہ اپنے دامن میں ان پھولوں کو جو مختلف کیاریوں میں پھیلے ہوئے بہار دکھا رہے تھے سمیٹوں اور ان کا گلدستہ تیار کر کے بزم کی رونق بڑھاؤں۔

اس عزم سے جب آگے بڑھا تو دیکھا کہ چنبیلی اور گلاب کے پھولوں میں بعض اور پھول بھی شامل ہو گئے ہیں یعنی دوسرے شعراء کا کلام بھی شریک ہو گیا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ اس قسم کی آمیزش بیشتر شعراء کے کلام میں ہوئی ہے اس کے مختلف اسباب ہیں مثلاً۔

(۱) متقدمین نے اپنی بیاضوں میں اپنے حسبِ مذاق اشعار جمع کیے لیکن شاعر کا نام تحریر نہیں کیا۔ بعد آنے والوں نے ان سب اشعار کو کسی خاص شاعر کا کلام سمجھ لیا۔ یا یہ ہوا کہ

(۲) قلمی بیاضوں میں بعض شاعر کا نام بھی لکھا گیا لیکن کرم خوردگی کے باعث بعض کلام کے ساتھ شاعر کا نام باقی نہ رہ سکا۔ نتیجتاً وہ کلام بھی اس شاعر کا سمجھ لیا گیا جس کا نام دوسرے اشعار کے تحت تحریر کیا گیا تھا۔ یا یہ ہوا کہ

(۳) اشعار کا رنگ یکساں نظر آیا اور ان کو اسی رنگ اور اسلوبِ بیان کے کسی اور شاعر سے منسوب کر دیا گیا

(۴) بعض دفعہ الحاق بھی ہو گیا۔

جہاں تک میری ناقص رائے ہے حضور غوثیہ میں آپ کے کلام میں الحاق بہت کم ہوا ہے بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ نہیں ہوا۔ البتہ یہ ضرور ہوا ہے کہ بعض دوسرے شعراء کے کلام کو آپ کی ذات گرامی سے منسوب کر دیا گیا ہے یا نقل در نقل کی وجہ سے کلام میں لفظی ردّ و بدل ہو گیا جس سے صرفی و نحوی غلطیاں رُونما ہو گئیں۔ ان کی اصلاح اور اصل کلام کی تلخیص آسان نہ تھی۔

ابتداً متعدد مطبوعہ اور قلمی نسخے جمع کیے گئے اور پھر ان میں تطبیق کی سعی کی گئی۔ باہمی تطبیق سے اکثر لفظی تبدیلیاں خود بخود رفع ہو گئیں۔ کتب و سِیَر مناقب اور دواوین کے سیر حاصل مطالعہ سے دوسرے شعراء کا کلام بھی علیحدہ ہو گیا۔ مثلاً بہجۃ الاسرار کے حاشیہ پر عینیہ قصیدہ طبع ہوا ہے جو (۳۹۱) اشعار پر مشتمل ہے اسکو حضرت غوث جیلانیؒ کے اسمِ گرامی سے منسوب کیا گیا ہے۔ یہ قصیدہ مطلع ذیل سے شروع ہوتا ہے۔

فُؤَادٌ بِهِ شَمْسُ الْمَحَبَّةِ طَالِعٌ
وَلَيْسَ لِنَجْمِ الْعَذْلِ فِيهِ مَوَاقِعُ

جب یہ قصیدہ میری نظر سے گذرا تو اس کا اسلوبِ بیان مختلف معلوم ہوا اور شبہ ہوا کہ یہ قصیدہ حضور کا نہیں ہے۔ یہ شبہ یقین کی صورت میں بدل گیا جب حضرت عبد الکریم جیلیؒ[2] کی تصنیف "انسانِ کامل" مطالعہ میں آئی اس میں آپ نے جا بجا اس عقیدے کے اشعار نقل کیے ہیں اور اس کے ساتھ یہ تحریر فرمایا ہے کہ "ولقد قلتُ فی قصیدتی" یعنی میں نے اپنے قصیدے میں یہ شعر بنایا ہے فوراً نتیجہ نکل آیا کہ در اصل پورا قصیدہ حضرت عبد الکریم جیلیؒ کا طبع زاد ہے قیاس نے یہ رائے قائم کرنے پر مائل کیا کہ قلمی نسخے میں "عبد ال الجیلی" کے الفاظ تو موجود تھے لیکن درمیانی لفظ "کریم" کرم خوردگی کے باعث غائب تھا پڑھنے والوں نے لفظ "عبد" اور پھر "جیلی" سے یہ رائے قائم کی

کہ درمیانی لفظ "قادماً" تھا اب جو طباعت کا موقع آیا تو یہ قصیدہ بجائے "عبدالکریم الجیلی" کے آپ کے اسم گرامی سے منسوب کر کے شائع کر دیا گیا۔ چنانچہ دُرّ الدارین میں بھی حضرت سید شاہ غلام علی قادری الموسوی نے اسکو حضرت غوثیت مآب رضؓ سے منسوب کیا ہے۔

اسی طرح وہ قصیدہ جو اَتَطْلُبُ اَنْ تَکُوْنَ کَثِیْرَ مَالٍ

وَ یُسْمَعَ مِنْکَ دَ ... وَمَا کُلُّ حَالٍ

کے مطلع سے شروع ہوتا ہے بہجۃ الاسرار میں آپ کے نام سے شائع ہوا ہے لیکن مرقع کلیمی مولفہ حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی کے صفحہ (۳۷) پر حضرت امام غزالی کے نام سے طبع ہوا ہے اسلوب بیان میں حضور کا کلام تسلیم کرنے میں مانع ہے اسی طرح سلطان العاشقین ابی الفارض الکبری کا مشہور قصیدہ

اِکْشِفْ حِجَابُ التَّجَلِّی وَ اَحْیِنِیْ بِالتَّمَلِّیْ

وَ اِنْ بِدَالَكَ قَتْلِیْ فَاَنْتَ فِی الْفِ حِلِّیْ

مَالِیْ سِوَی الرُّوحِ خُذْهَا وَالرُّوحُ جُهْدُ الْمُقِلِّ

اَخَذْتُ مِنِّیْ بِبَعْضِیْ فَلِیَهُ کَانَ کُلِّیْ

وَقَفْتُ بِالْبَابِ دَهْرًا عَسٰی اَفُوزُ فَلِیْتَهُ

مَالِیْ بِغَیْرِكَ شُغْلٌ وَ اَنْتَ غَایَةُ شُغْلِیْ

آپ سے منسوب کیا گیا ہے لیکن دیوان ابی الفارض میں یہ موجود ہے اور اُستاذی بحر العلوم مولانا عبدالقدیر صدیقی نے بھی روح الادب فی کلام العرب میں حضرت ابی الفارض کے نام سے شائع فرمایا ہے۔

الغرض مطبع کی ایجاد سے قبل اسی قسم کی صورتیں اکثر پیش آئی ہیں۔

"فیوضات ربانیہ" میں

خُذْ بِلُطْفِكَ یَا اِلٰهِیْ مَنْ لَّهٗ زَادٌ قَلِیْلٌ

مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ یَاتِیْ عِنْدَ بَابِكَ یَا جَلِیْلُ

کے مطلع سے جو قصیدہ شروع ہوتا ہے وہ بھی حضرت غوث پاک رضؓ سے منسوب کیا گیا ہے لیکن عام طور پر یہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے منسوب و مشہور ہے۔ آخری شعر کی آخری بیت

اَنْتَ یَا صِدِّیْقُ عَاصٍ تُبْ اِلٰی مَوْلَی الْجَلِیْلِ

سے اس کی مزید وضاحت ہو جاتی ہے

اب فارسی زبان کی بعض رباعیات ملاحظہ فرمائیں جس سے معلوم ہو گا کہ کس طرح ایک ہی رباعی مختلف شعراء کے نام سے منسوب کی گئی ہے۔

اس خصوص میں پہلے مشہور رباعی گو شاعر عمر خیام کا کلام ملاحظہ فرمائیے کہ کس طرح دوسرے شعراء کے کلام کو جن کا اسلوبِ بیان عمر خیام سے ملتا تھا یہ سمجھ کر کہ یہ بھی "عمر خیّام" کا ہو گا اس کے مجموعہ کلام میں شامل کر دیا گیا اور بعض دفعہ خود عمر خیّام کی رباعیوں کو دوسرے شعراء کی رباعیوں میں شریک کر دیا گیا۔

عمر خیام کی حسبِ ذیل رباعی زبان زدِ خاص و عام ہے

گر مے نخوری طعنہ مزن مستاں را گر دست دہد توبہ کنم یزداں را

تو فخر بدیں کنی کہ من مے نخورم صد کار کنی کہ مے غلام ست آں را

یہ رباعی مجموعہ رباعیات آتشکدۂ ایران میں افضل کاشانی متوفی سنہ [illegible] کے نام سے طبع ہوئی ہے اسی طرح حسب ذیل رباعی بھی افضل کاشانی کے نام سے طبع ہوئی ہے حالانکہ عمر خیام کی ہے

بُت گفت بہ بُت کرا اے عابد ما   دانی زچہ روئے گشتۂ ساجد ما
بر ما بہ جمال خود تجلی کردست   آں کس کہ زتُست ناظر و شاہد ما

رباعی ذیل کو "مجموعہ اسلامبول" اور "المعجم البارد" میں مولانا روم سے منسوب کیا گیا ہے۔

عاشق ہمہ روز مست و شیدا بادا   دیوانہ و شوریدہ و رُسوا بادا
در ہشیار غصہ ہر چیز خوریم   چوں مست شدیم ہر چہ بادا بادا

رباعیٔ ذیل مجموعہ رباعیات آتشکدۂ ایران میں افضل کاشانی سے اور المعجم البارد میں امیر خسرو سے منسوب کی گئی ہے۔

خواہی زفراق در فغاں دار مرا   خواہی زوصال شادماں دار مرا
من با تو نگویم کہ چناں دار مرا   زاں ساں کہ دلت خواست چناں دار مرا

اسی طرح عمر خیام کی اس رباعی کو افضل کاشانی سے منسوب کیا گیا ہے اور بعض نے ہمتی کو گنجوی شاعر ذوالنجم سے منسوب کیا ہے

اے چرخ فلک خرابی از کینۂ تُست   بیدادگری عادت دیرینۂ تُست
اے خاک اگر سینۂ تو بشگافند   بس گوہر قیمتی کہ در سینۂ تُست

تذکرۂ حسینی مطبوعہ نول کشور سنہ ۱۲۵۲ھ میں صفحہ (۳۴۷) پر رباعی ذیل شیخ نجم الدین رازی متوفی سنہ ۹۵۴ھ سے منسوب کی گئی ہے "خیابان عرفان" میں بھی رازی کے نام سے طبع ہوئی ہے لیکن "آتشکدۂ آذر" میں شیخ محی الدین متوفی ۶۱۶ھ سے منسوب کی گئی ہے۔

ہر سبزہ کہ بر کنار جوئے رُستست   گویا زلب فرشتہ خوئے رُستست
پا بر سر سبزہ تا بخواری ننہی   کاں سبزہ زخاک لالہ روئے رُستست

رُباعی ذیل شیخ الاسلام حضرت عبد اللہ انصاری متوفی سنہ ۴۸۱ھ سے منسوب کی گئی ہے حالانکہ عمر خیام کی ہے۔

گر از پئے شہوت و ہوا خواہی رفت   از من خبرے کہ بے نوا خواہی رفت
بنگر چہ کسے راز کُجا آمدہ جان   می داں کہ چہ می کنی کُجا خواہی رفت

رباعیات مولانا روم میں دوسرا شعر اسی طرح ہے

در در گذری ازیں بہ بیں بہ عیاں   کز بہر چہ آمدی کُجا خواہی رفت

اور "المعجم البارد" میں نجیب الدین جربادقانی سے اسکو منسوب کیا گیا ہے

خیام کی مشہور رباعی ہے۔

مے نوش کہ عمر جاودانی اینست   خود حاصلت از دور جوانی اینست
ہنگام گل و مل است و یاراں سرمست   خوش باش دمے کہ زندگانی اینست

لیکن دیوان حافظ مطبوعہ نول کشور سنہ ۱۲۸۹ھ میں اسی کو حافظ شیرازی کے نام سے شایع کیا گیا ہے۔

اسی طرح یہ رباعی ابو سعید ابو الخیر کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

ترکیب طبائع چو بکام تو دمے ست   تو داد کن از ہر چہ کہ بزم سخنے ست

با اہل خرد نشیں کہ اصلِ من و تو   گردے و شرارے و نسیمے و نمے ست

"المغنم البارد" میں صفحہ (۶۹) پر اس کو بطریق ذیل مہدی کو کب سے منسوب کیا گیا ہے

چوں حاصل عمر تو فریبے و دمے ست   بعید از ممکن گرت بہر دم ستمے ست

مغرور مشو بخود کہ اصلِ من و تو   گردے و شرارے و نسیمے و نمے ست

رباعی ذیل حضرت ابو سعید ابو الخیر، حافظ شیرازی، افضل کاشانی تینوں سے منسوب ہے

گردوں کمرے ز عمر فرسودۂ ماست   جیحوں اثرے ز چشم پالودۂ ماست

دوزخ شررے ز رنج بیہودۂ ماست   فردوس دمے ز وقت آسودۂ ماست

رباعی ذیل حضرت ابو سعید ابو الخیر سے منسوب ہے لیکن "آتشکدۂ آذر" میں مقصود تبرگر کے نام سے اور "المغنم البارد" میں "قلندر" کے نام سے طبع ہوئی ہے۔

از باد صبا دلم چو بوئے تو گرفت   مارا بگذاشت جستجوئے تو گرفت

اکنوں ز منش ہیچ نمی آید یاد   بوئے تو گرفتہ بود خوئے تو گرفت

"ہفت اقلیم" میں رباعی ذیل فخر الدین رازی کے نام سے تحریر ہے اور اسی کو رباعیات افضل کاشانی کے نام سے شائع کیا گیا ہے فرق صرف اس قدر ہے کہ ردیف بجائے "آید" کے "بود" تحریر کی گئی ہے۔

آں مرد نیم کز عدمم بیم آید   آں نیم مرا خوشتر ازیں نیم آید

جانیست مرا بہ عاریت دادہ خدا   تسلیم کنم چو وقت تسلیم آید

چند اور مثالیں ملاحظہ ہوں۔

از واقعۂ ترا خبر خواہم کرد   واں را بدو حرف مختصر خواہم کرد

با عشق تو در خاک فرو خواہم رفت   با مہر تو سر ز خاک بر خواہم کرد

یہ رباعی "آتشکدۂ آذر" اور "شمع انجمن" میں سلطان ابو یزید آل مظفر برادر شاہ شجاع سے منسوب کی گئی ہے لیکن "کالس الکرام" شرح رباعیات خیام میں اس کو قطران بن منصور ترمذی سے منسوب کیا گیا ہے جو انوری کا استاد تھا

تذکرۂ حسینی میں رباعی ذیل غیاث الدین بلخی تخلص بہ ہمتی کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

درد سر ہر آنکہ نیم نانے دارد   وز بہر نشست آستانے دارد

نے خادم کس بود نہ مخدوم کسے   گو شاد بزی کہ خوش جہانے دارد

لیکن کلیات خاقانی میں خاقانی کے نام سے اور رباعیات افضل میں افضل کے نام سے طبع ہوئی ہے

رباعی ذیل بھی عمر خیام کی ہے لیکن اسے شاہ قاسم بن شاہ قوام سے اور "تذکرہ ہفت اقلیم" و "کشکول بہائی" میں سیمابی کے نام سے منسوب ہے۔

گویند بحشر گفتگو خواہد بود   واں یار عزیز تند خو خواہد بود

از خیر محض بجز نکوئی ناید   خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود

رباعی ذیل کو امام غزالی سے منسوب کیا گیا ہے اور "المغنم البارد" میں افضل کاشانی کے نام سے طبع ہوئی ہے

کس را پس پردۂ قضا راہ نشد   وز سر خدا ہیچ کس آگاہ نشد

ہر کس ز سر قیاس چیزے گفتند   معلوم نگشت و قصہ کوتاہ نشد

عمر خیام کی مشہور رباعی ہے ۔

من مے خورم و ہر کہ چو من اہل بود — مے خوردنِ من بہ نزد او سہل بود
مے خوردنِ من حق ز ازل می دانست — گر مے نخورم علم خدا جہل بود

لیکن تاریخ گزیدہ میں سراج الدین قمری کے نام سے شائع ہوئی ہے ۔

اسی طرح یہ رباعی بھی عمر خیام کی ہے مگر اس کو ابو نصر فارابی کے نام سے بادنیٰ تغیر منسوب کر دیا گیا ہے
ملاحظہ ہو نگارنامہ عطائی اور المعجم البارد

اسرارِ ازل وجود خام و ناپختہ بماند — واں گوہرے بس شریف ناسفتہ بماند
ہر کس ز قیاسِ عقل گفتند — واں نکتہ کہ اصل بود ناگفتہ بماند

رباعی ذیل عمر خیام کی ہے لیکن 'مجمع الفصحا' میں حکیم سنائی سے اور رباعیات کاشانی میں افضل سے منسوب ہے

گر آمدنم زمن بُدے نامدمے — ور نیز شدن بمن شدے کے شدمے
بہ زاں نہ بُدے کہ اندریں دیرِ خراب — نے آمدمے نے شدمے نے بُدمے

تذکرہ صدر شالیں یہ بتانے کے لئے کافی ہیں کہ مطبع کی ایجاد سے قبل اسی طرح مختلف شعراء کے کلام میں خلط ملط ہوگیا ہے ۔ رفتہ رفتہ جب مختلف قلمی نسخے اور دواوین کی باہمی تطبیق ہوتی گئی تو اس شاعر کا خود بخود پتہ چل گیا جس کا یہ کلام تھا اور اسی باہمی تطبیق سے کلام کے اغلاط بھی رفع ہو گئے جو نقل در نقل سے پیدا ہو گئے تھے

بعض اوقات مخصوص اسلوب بیان سے بھی کسی شاعر کا پتہ چلانے میں بڑی مدد ملتی ہے ۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ ہر شاعر کا اسلوبِ بیان یکساں نہیں ہوتا ۔ جن کا مطالعہ وسیع ہوتا ہے وہ مختلف شعراء کے طرز کلام سے پتہ چلا لیتے ہیں کہ یہ کلام فلاں شاعر کا ہے گو ان کے سامنے اس شاعر کا نام نہ لیا جائے ۔ داغ کے کلام کی سادگی اور روزمرہ بول چال اور صاف و سلیس زبان کو غالب کی دقت پسندی میں تلاش کرنا بے سود ہوگا ۔ ناسخ و آتش کی لفظی آرائش تشبیہات اور استعارے میر اور مومن کے کلام میں کہاں ملیں گے ۔

ایک عرصہ ہوا ڈاکٹر طٰہٰ حسین کا ایک مضمون الہلال مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۲۰ء میں شائع ہوا تھا ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس خصوص میں اپنی جس رائے کا اظہار کیا ہے اس سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا ۔ انہوں نے لکھا تھا کہ

"شاعر کی تحقیق کس طرح پر کی جانی چاہیئے اس کے لئے خود شاعر کی شخصیت سب سے پہلی چیز ہے ۔ یہ اس لئے کہ شاعر اپنے شعر میں اپنی شخصیت ضرور رکھتا ہے ۔ اگر شاعر کامل ہے تو اس کا دیوان اسکی نفسیت اور ضربات کا آئینہ اور اس کی پوری شخصیت کا مظہر ہوتا ہے ۔ اس کی مختلف نظموں میں ایک ہی روح ایک ہی نفسیت ایک ہی قوت کارفرما ہوگی ۔ بلاشبہ تمام اشعار یکساں نہ ہوں گے ۔ لطافت و رونق اور قوت و جودت میں کمی بیشی ہوگی لیکن شاعر کی شخصیت تب ہی نمایاں ہوگی اور وحدتِ شعری اس درجہ واضح ہوگی کہ ذوقِ سلیم فوراً فیصلہ کر دے گا کہ یہ شعر فلاں کا ہے یا یہ شعر فلاں فلاں شاعر کے اسلوب پر ہے ۔ ہمارے خیال میں یہ طریق تحقیق ناقابل شک اور فنون ادب میں یکساں طور پر قابل عمل ہے خصوصاً شعر نمائی میں اسکی اہمیت غیر معمولی ہے کیونکہ شعر کی یہ صنف نفس کا شفاف آئینہ اور جذبات کا ہی مظہر ہوتا ہے" ۔

اس نقطۂ نظر سے حضور غوثیت مآب کے کلام پر غور کیا جائے تو اس میں آپ کی شخصیت نمایاں طور پر دکھائی دے گی ۔ کہیں اپنے مقام فنافی الرسول اور مرتبہ محبوبیت کا اعلان کہیں عبدیت کاملہ کا اظہار اور اسی مناسبت سے اپنے معبود کی حمد و ثنا میں رطب اللسان کہیں ناز، کہیں نیاز، کہیں حقیقت، کہیں مجاز، کہیں محو، کہیں غلبۂ حال الغرض کلام پڑھتے جاؤ آپ کی

حیاتِ طیبہ کا ایک ایک گوشہ نظر کے سامنے آ جائے گا۔

ظاہری نظریں بعض اوقات کلام کی تابناکی سے خیرگی محسوس کرتی ہیں اسلئے کہ جس مقام سے یہ کہا گیا ہے وہاں تک ان کی رسائی نہیں لیکن نظروں کی بے مائگی سے اصل مقام کا تو انکار نہیں کیا جا سکتا۔ بمصداق ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ۔ یا بقول حافظ ؎

سخن چہ مجاز نی اے سست نظم بر حافظ ۔ قبولِ خاطر و لطفِ سخن خداداد است

در حقیقت عالمِ حال میں بعض مقامات پر اپنے مرتبۂ خاتمیت ولایت محمدیہ کا اعلان فرمایا ہے۔ یہ وہ مقام ہے کہ جو عام اذہان اور عقل انسانی سے ماوراء ہے۔ اس مقام کے عرفان کے لئے پہلے حقیقت محمدیہ کا عرفان ضروری ہے۔ بقول مولانا ابوالکلام آزاد۔

"یہ وہ مقام ہے کہ جب اہل کشف و اربابِ ہدایت کے سامنے کھلا تو انہوں نے حقیقت محمدیہ کے احاطہ حیات اور عدم زوال و بقا بوجہ دائرۃ الادوار اور مرکز ادوار تعینات ما بعد اور نقطۂ الحجابات فی الاصل والحقیقہ ہونے کے تمام انوار تعینات وجود کو اسکی نورانیت کے سامنے بے فروغ اور ماند پایا اور اسی لئے شیخ اکبرؒ نے اس کو تعین اول اور مجدد صحیح اصلاح "عقل اول" کا قرار دیا اور پھر انسان کامل اور "روح الاعظم اور نفس واحدہ اور قلم الاعلیٰ" اور "نور الانوار" اور نفس الکائنہ سے بھی اسکو تعبیر کیا کہ بلحاظ بقار ذکر و دوام فیضان و احسان وہی ایک انسان "اسد کامل" روح الاعظم اور نفس الواحدۃ الکائنہ ہے اور حیات معنویہ مستمرہ نوع کے وارثین کی مرکزیت صرف اسی کو پہنچتی ہے اور اسی لئے قرآن کریم نے صرف اسی وجود کو "العبد" سے تعبیر کیا کہ ساری عزیمتیں آنی وقتی ہیں مگر صرف یہی وہ عبودیت کاملہ و واحدہ ہے جو ہمیشہ عبادِ معبودیں واسطہ ہدایت اور ہمیشہ عبد کو معبود سے داخل کر دینے کے لئے حی و قائم ہے۔ وقال العارف البوصیری ؎

مُنَزَّہٌ عن شریکٍ فی محاسنِہٖ ۔ فجوھرُ الحُسنِ فیہِ غیرُ مُنقسِمِ

اور چونکہ نوع انسانی کی سعادت و تنویر کا مرکز وجود انبیاء کرام ہے اور حقیقت محمدیہ بحکم "وجئنا بك على هؤلاء شهيدا" ان سب سے مافوق اور شمس و کواکب اور صباح و مصباح کے معاملہ کا حکم رکھتی ہے اس لیے حیات قائمہ و دائمہ کا نور الانوار اور مصباح المصابیح صرف وہی دائرہ ٹھیرا اور اسی لئے شیخ اکبرؒ نے اسمار کو "حقیقۃ الاسمائیہ" اور "لوحِ محفوظ" سے بھی تعبیر کیا۔ سبحان اللہ آخری سمیۃ و تعبیر کس درجہ ترجمان حقیقت و موافق بالشرع والعقل ہے۔ دنیا میں جس قدر بھی ہدایت و تعلیم کی لوحیں ہیں سب کے لئے تغیر و تبدل ہوا حتیٰ کہ آج کوئی محفوظ نہیں لیکن اللہ اکبر! مقام محمدی کی معنویت و معصومیت کہ اسکی سیرتِ طیبہ و حیاتِ حمید قائمہ کی لوح محفوظ کا ایک لفظ بھی محو نہ ہو سکا اور قرآن محفوظ و کتاب مسطور فی رقٍ منشور اور فی صدور الذین اوتوا العلم میں اس کا ایک ایک حرف ایک ایک لفظ اسی طرح نقش و ثبت ہے اور ہمیشہ رہے گا جس طرح قلم ازل نے صبح تعین کی کرنوں سے لکھ دیا تھا پس قرآن کے لئے اگر کوئی ہستی لوح محفوظ ہو سکتی ہے تو وہ صرف وہی روح اعظم اور خالد ہے جسکے ذکر کو خود قرآن نے اپنے آغوشِ حفظ و صیانت میں ہمیشہ کے لئے لیا ہے۔ حضرت سید العارفین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی نام کی طرف یہ فرما کر اشارہ کیا ہے

اَفَلَتْ شُمُوسُ الاَوَّلِينَ وَشَمْسُنَا
ابداً علی اُفُقِ العُلےٰ لا تغربُ"

اب جو ولایت مطلقہ محمدیہ کا خاتم ہوگا وہ بھی اپنے مین کا مارا پورا مظہر ہوگا۔ دیکھو آئینہ میں جب آفتاب کا عکس پڑتا ہے تو وہ بھی آفتاب کی مانند چمک اٹھتا ہے اور جس طرح نظر آفتاب کو نہیں دیکھ سکتی اسی طرح وہ اس آئینہ پر نہیں جم سکتی جس میں جمال آفتاب منعکس ہو۔

یہی وہ مقام ہے جسکو صاحب فتوحات مکیہ نے نسبت محمدی سے تعبیر کیا ہے اور انہی کے الفاظ میں "امت مرحومہ کے قطبیت وفاتحیت اور ولایت کبرٰی کا منتہا مرتبہ یہی ہے۔ بعض صوفیا نے اسکو "مقام اتحاد" سے تعبیر کیا ہے یعنی "اتباع اور تعشق وتشبہ" بالانبیاء کے کمال تفانی واستہلاک سے بحکم المرء مع من احب عن المرء لا تسئل وسل عن قرینه مطیع وسطارع محبوب کے تمام صفات اور خصائص سے تمثل وتخلق اور عینیت ویگانگت سے بہرہ اندوز وفایز المرام ہوکر فاذا ابصرتہ ابصرتنی کا معاملہ پیش آجاتا ہے بمصداق ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری۔

مولانا احمد رضا خان بریلوی نے حضور غوثیت مآب سے مخاطب ہوکر کیا خوب کہا ؎

مصطفٰے کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا جس نے دیکھا میری جاں جلوۂ زیبا تیرا

کہا جاتا ہے کہ "معرفت نفس" کے بعد زبان بند ہوجاتی ہے بحکم من عرف نفسہ فقد کلّ لسانہ لیکن اسکے آگے ایک ایسا مقام بھی آتا ہے جہاں "دستور زبان بندی" کی بجائے "تحدیث نعمت" اور "اعلان مقام" کا حکم ہوتا ہے اب کہنے والا جو کچھ کہتا ہے اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ وہ اس طرح کہنے پر ماذون ہوتی ہے اسکو حکم ہوتا ہے واما بنعمۃ ربک فحدث۔ اسکو اظہار فخر نہیں بلکہ اطاعت امر اور اظہار حقیقت کہا جائے گا۔ کما قال سیدنا الجیلی رضی اللہ

وما قلت ھذا القول فخراً وانما
اتی لی الاذن حتی تعلموا حقیقتی

بہرحال خوب سمجھ لو ؎ آئینہ مغرور حسن خویشتن ہرگز نہ شد
بلکہ می بیند جمالے در جمال خویشتن

عندلیب شیراز اس بارے میں یوں نغمہ سرا ہیں۔

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
آنچہ استاد ازل گفت ہماں می گویم

فاتح باب ولایت سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے بھی اپنا تعارف اس طرح فرمایا تھا۔

"میں بائے بسم اللہ کا نقطہ ہوں میں جنب اللہ ہوں جس کے حق میں تم سے تقصیر واقع ہوئی ہے۔ میں قلم ہوں لوح محفوظ ہوں میں عرش ہوں میں کرسی ہوں میں سات آسمان اور زمین ہوں۔

(مذہب منصور حصہ دوم ص۱۰)

اور اپنے فرزند ارجمند امام حسن رض سے مخاطب ہوکر "عرفان نفس" کا یوں درس دیا تھا۔

دَوَاءُکَ فِیْکَ وَمَا تَشْعُرُ وَدَاءُکَ مِنْکَ وَمَا تُبْصِرُ
وَتَزْعَمُ اَنَّکَ جِرْمٌ صَغِیْر وَفِیْکَ انْطَوَی الْعَالَمُ الْاَکْبَر

اللہ اکبر! اس عالم اکبر کا کون احاطہ کر سکتا ہے جسکی وسعت کے سامنے ساری کائنات کوتاہی داماں کا اقرار

کرنے پر مجبور ہو جس آئینہ میں آفتاب کا پورا پورا عکس جلوہ فگن ہو اس کی تابناکی اور جلوہ ریزی کا کہنا ہی کیا ہے جہاں اس کا کوئی گوشہ بھی ضیائے آفتاب سے منور ہوگیا تو سارے کواکب کی روشنی اسکے سامنے مدھم پڑ گئی۔ آؤ اس بزم نور کی ایک جھلک دیکھو۔

حضرت شاہ ولی اللہ کا اسم گرامی سننے میں آیا ہوگا۔ انہی کی زبان سے ان کا تعارف سنو۔

"ترجمہ" میں وہ یوں رقم طراز ہیں: - "نعمتِ عظمیٰ بریں ضعیف آنست کہ او را خلعتِ فاتحیہ دادند و فتح دورے باز بریں بر دستِ وے کردند" اور "تفہیمات" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"بسرم دادہ اند کہ ایں حقیقت ہر دم برساں امروز وقت۔ وقتِ تست و تماں زمانِ تو ولئے برکہ کہ زیر لوائے تو بنا شند"

ایک اور جگہ اس کیفیت کو زیادہ سرمستی کے ساتھ یوں کھولتے ہیں۔

"فَفَهَّمَنی ربی انا جعلناک امام هذه الطریقة و سددنا طرق الوصول الی حقیقة القرب کلها الیوم غیر طریقة واحدة و هو محبتک و الانقیاد لک و السماء لیس علی هوی عاداک سماء و لیست الارض علیه بارض۔ فاهل المشرق و المغرب کلهم رعیتک و انت سلطانهم۔ علموا او لم یعلموا۔ فان علموا فازوا و ان جهلوا خابوا"

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔

"و من نعم الله علیّ ولا فخر ان جعلنی ناطق هذه الدورة و حکیمها و قائد هذه الدورة و حکیمها و قائد هذه الطبقة و زعیمها۔ فنطق علی لسانی و نفث فی نفسی۔ فان نطقت باذکار القوم و اشغالهم نطقت بجوامعها و ان تکلمت علی نسب القوم فیما بینهم و بین ربهم رویت لی منا کبها و قبضت علی جوامع خطابها و ان خطبت بامر اللطایف و غوامض الحقایق تعرفت قاموسها و لمست ناموسها و قیدت علی جلابیبها و اخذت تلابیبها و ان بحثت من علم الشرایع و النبوات فانا لیث عرینها و حافظ جریمها و وارث خزائنها و باحث مغاینها اقلیتهم بعجائب لا تحصی و غرائب لا اکنا مسایر جلی مشعری کم الله من لطیف خفی یدق خفاء عن فهم الزکی"

ایک اور مقام پر اس طرح اعلان کرتے ہیں:

"بسرم درداوند کہ ایں تقریر امردم برساں کہ ایں فقیر الستہ شتٰی دارد۔ بیک لسان ولی اللہ ابن عبد الرحیم است و دیگرے انسان است و بدیگرے نامے بدیگرے جسم و بدیگرے جوہر و بلسان آخر باعتبار آں لسان اہم حجرم و ہم شجرم و ہم فرس و ہم جمل و ہم غنم۔ تعلیم اسماء آدم داسن بودم و رنج بر نوح طوفانی شد سبب نصرت او سوزن بودم و ذبح بر ابراہیم آتش گلزار گشت من بودم۔ توریت موسٰی من بودم۔ احیاء عیسٰی داسن بودم۔ قرآن مصطفٰے من بودم والحمد للہ رب العالمین

(مقدمہ تفسیر القرآن از ابو الکلام آزاد ص ۳۳)

یہ مدارج و مراتب اس ہستی کے ہیں جس نے صرف "ناطق هذه الدورة و حکیمها" کا دعوٰے کیا تھا۔ اب جس کا دور ازل سے ابد تک ہو ..... اور جس کا آفتاب جاہ و جلال فلکِ اعلٰے پر دوامًا تاباں و درخشاں ہو جو خاتم "ولایت محمدیہ" اور مظہر کامل کمالاتِ احمدیہ ہو اس کی منزلت و مرتبت کا کون اندازہ لگا سکتا ہے کہ مجددینِ وقت

اور اولیائے عصر کی بھی صرف اس کے قدموں تک رسائی ہے جن کو وہ "بل علی عینی وراسی" کہتے ہوئے اپنے سر اور آنکھوں پر لیا! اپنے مدارج میں ترقی کا باعث سمجھتے ہیں اس کے آگے کی انہیں بھی خبر نہیں ؎

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا + اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

بعض کم فہموں نے اس کو ان ذواتِ قدسیہ کی توہین خیال کی اور بکسر "قدمی ھذہٖ علی رقبۃ کل ولی اللہ" کا انکار کر دیا یا اس کی اس طرح تاویل کرنے کی کوشش کی کہ قدم سے مراد حضور کا مسلک اور طریقہ ہے۔ انہیں کیا معلوم کہ ان ذواتِ قدسیہ کی اسمیں توہین ہے یا ان کے لئے موجبِ فخر و مباہات و باعثِ ازدیادِ مراتب و وجاہت ہے اس بارے میں حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی کی شہادت سنو۔ وہ اخبار الاخیار میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"ہر وے نہ تواں یافت کہ در خدمتِ او قدم از سر نساز دو زیر پائے او سر نہ نہد از دو ایں خود سبب سرفرازی ایشان ست۔ کسے کہ قدم بر قدم مصطفیٰ بود بلکہ دیدم بعدم او زوز سعادتِ آں سراست کہ پائمالِ او گردد"۔

زبدۃ الآثار میں شیخ حیات ابن القیس الحرانی کی ایک اور شہادت ملتی ہے جو حسب ذیل ہے:۔

"لما اتاہ الامر بقولہ قدمی ھذہٖ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ اراد اللہ تعالیٰ للاولیاء نورًا فی قلوبھم وبرکۃً فی علومھم وعلوًا فی احوالھم ببرکۃ وضعھم رقابھم ورؤسھم مک)

اور یہ سب کس لئے ہوا؟ اسکی وجہ حضرت ابی سعید القیلوی سے سن لیجئے جس کو بہجۃ الاسرار میں شیخ علی شطنوفی نے نقل کیا ہے۔

لما قال الشیخ عبد القادر قدمی ھذہٖ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ تجلی الحق عزوجل علیٰ قلبہٖ وجاءتہ خلعۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید طائفۃ من الملائکۃ المقربین والبسھا بمحضر من جمیع الاولیاء من تقدم منھم ومن تأخر۔ الاحیاء باجسادھم والاموات بارواحھم وکانت الملائکۃ ورجال الغیب حافین بمجلسہٖ واقفین فی الھواء صفوفًا حتی انسد الافق بھم ولن ینبق ولیٌ فی الارض الا حنیٰ عنقہ"

الحاصل ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ یہ خاص موہبت الٰہی ہے کما قال سبحانہ تعالیٰ واللہ یختص برحمتہٖ من یشاء ؎ یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا۔

ما شئت قل فیہ فانت مصدق"
فالحب یقضی والمحاسن تشھد

مختصرًا یہ سمجھ لو ؎ لیس علی اللہ بمستنکر — ان یجمع العالم فی واحد

چاہتا تھا کہ صرف اشارات سے کام لوں تفصیلات ارباب علم کے لئے چھوڑ دوں اس لئے کہ ؎

سفینہ چاہیئے اس بحر بیکراں کے لیے

لیکن پھر خیال ہوا کہ ان مقامات کے سمجھنے میں جو الجھنیں ہوتی ہیں ان کے پیش نظر شکوک و شبہات کی وادی کو عبور اور سارے نشیب و فراز کو طے کر لینا ہی مناسب ہوگا تاکہ آئندہ راہ ہموار ہو جائے۔

اب رہے کلام کے نفائس و دقائق تو ان کا احصار کون کر سکتا ہے۔ اس بارے میں بھی حضرت شیخ محقق کی شہادت سن لیجئے۔ زبدۃ الآثار میں آپ نے حسب ذیل شہادت چھوڑی ہے۔

"ہمچناں کہ فضائل، مناقب و خوارقِ کراماتِ آں حضرت خارج از دائرہ حصر و احصار است ہمچنیں نفائسِ کلامِ او و دقائقِ اقوالِ او وافی ست۔ عبارات بشرح آں و نہ اشارات

بہ درکِ آں ۔ ازیں جہت بشرح و ترجمہ گستاخی و جرأت نہ نمودہ و چیزے از آنچہ فی رسالہ بفہم نظام آں ذکر کردیم تا ایں رسالہ خالی نباشد ۔

علامہ دہر محقق عصر کے تاثرات اور حسنِ ادب کو آپ نے دیکھ لیا ۔ اس کے بعد مجھ جیسے ہیچ مداں سے حضور کے کلامِ بلاغت نظام کی کماحقہٗ تشریح یا ترجمہ کی کیا توقع کی جاسکتی ہے ؎

صلاحِ کار کجا و منِ خراب کجا ۔ ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بہ کجا

بعض قصائد کا منظوم فارسی ترجمہ حضرت جامی علیہ الرحمہ نے کیا ہے یہ منظوم تراجم نفا وے مجموعہ سے نقل کئے گئے ہیں اسی طرح قطبِ لاہور حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امجد اور مولینا احمد رضا خاں بریلوی علیہم الرحمۃ کے عقیدہ قمریہ کے منظوم تراجم بھی نقل کر دیئے گئے ہیں ۔ ان تراجم کی موجودگی میں بزبانِ اردو میں نے ترجمہ غیر ضروری اور خلافِ ادب سمجھ کر نہیں کیا دیگر قصائد کا ترجمہ میں نے اپنی بضاعت و استعداد کے مطابق کیا ہے یہ جسارت صرف بایں خیال کی ہے کہ حضور کا کلام عربی زبان میں ہے جس سے اکثر ابنائے وطن پوری طرح استفادہ نہیں کر سکتے لیکن تحت اللفظ ترجموں کے بجائے اشعار کا سیدھی سادی زبان میں مفہوم ادا کیا ہے تاکہ بآسانی مطلب سمجھ لیا جائے ۔ بعض خاص مقامات پر جہاں "رہبرِ طریق" اور "خضرِ راہ" کی ضرورت ہوتی ہے مختصر تشریح بھی کی گئی تاکہ ذہن میں انتشاری کیفیت پیدا نہ ہو ۔ اس کے باوجود اگر کوئی مقام سمجھ میں نہ آئے تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس کا سمجھنا آپ کے علمی استعداد سے باہر ہے ۔ کلام پر زبانِ اعتراض کھولنے کی بجائے اس کو اپنی محدود فہم و دانش پر محمول کرنا زیادہ مناسب ہوگا

بقول حافظ ؎ چو بشنوی سخن اہلِ دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نہ ای دلبرا خطا اینجاست

اور اس نصیحت پر عمل کیجئے کہ ؎

اِحفظوا ألسنتکم وعالجوا قلبکم وخذوا ما تعرفو ودعوا ما تنکروا

مصداق ؎ وَاذا لَم ترَ الهلال فسلّم ؛ لأُناس رأوهُ بالابصار

مع ہذا ؎ اذا اخطأتَ فی لفظی قصورًا ۔ وحِفظی والبراعة والبیان
فلا تعجَل الی لومی فرفقی ۔ علی مقدار ایقاعِ الزّمان

ابوالفضل سیّد محمود قادری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رشحاتِ قدسیہ یعنی قصائدِ غوثیہ

مناجات

شرعت بتوحید الالٰہ مبسملا	۱	ساختم بالذکر الحمید مجملا
(اس قصیدہ کی) ابتدا میں نے بسم اللہ پڑھتے ہوئے توحید الٰہی سے کی		(اور اسے) عنقریب عمدگی کے ساتھ ذکر حمید پر ختم کروں گا
واشھد ان اللّٰہ لا رب غیرہ	۲	تنزہ عن حصر العقول تکملا
اور گواہی دیتا ہوں کہ بجز اللہ کے کوئی پروردگار نہیں		جس کا کمال دائرہ عقل سے ماوراء ہے
وارسل فینا احمد الحق قیما	۳	نبیا بہ قام الوجود وقد خلا
اور جس نے ہم میں احمد مجتبےٰ جیسے ایک سچے نبی کو منتخب کر کے بھیجا		وہ ایسے نبی ہیں جن سے وجود اور ماسوائے وجود کا قیام ہوا
فعلمنا من کل خیر مؤبد	۴	واظھر فینا العلم والحلم والعلا
پس آپ نے ہم کو ہر ظاہر نیکی کی تعلیم دی		اور ہم میں علم اور حلم اور سربلندی کے اوصاف پیدا کئے

فَیَا طَالِبَ عِزٍّ وَّ کَنْزٍ وَّ رِفْعَۃٍ	۵	مِنَ اللّٰہِ فَادْعُوْہُ بِاَسْمَائِہِ الْعُلٰی
پس اے طالب عزت اور اے خواستگار رفعت		اپنی تمام نعمتوں کو خدا سے اسکے اسمائے حسنیٰ کا وسیلہ لیکر طلب کر
فَقُلْ بِانْکِسَارٍ بَعْدَ طُھْرٍ وَّ قُرْبَۃٍ	۶	فَاَسْئَلُکَ اللّٰھُمَّ نَصْرًا مُّعَجَّلًا
طہارت اور خشوع و خضوع کے بعد عاجزی سے کہہ		اے بار الہا میں تجھ سے نصرت عاجلہ کا طالب ہوں
بِحَقِّکَ یَا رَحْمٰنُ بِالرَّحْمَۃِ الَّتِیْ	۷	اَحَاطَتْ فَکُنْ لِّیْ یَا رَحِیْمُ مُجَمِّلًا
اے رحمٰن (مہربان) تری ذات پاک اور اس رحمت عالم کا واسطہ		جو تمام (کائنات پر) محیط ہے اے رحیم مجھے نیکو کار بنادے
وَیَا مَلِکُ قُدُّوْسُ قَدِّسْ سَرِیْرَتِیْ	۸	وَسَلِّمْ وُجُوْدِیْ یَا سَلَامُ مِنَ الْبَلَا
اور اے ملک قدوس! میرے دل کو مصفا کر دے		اور اے سلام! ہر بلا سے میرے وجود کو (مجھے) محفوظ رکھ
وَیَا مُؤْمِنُ ھَبْ لِیْ اَمَانًا مُّحَقَّقًا	۹	وَسِتْرًا جَمِیْلًا یَا مُھَیْمِنُ مُسْبَلًا
اور اے مومن! مجھے کامل ایمان عطا کر		اور اے نگہبان راہ میری لغزشوں کی پردہ داری فرما
عَزِیْزُ اَزِلْ عَنْ نَّفْسِیَ الذُّلَّ وَاحْمِنِیْ	۱۰	بِعِزِّکَ یَا جَبَّارُ مِنْ کُلِّ مُعْضِلًا
اے عزیز میرے نفس سے ذلت و خواری کو دور کر		اور اے جبروت والے تیری عزت کا واسطہ ہر مشکل میں میری حمایت کر
وَضَعْ جُمْلَۃَ الْاَعْدَاءِ یَا مُتَکَبِّرُ	۱۱	یَا خَالِقُ خُذْ لِیْ عَنِ الشَّرِّ مَعْزِلًا
اور اے متکبر تمام دشمنوں کو پسپا فرما		اور اے خالق مجھے برائی سے دور رکھ

وَيَابَارِئُ النَّعْمَاءِ زِدْ فَيْضَ نِعْمَةٍ	١٢	أَفَضْتَ عَلَيْنَا يَا مُصَوِّرُ أَوَّلَا
اور اے باری تعالیٰ اپنے فیضانِ نعمت میں بیشی فرما		جس کو اے مصور! تو نے ابتداء ہی میں ہم پر انڈیل دیا ہے
رَجَوْتُكَ يَا غَفَّارُ فَاقْبَلْ لِتَوْبَتِي	١٣	بِقَهْرِكَ يَا قَهَّارُ شَيْطَانِي اَخْذِلَا
اے غفار میں نے تجھ سے امید مغفرت رکھی ہے پس میری توبہ قبول فرما		(اور) اے قہار اپنے قہر سے میرے شیطان کو ذلیل و خوار کر دے
بِحَقِّكَ يَا وَهَّابُ عِلْمًا وَحِكْمَةً	١٤	وَالرِّزْقِ يَا رَزَّاقُ كُنْ لِي مُسَهِّلَا
اے داتا تیرا صدقہ مجھے علم و حکمت عطا فرما		اور اے رزاق میرے وسائل رزق کو آسان فرما دے
وَبِالْفَتْحِ يَا فَتَّاحُ نَوِّرْ بَصِيرَتِي	١٥	وَبِالْعِلْمِ نَلْنِي يَا عَلِيمُ تَفَضُّلَا
اور اے فتاح اپنی صفت فتح سے میری نظر روشن کر دے		اور اے علیم تیری صفت علم کا واسطہ مجھے فضیلت عطا فرما
وَيَا قَابِضُ اقْبِضْ قَلْبَ كُلِّ مُعَانِدٍ	١٦	وَيَا بَاسِطُ ابْسُطْنِي بِأَسْرَارِكَ الْعُلَا
اور اے قابض (بند کرنے والے) ہر مخالف کے اسرار دل کو بند کر دے		اور اے باسط (کھولنے والے) اپنے اسرار عالیہ مجھ پر منکشف کر دے
وَيَا خَافِضُ اخْفِضْ قَدْرَ كُلِّ مُنَافِقٍ	١٧	وَيَا رَافِعُ ارْفَعْنِي بِرُوحِكَ ثُقَّلَا
اور اے پست کرنے والے ہر منافق کی شان و شوکت کو پست کر دے		اور اے بلند کرنے والے اپنی مہربانی سے میری کثافت دور کر دے
سَأَلْتُكَ عِزًّا يَا مُعِزُّ لِأَهْلِهِ	١٨	مُذِلُّ فَذِلَّ الظَّالِمِينَ مُنَكِّلَا
اور عزت دینے والے میں تجھ سے عزت کا اس کے اہل کیلئے طالب ہوں		اور اے ذلت دینے والے ظالموں کو ذلت کا عذاب دے

فعلمك كافٍ يا سميع فكن اذا	۱۹	بصيرا بحالي مصلحا متقبلا
اے سننے والے میرے لئے تیرا علم کافی ہے جبکہ		تو میرے حال کو دیکھنے والا اور اصلاح کرنے اور قبول کرنیوالا ہے
فيا حكم عدل لطيف بخلقه	۲۰	خبير بما يخفى وما هو مجتلا
اور اے فیصلہ کرنیوالے انصاف کرنیوالے اور اپنی مخلوق پر لطف و عنایت کرنیوالے		تو خبیر ہے تجھے ہر ظاہر و باطن کی خبر ہے
فعلمك قصدي يا حليم وعمدتي	۲۱	وانت عظيم عظم جودك قد علا
اے بردبار حلیم تیرا علم ہی میرا مقصود و مدعا ہے		اور تو سب سے بڑا ہے تیرا جود و سخا سب سے بڑھکر ہے
غفور وستار على كل مذنب	۲۲	شكور على احبابه وموصلا
ہر خطاکار کے حق میں تو غفور (نہایت بخشنے والا) اور ستار دیدہ پوشی کرنیوالا ہے		اور اپنے چاہنے والوں کے حق میں تو شکور قدردان اور انکے قریب کرنیوالا ہے
على وقد اعلى مقام حبيبه	۲۳	كبير كثير الخلق والجود مجزلا
تو بلند ہے اور حبیب کا بھی تونے اپنے حبیب کا مقام تونے بلند کیا ہے		تو نہایت بڑا ہے تیری ذات نہایت فیض رساں اور سخاوت والی ہے
حفيظ فلا شيء يفوت لعلمه	۲۴	مقيت نقيب الخلق اعلى واسفلا
تو نہایت حفاظت کرنیوالا ہے اسلئے کوئی چیز تیرے علم سے خارج نہیں		تو جلال اور طاقت والا ہے تمام اعلیٰ و ادنیٰ مخلوق کا نقیب و نگراں ہے
فعلمك حسبي يا حسيب تولني	۲۵	وانت جليل كن لنعمى منكلا
اے حسیب (حساب لینے والے) تیرا علم میرے لئے بس ہے		تو بھی میرا والی بن جا اور تو جلیل القدر ہے بس تو ہی میرا غمگسار ہے

اِلٰهی کَرِیمٌ اَنْتَ فَاکْرِمْ مَوَاهِبِی	۲۶	وَکُنْ لِعَدُوِّی یَا رَقِیبُ مُجَدِّلَا
میرے خدا! تو کریم ہے اپنے عطایائے کرم سے مجھے نواز		اور اے رقیب (نگہبان) میرے دشمن کو مغلوب کر
دَعَوْتُكَ یَا مَوْلَا مُجِیبًا لِمَنْ دَعَی	۲۷	قَدِیْمَ الْعَطَایَا وَاسِعَ الْجُوْدِ فِی الْمَلَا
اے آقا میں نے تجھے پکارا ہے (اور) تو ہر پکارنے والے کا جواب دیتا ہے		تو ازل کا داتا ہے تو کونین میں نہایت سخی ہے
اِلٰهِی حَکِیْمٌ اَنْتَ فَاَحْکِمْ مُشَاهِدِی	۲۸	فَوُدُّكَ عِنْدِی یَا وَدُوْدُ تَنَزَّلَا
میرے خدا تو حکمت والا ہے میرے مشاہدہ کو محکم بنا		کہ اے ودود! (محبت والے) تیری محبت میرے دل میں اتر چکی ہے
مَجِیْدٌ فَهَبْ لِی الْمَجْدَ وَالسَّعْدَ وَالْوَلَا	۲۹	وَیَا بَاعِثُ اَبْعَثْ نَصْرَ جَیْشِی مُهَرْوِلَا
تو مجید (بزرگ) ہے (لہٰذا) مجھے بزرگی اور سعادت اور محبت سے سرفراز فرما		اور اے باعث! میرے لشکر کے آگے فتح و نصرت بھیج دے
شَهِیْدٌ عَلَی الْاَشْیَاءِ طَیِّبْ مَشَاهِدِی	۳۰	وَحَقِّقْ لِی حَقَّ الْمَوَارِدِ مَنْهَلَا
تو تمام کائنات کا دانا بینا ہے میرے (بھی) مشاہدہ کو پاک صاف کر دے		اور حقیقت کے چشمے کے کنارے لگا دے
اِلٰهِی وَکِیْلٌ اَنْتَ فَاقْضِ حَوَائِجِی	۳۱	وَیَکْفِی اِذَا کَانَ الْقَوِیُّ مُوَکَّلَا
الٰہی تو کارساز ہے تو ہی میری حاجتوں کو پورا کر		اور جب کوئی غالب آ رہا ہو تو تو ہی میرے لئے کافی ہے
مَتِیْنٌ فَمَتِّنْ ضُعْفَ حَوْلِی وَقُوَّتِی	۳۲	اَغِثْ یَا وَلِی عَبْدًا دَعَاكَ تَبَتُّلَا
تو متین (طاقتور) ہے میرے حول اور قوت کی کمزوریوں کو قوی بنا دے		اور اے ولی میری فریاد کو پہنچ کہ تیرے بندے نے سب سے مایوس منقطع ہو کر تجھے پکارا ہے

حَمِدْتُكَ يَا مَوْلَا حَمِيدًا مُوَحِّدًا	۳۳	وَمُحْصِي اَزْلَاتِ الْوَرٰى وَمُعَدِّلَا
میں اے مولا تیری حمد و ثنا کی تجھے حمید موحد قابل تعریف دیکھا		خلق کی لغزشوں کو شمار کرنیوالا اور عدل کرنیوالا
اِلٰهِي فَمُبْدِي الْفَتْحِ لِي اَنْتَ الْهُدٰى	۳۴	مُعِيدٌ لِمَا فِي الْكَوْنِ اِنْ بَادَ اَوْ خَلَا
الٰہی تو ہی میری نصرت و ہدایت کا ظاہر کرنیوالا ہے		تو ہی کائنات کی تمام موجودات کو خواہ ظاہر ہوں یا باطن انہیں لوٹانے والا ہے
سَئَلْتُكَ يَا مُحْيِ حَيٰوةً هَنِيئَةً	۳۵	اَمِتْ يَا مُمِيتُ اَعْدَاءَ دِينِي مُعَجِّلَا
اے جلانے والے! میں تجھ سے خوشگوار زندگی کا طالب ہوں		اے مارنے والے میرے اعدائے دین کو جلد فنا کر دے
وَيَا حَيُّ اَحْيِ مَيْتَ قَلْبِي بِذِكْرِكَ	۳۶	الْقَدِيمِ فَكُنْ قَيُّومُ سَوِّي مُوَصِّلَا
اور اے حی (زندہ) اپنے ذکر قدیم سے میرے دل کو زندہ کر دے		اور میری قلبی حالت کو قوی بنا دے اور قرب عطا کر
وَيَا وَاجِدَ الْاَنْوَارِ اَجِدْ مَسَرَّتِي	۳۷	وَيَا مَاجِدَ الْاَنْوَارِ كُنْ لِي مُعَوَّلَا
اور اے حامل انوار میری مسرتوں کو تازہ کر دے		اور اے معظم انوار تو میرا سہارا بن جا
وَيَا وَاحِدُ مَا ثَمَّ اِلَّا وُجُودُهُ	۳۸	وَيَا صَمَدُ قَامَ الْوُجُودُ بِهِ عَلَا
اور اے واحد یکتا، تیرے ماسوا کسی کا وجود نہیں		اور اے بے نیاز تجھی سے وجود کا قیام اور اسکی ہر بلندی ہے
وَيَا قَادِرُ ذَا الْبَطْشِ اَهْلِكْ عَدُوَّنَا		وَمُقْتَدِرٌ قَدِّرْ لِحُسَّادِنَا الْبَلَا
اور اے قدرت و گرفت والے ہمارے دشمنوں کو ہلاک کر		اور اے مقتدر حاسدوں کیلئے بلا کو مقدر کر دے

۴۰	وقدّ لسّر یا مقدّم عارفنی	من الضرّ فضلًا یا مؤخّر ذا العلا
	اور اے مقدم میرے باطن کو سب سے آگے کر دے	اور اے موخر بلند مرتبت والے اپنے فضل سے مجھے تکلیف سے نجات دے
۴۱	ویا سابق الخیرات اوّل اوّلا	ویا آخر اختم لی اموت مهلّلا
	اور نیکیوں کے سبقت کرنے والے مجھے رب سے پیش پیش کر دے	اور اے آخر میرا خاتمہ اس طرح کر کہ میں تیری تسبیح و تہلیل کرتے ہوئے مروں
۴۲	ویا ظاهر اظهر لی معارفك التی	بباطن غیب الغیب یا باطنا ولا
	اور اے ظاہر مجھ پر اپنے اسرار و معارف کھول دے	جو اے باطن پردۂ غیب اور انتہائی بطون میں پوشیدہ ہیں
۴۳	ویا والی اوّل امرنا کلّ ناصح	ویا متعال ارشد واصلح له الولا
	اور اے والی ہمارا ہر ناصح کیلئے قابل قبول بنا دے	اور اے متعال (بلند مرتبہ والے) اسکو نیکوکار کر دے اور اسکی محبت استوار فرما
۴۴	ویا برّ یا ربّ البرایا والعطا	ویا توّاب تب وتقبّلا
	اور اے بر (نیک) اے رب کائنات اور اے داتا	اور اے توبہ کو قبول کرنے والے ہماری توبہ قبول فرما
۴۵	ویا منتقم من ظالمی نفوسهم	كذالك عفو انت فاعف تفضّلا
	جو اپنے نفوس پر ظلم کرتے ہیں ان سے بدلہ لینے والا ہے	اس طرح تو سراپا عفو ہے پس ہم پر فضل و احسان فرما
۴۶	عطوف رءوف بالعباد ومسعف	لمن قد دعا یا مالك الملك معقلا
	بندوں کے حق میں تو مہربان اور رحم دل ہے	اور تجھے مجھ کو مالک الملک پکار اسکی فریاد کو بھی سننے والا ہے

فجودك والاكرام مازال مهطلا	٤٧	فالبس لنا یا ذا الجلال جلالة
کہ تیرا (ابر) کرم لگاتار برسنے والا ہے		اے ذوالجلال ہمیں خلعت عظمت پہنا
و یا جامع اجمع لی کمالات فی الملا	٤٨	و یا مسقط ثبت علی الحق مہجتی
اور اے جامع مجید مجھ میں ساری دنیا کے کمالات جمع فرما دے		اور مقسط (عادل کرنے والے) میرے دل کو حق و صداقت پر ثابت قدم رکھ
و مغن فاغن فقر نفسی لملخلا	٤٩	الٰہی غنی انت فاذہب لفاقتی
اور تو غنی کرنے والا میرے نفس کے افلاس کو غنا سے بدل دے		الٰہی تو غنی ہے پس میری گرسنگی اور فاقہ کو دور کر
من السوء مما قد جنیت تعملا	٥٠	و یا مانع منعنی من الذنب واشفنی
اور پاک کر مجھے برائی سے جس کا میں ارتکاب کیا ہے		اور اے روکنے والے مجھے گناہ سے باز رکھ
و یا نافع انفعنی بروح محصلا	٥١	و یا ضار کن للحاسدین موبخا
اور اے نفع دینے والے مجھے اپنی مہربانی سے نفع حاصل کرنیوالا بنا		اور اے ضرر پہنچانے والے حاسدوں کیلئے ضار بن جا
فیا ہادی کن للنور فی القلب مشعلا	٥٢	و یا نور انت النور فی کل ما بدا
اے ہدایت دینے والے اپنے مشعل نور سے میرے دل کو منور کر دے		اور اے نور تمام موجودات میں تیرے ہی نور کا ظہور ہے
ولم یبق الا انت باق لہ الولا	٥٣	بدیع البرایا ارجو امن فیض لطفہ
تیرے سوا کوئی باقی رہنے والا نہیں پس تو ہی صاحب اختیار ہے		اے مخلوق کے پیدا کرنے والے تیرے الطاف و کرم کا امیدوار ہوں

حل لغات ۔ وجدان ۔ پایا ۔ موجود ۔ واجد ۔ ماجد

تشریح

حل لغات ۔ قادر ۔ قدرت والا ۔ مقتدر

حل لغات ۔ مہطل ۔ تعبیر ۔ بدیع ۔ الباقی

وَيَا وَارِثُ اجْعَلْنِي لِعِلْمِكَ وَارِثًا	٥٤	وَرُشْدًا أَنِلْنِي يَا رَشِيدُ تَحَمُّلَا
اور اے وارث مجھے تیرے علم کا ورثہ عطا کر		اور اے رشید مجھے رشد وہدایت سرفراز فرما
صَبُورٌ وَسَتَّارٌ فَوَفِّقْ عَزِيمَتِي	٥٥	عَلَى الصَّبْرِ وَاجْعَلْ لِي اخْتِيَارًا مُزَمَّلَا
تو نہایت صبر و تحمل والا عیبوں کو ڈھانکنے والا ہے		پس میرے ارادوں کو توفیق صبر دے اور مجھے پورا صاحب اختیار کر دے
بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى دَعَوْتُكَ سَيِّدِي	٥٦	وَآيَاتِكَ الْعُظْمَى ابْتَهَلْتُ تَوَسُّلَا
میرے آقا تیرے اسماء حسنیٰ کا وسیلہ لیکر میں نے تجھے پکارا ہے		اور تیرے آیات عظمیٰ کا وسیلہ لے کر میں نے تجھ سے مناجات کی ہے
فَأَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ رَبِّي بِفَضْلِهَا	٥٧	فَهَيِّئْ لَنَا مِنْكَ الْكَمَالَ مُكَمَّلَا
بس اے بار الٰہا ان کے برکات سے		پورے پورے کمالات میرے لئے مہیا کر دے
وَقَابِلْ رَجَائِي بِالرِّضَا عَنْكَ وَاكْفِنِي	٥٨	صُرُوفَ زَمَانٍ صِرْتُ فِيهِ مُحَوَّلَا
اور میری تمناؤں کو اپنی رضا سے پورا اور میرا سہارا بن جا		کہ میں گردش زمانہ سے سرگرداں ہوں
أَغِثْ وَاشْفِنِي مِنْ دَاءِ نَفْسِي وَاهْدِنِي	٥٩	إِلَى الْخَيْرِ وَأَصْلِحْ مَا بِعَقْلِي تَخَلَّلَا
میری فریاد کو پہنچ مجھے اپنے نفس کی بیماری سے شفا دے اور مجھے ہدایت		نیکی کی اور میری عقل میں جو فتور پیدا ہو چلا ہے اسکی اصلاح فرما
إِلٰهِي فَارْحَمْ وَالِدَيَّ وَإِخْوَتِي	٦٠	وَمَنْ هٰذِهِ الْأَسْمَاءَ يَدْعُو مُرَتِّلَا
الٰہی میرے والدین اور برادری پر رحم فرما		اور اس پر بھی اپنا فضل کر جو ان اسماء کیساتھ رہ رہ کر تجھے پکارے

حل لغات ۵۸ — اکفنی — مجھے روک ... فقر ... محتاج [illegible]

حل لغات ۵۹ — اذهاب ... فاقہ ... [illegible]

حل لغات ۵۷ — غنی ... دولت مند ... محتاج [illegible]

حل لغات ۵۶ — مقسط ... عدل کرنے والا ... [illegible]

حل لغات ۵۴ — اسماعات ... لباس ... [illegible]

حل لغات ۶۰ — عطوف — مہربانی ... [illegible]

حل لغات۔ ضار۔ نقصان پہنچانے والا۔ ضرار۔ نقصان۔ ضار۔ اسم فاعل۔ ضار۔ نافع
جنایۃ۔ گناہ کا مرتکب ہونا۔
منفعت بخش۔ رؤف۔ مہربان۔ محصل۔
ترجمہ :- نفع نقصان سب خدا کی طرف سے ہے

باحلی سلام فی الوجود واکملا	٦١	وصلی علی جدی الحبیب محمد
ایسے سلام کے ساتھ جو تمام سلاموں سے شیریں اکمل ہو		اور درود بھیج میرے نانا محمد مصطفےٰ پر جو تیرے حبیب ہیں
وبعد فحمد اللہ ختما واولا	٦٢	مع الآل والاصحاب جمعا مؤبدا
اور بعد اول و آخر تیری ہی تعریف ہے		تمام آل اور اصحاب کے ساتھ ہمیشہ

(الفتوحات ربانیہ)

٥٩
حل لغات۔ اغث۔ فریاد کو پہنچ۔ استغاثہ فریاد کرنا۔ غوث۔ غیاث۔ فریادرس
داء۔ بیماری۔ دواء۔ درمان دارو علاج
اختلال۔ دماغ میں فتور پیدا ہونا۔

٦٠
حل لغات۔ ترتیل۔ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔
ورتل القرآن ترتیلا۔ حکم رب ہے طوطا
مینا کی طرح پڑھنا بھی کوئی پڑھنا ہے۔ ٹھہر ٹھہر کر
پڑھو۔ مطلب و معنی کا خیال بھی کرتے جاؤ۔ مخارج
کو پوری طرح ادا کرو۔ دعا میں بھی سکون سے کام لو۔

٦١
حل لغات۔ حلو۔ شیریں۔ احلی۔ زیادہ شیریں
المومن حلو یحب الحلوی۔
حمد۔ تعریف۔ محمد و محمود سراپا ہوا۔ وفی العرش
محمود وھذا محمد۔

حل لغات ٥٥
صبر۔ تحمل۔ صبور۔ نہایت صبر کرنے والا
ستار۔ نہایت ڈھانکنے والا۔ عزیمت ارادہ۔ مزمل۔ چادر اوڑھنے والا۔
چادر پورے جسم کو

حل لغات۔ تقبل۔ تقبل۔ قبول فرما۔ رجا۔ امید
وابتغوا الیہ الوسیلۃ

قصیدہ ثانی

یہ قصیدہ دعائیہ ہے اور بہجۃ الاسرار سے منقول ہے نصرت علی الاعداء کیلئے اسکا ورد مفید ہوگا۔

سَأَلْتُكَ يَا جَبَّارُ يَا سَامِعَ النِّدَآءِ	۱	وَيَا حَاكِمُ احْكُمْ فِي الَّذِي قَدْ تَجَبَّرَا
اے جبروت والے اور فریاد کو سننے والے میں نے تجھ سے استدعا و درخواست		کی ہے اے احکم الحاکمین اسکے حق میں حکم فرما دے جو جبیرو (؟) سرکش ہو چکا ہے
فَأَنْتَ الَّذِي تُرْجَى لِدَفْعِ مَضَرَّتِي	۲	وَأَنْتَ مُغِيثُ دَعَاكَ مِنَ الْوَرَى
تجھ ہی سے میرے رفع نقصان کی امید ہے		اور تو ہی ہر داد خواہ کا فریاد رس ہے
سَأَلْتُكَ بِالْاِسْمِ الْعَظِيمِ فَمَنْ بَغَى	۳	عَلَيَّ امْتَحِنْهُ بِالْعَمَاءِ فَلَا يَرَى
میں نے تیرے اسم اعظم کا وسیلہ لیکر درخواست کی ہے		پس جو میرے خلاف سرکشی کرے اسکو نابینائی کیساتھ آزما کہ وہ نہ دیکھے
أَجِبْ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ يَشْكُو مُصِيبَتَهُ	۴	كَسِيرَ الْجَنَاحِ لَا نَصِيرَ لَهُ يُرَى
مظلوم کی دعا قبول فرما کہ وہ مصیبت کا شکوہ کر رہا ہے		کہ بازو شکستہ ہو چکے ہیں اور اسکا کوئی مدد معاون نظر نہیں آتا
فَإِنْ لَمْ يَقَعْ غَيْثٌ فَمَا وَجْهُ حِيلَتِي	۵	وَأَيْنَ الْفِرَارُ مِنْ عَدُوٍّ تَجَوَّرَا
تو فریاد رس نہ ہو تو پھر بچاؤ کی کوئی صورت نہیں		میرے لئے پھر کوئی تدبیر نہیں اور نہ ہی ظالم دشمن سے مفر کی کوئی صورت ہو سکتی ہے
فَيَا عَالِمَ النَّجْوَى وَيَا سَامِعَ النِّدَاءِ		وَيَا مُسْتَغَاثُ أَهْلِكَنْ مَنْ تَجَبَّرَا
اے سرگوشیوں کے جاننے والے میری چیخ و پکار کے سننے والے		اور اے فریاد رس ظالم کو ہلاک کر دے

وإني لم اشك لغيرك ما جرى	۷	وكل مصاب يستغاث بمثله
اور میں اپنی آپ بیتی کا تیرے سوا کسی سے شکوہ نہیں کرتا		ہر مصیبت کا مارا اپنے ہی جیسے سے فریاد کرتا ہے
وأمرك في القرآن يتلى على الورى	۸	فكيف نخيب من بقلبه قد دعا
اور پھر جبکہ تیرا ارشاد قرآن میں پڑھا جاتا ہے		جس نے اپنے صمیم قلب سے دعا کی بھلا کہیں وہ نامراد ہوتا ہے
وقولك حق لا خلال ولا امترا	۹	فأنت المغيث والنصير على العدى
تیرا ارشاد درست ہے اسمیں کوئی شک ہے نہ شبہ		تو ہی فریادرس اور دشمن پر فتح دینے والا ہے
وسبح مع الانفال مع سورة البرا	۱۰	بطه مع الفرقان والبقر قبلها
اور بوسیلہ سبح اسم و سورہ انفال ساتھ سورہ برات کے		بواسطہ سورہ طٰہٰ و فرقان و بقرہ جو اسکے پہلے ہے
وبالانبياء المرسلين ومن قرا	۱۱	وليسين مع حم كل مع النساء
اور بوسیلہ جمیع انبیاء و رسل اور بواسطہ ہر قاری قرآن کے		اور بواسطہ سورہ یٰسین بہ ہمراہ حم و سورہ نساء

از بہجۃ الاسرار صفحہ ۲۲۰

حل لغات

مصاب۔ مصیبت زدہ۔ یستغاث۔ فریاد کی جائے۔

تشریح:

حل لغات

تشریح

حل لغات ۹

عدی۔ دشمن۔ جمع اعداء۔ حق۔ سچ

لاخلال ولا امترا۔ شک و شبہ

حل لغات ۱
اظفر۔ فتح۔ اظفر۔ فتح و نصرت عطا فرما
نال۔ بنال۔ نیل۔ حاصل کرنا۔ جود۔
عطا۔ بخشش

حل لغات ۳
لباس۔ جامہ۔ البس۔ پہنا (امر کا صیغہ)
مخزون۔ پوشیدہ۔ اسی سے خزانہ نکلا ہے
خزانہ کو بھی اسی لئے خزانہ کہا جاتا ہے

حل لغات ۴
کشف۔ کھولنا۔ اکشف۔ کھول دے
اکوان۔ کون کی جمع ہے۔ کون کے معنی ہونا
آلوان۔ عالم مراد ہے۔
غطاء۔ پردہ۔ حجاب

حل لغات ۵
کحل۔ سرمہ۔ اثمد۔ سرمہ۔ منیۃ
منا۔ مراد۔ آرزو۔ مترادف الفاظ ہیں
ان کے معنی مراد۔ آرزو

قصیدہ ثالث

یہ بھی دعائیہ قصیدہ ہے نیل مطالب کیلئے اس کا ورد انشاء اللہ تیر بہدف ثابت ہوگا
اس کا فارسی ترجمہ حضرت جامی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے اسلئے میں نے اردو ترجمہ غیر ضروری تصور کر کے فارسی
ترجمہ کی نقل پہ اکتفا کیا اور سچ پوچھئے تو اس سے بہتر ترجمہ بھی ناممکن تھا۔

مِنْ فَيْضِ جُوْدِكَ اَرْحَمَ الرُّحَمَاءِ	۱	يَارَبِّ اَظْفِرْنِيْ بِنَيْلِ مَطَالِبِيْ
زفیض بخشش انعام و احسانت بدی خود ارحم الرحمائے سبحان		خداوندا ظفر دہ از عنایت با حصال مطالب من زرحمت
عِلْمًا وَحِكَمًا مِّنْ عَظِيْمِ عَطَآءٍ	۲	وَاَظْهِرْنِيْ جُوْدَ الْوُجُوْدِ مُسَلَّطًا
مسلط کن من از علم و حکمت بہ عظیم است ایں عنایت باز رحمت		بکن ظاہر ز بخشش ہا و اکرام بہ تو بشتی دہ و چندم از انعام
مِنْ سِرِّكَ الْمَخْزُوْنِ يَامَوْلَايَ	۳	وَالْبِسْنِيْ لُبْسَ الْكَمَالِ تَقَدُّمًا
ز سر مخفی اسرار حقیقت بہ توائے مولائے با خلاق قدرت		لباس از کمال اتم بپوشاں بہ با وصاف تقدس پاک پاکاں
اَكْوَانِ حَتّٰى لَا اَرٰى بِغَطَاءٍ	۴	وَاكْشِفْنِيْ اَنْوَارَ الْخَلَائِقِ جُمْلَةَ ال
تما جملہ حقیقت ہائے اکواں بہ نہ بینم تا حجاب خود بہ امکاں		کشا بر من با نوار حقائق بہ تمامی راز اسرار و دقایق
فَجَمَالُ وَجْهِكَ مُنْيَتِيْ وَمُنَائِيْ	۵	وَاكْحُلْ بِاِثْمِدِ لِلشُّهُوْدِ بَصِيْرَتِيْ
جمال روئے خوبت از رویم بہ کمال از آرزو و جستجویم		کحلات شہود آر ب عزت بہ بکن روشن مرا چشم بصیرت

وَاشْخَصَنِی اَنْوَارَ الْعُلُومِ اَرٰی بِھَا	۶	مَرْقُوْمَۃَ الْاَشْیَاءِ فِیْ اٰنَاءٖ
ز انوار علوم کن معین ۔ کہ تا بینم از احوال روشن		تمامی شیکرم مرقوم و مقسوم ۔ ز اشیاء جملہ ایں در آن علیم
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَحْیِ مُھْجَتِیْ	۷	مِنْ نُوْرِ ذَاتِکَ یَا سَمِیْعَ دُعَائِیْ
یکن اے حی قیوم از عنایت ۔ دلم از زندہ از فیض کرامت		بہ نور پاک ذات از قرب تربت تو نی شنواد عائم داز رحمت
یَا ذَالْجَلَالِ وَذَالْجَمَالِ وَذَالْعُلٰی	۸	یَا کَامِلَ اَوْصَافٍ وَّالْاَسْمَاءِ
کریا ذو العلاء و ذو الجلال ۔ قدیر و کارساز و الجمال		و اے کامل باوصاف کمالات ۔ و اے اکمل ہر اسمائے حسنات
صَلِّ عَلَی الْمُخْتَارِ خَیْرِ عِبَادِکَ	۹	اَلْمَبْعُوْثِ بِالْفُرْقَانِ فِی الدُّنْیَا
درود و رحمت حق باد بسیار ۔ بہ آں خیر البریہ شاہ مختار		کہ او مبعوث با قرآن و فرقان ۔ کریم و شافع و خیر البریات

ولہ

یہ قصیدہ بھی قلائد الجواہر سے ماخوذ ہے اس قصیدہ میں حضور نے اپنی جلالت شان کا اظہار بامتثال امر الٰہی " وَ اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ " فرمایا ہے۔

طرز کلام شاید ہی عالم کیف و سرور میں یہ اشعار زبان فیض ترجمان سے نکلے ہیں اسلئے پڑھنے والے پر بھی بیخودی اور کیف و سرور کا عالم طاری ہو جاتا ہے ؎ ساقی ترا مستی سے کیا حال ہوا ہوگا ۔ جب تو نے یہ مئے لیکر شیشے میں بھری ہوگی۔

رُفِعَتْ عَلٰی اَعْلَی الْوَرٰی اَعْلَامُنَا	۱	لَمَّا بَلَغْنَا فِی الْغَرَامِ مَرَامَنَا
ہمارے پرچم کائنات کی انتہائی بلندی پر اونچے گئے		جب راہ محبت میں ہم نے اپنی منزل مقصود پائی

نَحْنُ الْمُلُوْكُ عَلٰى سَلَاطِيْنِ الْمَلَا	٢	وَالْكَائِنَاتُ وَمَنْ بِهَا خُدَّامُنَا
ہم روئے زمین کے بادشاہوں کے بادشاہ ہیں		اور کائنات جو کچھ اس میں ہے وہ سب ہمارے خادمین ہیں
فَبِذُلِّنَا لِلْحُبِّ نِلْنَا عِزَّةً	٣	وَعَلَى الرُّؤُسِ نُقِلَتْ اَقْدَامُنَا
ہم نے رسوائے عشق ہوکر عزت حاصل کی		اور ہمارے قدم سب کے سروں پہ ہو گئے
فَجَمَالُنَا مَلَأَ الْوُجُوْدَ وَحَالُنَا	٤	لَا يُسْتَطَاقُ وَلَا يُفَلُّ حُسَامُنَا
ہمارا حسن کل موجودات پہ چھا گیا اور ہمارا حال وہ حال ہے کہ		جس کی کوئی تاب نہیں لا سکتا اور نہ ہماری تلوار کبھی کند ہوئی
ضُرِبَتْ طُبُوْلُ الْعِزِّ فِيْ سَاحَاتِنَا	٥	وَعَلَى السَّمَاءِ شَرَفًا بَدَتْ خِيَامُنَا
عزت کے ڈھول ہمارے صحن میں بجے		اور آسمان شرف پر ہمارے ہی خیمے تانے گئے
وَلِاَجْلِنَا وُجِدَ الزَّمَانُ وَكَوْنُهُ	٦	وَالدَّهْرُ عَبْدٌ وَالزَّمَانُ غُلَامُنَا
زمانہ ہم سے ہے قیام زمانہ ہم سے ہے		زمانہ ہمارا بندہ ہے اور زمانہ ہمارا غلام ہے
اِنَّا وَاِنْ اٰخِرُ الزَّمَانِ فَاِنَّنَا	٧	فُقْنَا الَّذِيْنَ فَقَدْ مَوَاقِدَامُنَا
گویا باعتبار زمانہ ہم سب سے آخر ہیں		مگر ان سب سے سابق و فائق ہیں جو ہم سے پہلے گذرے
فَبِقُرْبِنَا مِنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَقَدْ	٨	رُشِقَتْ قُلُوْبُ الْمُنْكِرِيْنَ سِهَامُنَا
قاب قوسین سے تقرب کے باعث		ہمارے حاسدوں کے دل چھلنی ہو گئے

وَلَنَا الْوَلَايَةُ مِنْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ	٩	وَاِمَامُنَا الْمَهْدِيُّ فَهُوَ خِتَامُنَا
الست بربکم سے ہماری ولایت کی ابتدا ہوتی ہے		اور ہمارے امام مہدی ہیں اور وہی ہمارے خاتم ہیں
ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ	١٠	وَالْاٰلِ وَالْاَصْحَابِ ثُمَّ صِحَابِنَا
پھر درود ہو رسول اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر		اور آپکی آل اور آپکے اصحاب پر اور پھر ہمارے اصحاب پر

وَلَهٗ ٥

يَا دَارَ اَسْمَاءَ بَانَتْ عَنْكَ اَسْمَاءُ	١	وَاَصْبَحَتْ بَعْدَ ذَالِكَ الْاُنْسِ قَفْرَاءُ
اے اسماء کے قیام گاہ! اسماء تجھ سے جدا ہو گئی		اور تیری قیامگاہ اس پر بہجت اجتماع کے بعد ویران اور چٹیل میدان بن کر رہ گئی
بَانَتْ فَلَا الْبَانُ مَهْزُوْزٌ شَمَائِلُهٗ	٢	كَلَّا وَلَا الرَّوْضَةُ الْغَنَّاءُ غَنَّاءُ
اسماء جدا ہو گئی جسکے بعد سرو شمشاد کی حرکت میں ...		بلکہ سرے سے وہ سرسبز و بارونق باغ ہی نہیں رہا

وَلَهٗ ٦

اِذَا كَانَ مِنَّا سَيِّدٌ فِيْ عَشِيْرَةٍ		عَلَاهَا وَاِنْ ضَاقَ الْخِنَاقُ حَمَلَهَا
ہمارا سردار کسی قبیلہ یا کنبہ میں ہو تو		اس قبیلہ اور کنبہ پر غالب رہیگا اگر کوئی مصیبت تنگ حال کرے تو اسکی حمایت کریگا

وَمَا اخْتُبِرَتْ اِلَّا اَصْبَحَ شَيْخُهَا	۲	وَمَا افْتَخَرَتْ اِلَّا وَكَانَ فَتَاهَا
اور وہ قبیلہ آزمائش میں پورا اتریگا جبکہ سا تھا سکا قائد ہوگا		اور یہ بھی اُسی صد افتخار ہوگا جبکہ اس میں یہ جوانمرد موجود ہو
وَمَا ضُرِبَتْ بِالْاَبْرَقَيْنِ خِيَامُنَا	۳	فَاَصْبَحَ مَاوَى الطَّالِبِيْنَ سِوَاهَا
کوہ ابرقان رمقام کا نام ہیں ہمارے خیمے جبتک نصب ہیں گے		تمام رہ نوردو طالبانِ حق اسی طرف کا قصد کریں گے

(قلائد الجواہر)

وَلَهٗ

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيْكَ وَاكِفَةٌ	۱	كِفَاكَ فِهَا كَمِيْنَ كَافٍ مِنْ كَلَكَا
بس است پروردگار تو بسا کفایت کنندہ از روئے حادثہ		کہ پوشیدہ است مانند کمین است کہ باشد از صیاد
تَكَرُّكَرُّ اَكَرَّ الْكَرِّ فِيْ كَبَدٍ	۲	تَحْكِيْ مُشَلْشَلَةً كَلَّتْ لَكَ الْكَلَكَا
می پیچد بہ پیچیدنی مانند پیچیدنی ریسمان در جگر		پر می کشد کارد تیز را مانند تیرے کہ از قضا پنجہ می زند
كَفَاكَ مَا بِيْ كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَهٗ		يَا كَوْكَبًا كَانَ تَحْكِيْ كَوْكَبَ الْفَلَكَا
بس است ترا آنچہ نزد من بس است مرا از دارندہ اندوہ جگر		اے ستارہ دل من کہ ہستی در مشابہت با ستارہ آسمان در روشنی

(فیوضات ربانیہ)

ولہ

وَمُذ عَنكَ غِبنا ذٰلِكَ العامَ أنّنا	١	وَرَدنا علىٰ بحرٍ وَّساحِلُهُ مغنىً
اور تجھ سے جدا ہو کر ہم اس سال		ایک سمندر کے کنارے پہنچے جسکا ساحل ہماری قیامگاہ ہے
وَشمسٌ علىٰ المغنىٰ مطالعِ نورُها	٢	مَغارِبُها فينا وَمطلِعُها مِنّا
اور ایک سورج اس ساحلی منزل پر ضیا پاشی کر رہا ہے		اس آفتاب کا طلوع اور غروب ہماری طاقت میں ہوتا ہے
وَمسّت يدانا جوهراً مِنه كبّت	٣	لطائِفُها حتّىٰ صفت فتجوهرنا
اور اس دریا سے ہمارے ہاتھ ایک موتی لگا		سورج کی شعاعیں ترکیب پاکر اس چکدار موتی کی شکل میں ظاہر ہوئیں
وَما البحرُ والمغنىٰ وَما الشّمسُ قُل لنا	٤	وَما جوهرُ البحرِ الّذي عبرنا
بتاؤ یہ کونسا دریا ہے اور کونسا ساحلی مقام ہے اور کونسا آفتاب		اور اس دریا کا جس سے ہم پار اترے کونسا جوہر ہے
فقُل بِلِسانِ الغيبِ لا بِاشارةٍ	٥	اقمنا بِهِ اَو غِبنا عنهُ اِمرا دجنا
اشارہ سے کام نہ چلے گا لسان غیب سے کہو		کہ وہ کونسا دریا تھا جہاں ہم ٹھیرے جہاں سے رات میں نکل کر نظر غائب ہوگئے
فلمّا اقمنا مال ربعُ قلوبنا	٦	جديراً علىٰ مرِّ الزّمانِ وقد شبنا
جب ہم وہاں ٹھیرے تو ہمارے دلوں کو سرسبزی و شادابی		مناسب رفتار زمانہ ہوئی اور ہم نے خوب عیش کیا

حل لغات

وَاِنْ تَحْسَّنَ اِذْ لَاجَنَا فَمَا لِرَكَابِنَا	۷	يَفِيْقُ بِنَا وَسْعًا وَعَنْهُ فَمَاضِقْنَا
اور اگر ہم وہاں سے رات کو جانا چاہتے ہیں تو تعجب کی بات یہ ہے کہ		ہماری سواریاں ہمیں وہاں سے لیجانا پسند نہیں کرتی تھیں حالانکہ ہم کو کبھی ناپسند نہیں کیا
تَرَكْنَا بِحَارُ الزَّاخِرَاتِ وَرَاءَنَا	۸	فَمِنْ اَيْنَ يَدْرِى النَّاسُ اَيْنَ تَوَجَّهْنَا
موجزن دریاؤں کو ہم نے اپنے پیچھے چھوڑا		اب لوگوں کو کیا معلوم کہ ہم کہاں متوجہ ہوئے
وَثَمَّ حَدِيْثٌ جَلَّ كُنْهُ صِفَاتِهِ	۹	عَنِ الْوَصْفِ مَا فَهْمًا بِذَاكَ وَلَا عِلْمًا
اور وہاں ہمیں وہ چیز ملی جسکی تعریف ناممکن ہے		اس کی حقیقت ہمارے فہم و ادراک سے بالاتر ہے
شَهِدْنَا جَمَالًا مَا تَجَلّٰى لِغَيْرِنَا	۱۰	تَلَاحَظَهُ اَرْوَاحُنَا عَنْهُ مَا حِدْنَا
ہم نے وہ جمال دیکھا جو کسی کو ہمارے سوا نظر نہیں آیا		ہماری ارواح اپنی یافت و شہود کی حد تک اسکا مشاہدہ کرتی ہے

قلائد الجواہر

قصیدہ (۹) ردیف الباء

قصیدہ ذیل حضور کا وہ مشہور آفاق قصیدہ ہے جسکی سند کئی کتابوں میں ملتی ہے قلائد الجواہر بہجۃ الاسرار۔ فتح المبین۔ فتوحات ربانیہ۔ انسان کامل (مولفہ حضرت سید عبدالکریم الجیلی وغیرہ)

اس قصیدہ پر شعرائے عرب و عجم نے تخمیس بھی کی ہے۔

اس قصیدہ کا منظوم فارسی ترجمہ حضرت ملا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی نے فرمایا ہے اور حضرت ابوالمعالی قدس سرہٗ قطب لاہور نے شرح فرمائی ہے اور بشکل رباعیات اس کا ترجمہ فرمایا ہے البتہ دسویں شعر کی شرح اور ترجمہ حضرت کی تصنیف منیف میں نہیں ہے دسویں شعر کی شرح میری ہے باقی اشعار کی شرح جو حضرت جامی نے فرمائی ہے من و عن نقل کر دی گئی ہے۔

حل لغات
وصف۔ تعریف۔ اصلی ترجمہ
صفاتہ۔ بالا و برتر
ملاحظہ۔ اس کا ملاحظہ کرتی رہی
ملحدنا۔ اپنی حد۔ اپنی یافت اور شہود کی حد تک

حل لغات
زاخرۃ کی جمع
وراء۔ پیچھے
بحار۔ بحر کی جمع سمندر

تمهید شرح حضرت ابو المعانی رح
بسم الله الرحمن الرحیم
بعد از حمد و ثنا و صلوٰة [illegible]
ریزه چین خوان عقیدت حضرت قادریه ابو المعانی
که این یازده ابیات مستوده که ثنائے خاص
سلطان الاولیاء است
ترجمه و ساز [illegible] باقتضائے وقت نوشته شد
[illegible] طالبان صادق و صادقان حاذق
آنگر چون وقت ایشان بمفهوم این ابیات خوش گردد
کاتب مترجم را بدعائے یاد آرند. و من الله
العنایة والتوفیق

ذلک فضل الله یوتیه من یشاء

[illegible]

۱	مَافِی الصَّبَابَةِ مَنْهَلٌ مُسْتَعْذَبٌ	اِلَّا وَلِیْ فِیْهِ الْاَلَذُّ الْاَطْیَبُ
	عشقی اندر نباشد چشمه خوب ٭ بر سیری پاک دمادم محبوب	گر باشدم الذات صافی ٭ خوشگوار بهائے وافی
۲	اَوْفِی الْوِصَالِ مَکَانَةٌ مَخْصُوْصَةٌ	اِلَّا وَمَنْزِلَتِیْ اَعَزُّ وَاَقْرَبُ
	نباشد وصال قرب قربت ٭ مکان خاص تر با عز و عظمت	گر باشد بر آمایا فراز ٭ در آن باعز و قربت جا نماز
۳	وَهَبَتْ لِیَ الْاَیَّامُ رَوْنَقَ صَفْوِهَا	فَحَلَتْ مَنَاهِلُهَا وَطَابَ الْمَشْرَبُ
	عطا گشته زهر با بایام ٭ ز رونق در صفا با خود با تمام	شدش روشن منابهائے شیرین ٭ شدش شرب لطیف و خوشگوارش
۴	فَغَدَوْتُ مَخْطُوْبًا بِکُلِّ کَرِیْمَةٍ	لَا یَهْتَدِیْ فِیْهَا اللَّبِیْبُ فَیَخْطُبُ
	شدم بیدار مخطوب کرامات ٭ به تکمیل بندگی و خطابات	نیابد هیچکس راه در آن رازی ٭ ز دانائے مخاطب ها با اعزاز
۵	اَنَا مِنْ رِجَالٍ لَا یَخَافُ جَلِیْسُهُمْ	رَیْبَ الزَّمَانِ وَلَا یَرٰی مَا یَرْهَبُ
	ز مردانم معزز و جاه ٭ نه ترسد همنشین هیچ گاهے	ز گردش هائے دور زلیست و بالا ٭ نه بیند هیچ تنها شده
۶	قَوْمٌ لَهُمْ فِیْ کُلِّ مَجْدٍ رُتْبَةٌ	عُلْوِیَّةٌ وَبِکُلِّ جَیْشٍ مَوْکِبٌ
	بود قومے به تکمیل کرامات ٭ کباشد هر شان در اعلیٰ درجات	مقام او بعلیات برتر ٭ و باشد مرکبے در هر لشکر
۷	اَنَا بُلْبُلُ الْاَفْرَاحِ اَمْلَاءُ دَوْحَهَا	طَرَبًا وَفِی الْعَلْیَاءِ بَازٌ اَشْهَبُ
	منم آن عندلیب شادمانی ٭ که شاخ عشق آمده بام ز فرحت	به علیات بام صد درجات ٭ به باز اشهبیم مشهور علیات

حل لغات
صبابة. رقة العاشق. المنهل چشمه
مشروب. المستعذب. اسم مفعول از
ستعذب. و الاستعذاب خوش
آمدن آب و دیگر چیزها. الالذ اسم تفضیل
از لذاذة واللذة بمعنی یافتن از باب
سمع اشاره الی ان اللذة مصدر
معناهما بمعنی یافتن والاطیب
اسم تفضیل از طیبة والطیبة بمعنی نیک شدن
[illegible]

رباعی
[illegible]

حل لغات
[illegible]

أَصْبَحَتْ جُيُوشُ الحُبِّ تَحْتَ مَشِيئَتِي	۸	طَوْعًا وَمَهْمَا رُتْبَتُهَا الْأَتْعَبُ
تمامی لشکر حب گشته روشن ٭ بقصد خود بزیر خواهش من		همه هر چند کردم دور از خویش ٭ نشد غائب بباشد پیش پیش
مَا زِلْتُ أَرْتَعُ فِي مَيَادِيْنِ الرِّضَا	۹	حَتَّى وُهِبْتُ مَكَانَةً لَا تُوهَبُ
چراگاهم بمیدان رضا بود ٭ رضائے من رضا بنده بود		مقامم تا که بخشید او ز رحمت ٭ نشد مثلش پے دیگر عنایت
أَصْبَحْتُ لَا أَمَلًا وَلَا أُمْنِيَّةً	۱۰	أَرْجُو وَلَا مَوْعُودَةً أَتَرَقَّبُ
شدم بیدار دو کامیابم ٭ بحق امیدوار و خوشگوارم		نماند هیچ امیدم موعود ٭ شدند امید با هم جمله موجود
أَضْحَى الزَّمَانُ كَحُلَّةٍ مَرْقُومَةٍ	۱۱	تَزْهُو وَنَحْنُ لَهَا الطِّرَازُ الْمُذْهَبُ
زمانه شد مرا روشن به ترتیب ٭ چو آن حله که با نقش است		منم او را طراز زرنگارے ٭ طراز جلوه افروز بے بہائے
أَفَلَتْ شُمُوسُ الْأَوَّلِيْنَ وَشَمْسُنَا	۱۲	أَبَدًا عَلَى فَلَكِ الْعُلَى لَا تَغْرُبُ
فروشد شموس اولین ما همیشه لیکن باند شمس فضیلت ما		درخشان به فلک علا نخواهد فرو شد هیچ ساعت

حل لغات

سابق بعنوم می‌گردد

در آن صورت

تصرف و جمال

حل لغات

رباعی

حل لغات

رباعی

حل لغات

رباعی

حل لغات

رباعی

حل لغات

خمسہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

یہ خمسہ کلام حقانی در قول محبوب سبحانی سے ماخوذ ہے مصنف کتاب مذکور نے غالباً اسکو کسی قلمی نسخہ سے نقل کیا ہے کسی کتاب میں اسکا پتہ نہ چل سکا

یَا طَالِبِیْنَ وِصَالَنَا مُقَرَّبُوْا	۱	وَسِرُّنَا فِیْ کُلِّ شَیْئٍ فَتَرَقَّبُوْا
ہمارے وصال کے خواستگار آؤ ہمارا قرب حاصل کرو		ہر شئے میں ہمارے اسرار کا پتہ چلاؤ
وَلِحُبِّنَا فِیْ خَانِنَا فَتَحَبَّبُوْا		مَا فِی الصَّبَابَۃِ مَنْهَلٌ مُسْتَعْذَبٌ
ہماری محبت اور آرزو ہو تو ہمارے میخانہ میں آؤ جام پر جام لنڈھاؤ		عشق و محبت کا کوئی گھاٹ ایسا شیریں چشمہ نہیں ہے

اِلَّا وَلِیْ فِیْهِ الْاَلَذُّ الْاَطْیَبُ

جس میں میرے لئے لذیذ و خوشگوار ترین حصہ نہ ہو

اِنْ ثَمَّ فِیْ شَرَفِ الْمَعَالِیْ رُتْبَۃٌ	۲	مَعْلُوْمَۃٌ لِلْوَاصِلِیْنَ مُفِیْدَۃٌ
عشق و محبت کا اگر کوئی بہتر سے بہتر مضمون ہے		جو واصلین حق سے مفید مطلب ہو سکتا ہے
اَوْ فِیْ مِنَا اَهْلِ الْکَمَالِ سَرِیْرَۃٌ		اَوْ فِی الْوِصَالِ مَکَانَۃٌ مَخْصُوْصَۃٌ
یا کسی صاحب کمال کا عمدہ بیان ہے		یا وصال الٰہی کا کوئی مخصوص مقام ہے

اِلَّا وَمَنْزِلَتِیْ اَعَزُّ وَاَقْرَبُ

تو یقین جانو میرا درجہ ان سب سے بلند اور سب سے نزدیک ہے

حل لغات

اَنَا قُطْبُ اَرْبَابِ الْکَمَالِ وَکُفُوْھَا	۳	وَاَنَا الْمُفِیْضُ عَلَی الْعَوَالِمِ عَرْفَھَا
میں ارباب کمال کا قطب ہوں اور انکے لئے ایک نمونہ ہوں		میں سارے عالم میں معرفت کی خوشبو پھیلانے والا ہوں
اَنَا عَیْنُ عَیْنِ الْعَیْنِ حَاوِیْ طَرْفِھَا		وَھَبَتْ لِیْ اَیَّامُ رَوْنَقِ صَفْوِھَا
میں فانی بخود باقی بحق ہو چکا ہوں اور مظہر شاہد حق ہوں		اس زمانہ کی خالص شے وصال مجھے عطا ہوئی

فَحَلَتْ مَنَاھِلُھَا وَطَابَ الْمَشْرَبُ

اب معرفت کے چشمے بھی شیریں ہو چکے ہیں اور انکا پانی بھی خوشگوار ہو چکا ہے

مِنِّیْ اَھْلِ الصِّدْقِ کُلُّ عَزِیْمَۃٍ	۴	مِنْ کَشْفِ اَسْرَارٍ وَوَھْبِ عَزِیْمَۃٍ
مخلص اور پاک دل لوگوں کے لئے میری جانب سے پورا اہتمام ہے		معرفت الٰہی کے اسرار ان پر کھولے جاتے ہیں اور انکے ارادوں کو استحکام بخشا جاتا ہے
وَلِکُلٍّ بِیْ یَرْجُوْ وِصَالَ قَرِیْمَۃٍ		فَغَدُوْا مَخْطُوْبًا بِکُلِّ کَرِیْمَۃٍ
ہر ایک میرے توسط سے وصال الٰہی کا طالب ہے		اسلئے ہر قسم کی بزرگی مجھ سے منسوب کیگئی ہے

لَا یَھْتَدِیْ فِیْھَا اللَّبِیْبُ فَیَخْطُبُ

جس میں صاحب بصیرت بھی راہ نہیں پاتے اور نہ کلام کر سکتے ہیں

اَنَا سِرُّ آلِ الْمُصْطَفٰی لَوْ نَامُوْسُھُمْ	۵	وَاَنَا لِجَمِیْعِ الْاَوْلِیَاءِ رَئِیْسُھُمْ
میں معارف و حقائق میں آل مصطفی اور اہلبیت اطہار کا رازدار ہوں		میں سلطان الاولیاء ہوں

شرح:

وَاَنَا الصَّفُّ لِلْعَارِفِيْنَ نَفِيْسُهُمْ		اَنَا مِنْ رِجَالٍ لَا يَخَافُ جَلِيْسُهُمْ
میں عارفین کا محبوب نظر ہوں		میرے ہم نشینوں کو نہ گردش

زَيْبُ الزَّمَانِ وَلَا يَرَى مَا يُرْهِبُ

زمانہ کا خوف اور نہ کسی خوفناک چیز کا اندیشہ

اَنَا عَرْشُ اَسْمَاءِ الْاِلٰهِ لَوْحُهَا	۶	وَاَنَا الطُّوْفَانُ لِلْمَعَارِفِ نُوْحُهَا
میں اسمائے الٰہی کی بلند ترین کیفیات اپنے اندر محفوظ کئے ہوئے ہوں		حقائق و معارف کے سمندر میں زبردست جو خطرات پیش آتے ہیں ان سے حضرت نوح کی طرح بچانا ہوں
اَنَا صَاحِبُ الْاَسْرَارِ مَالِكُ رُوْحِهَا		اَنَا بُلْبُلُ الْاَفْرَاحِ اَمْلَاءُ دَوْحِهَا
میں حقائق و معارف اور انکی روح سے پورا پورا واقف ہوں		میں گلشن معرفت کا بلبل ہزار داستاں ہوں فرحت سے جو اپنے نغمہ ہائے گونا گوں سے گلستان کو معمور کرتا

طَرَبًا وَفِي الْعَلْيَاءِ بَازٌ اَشْهَبُ

میں باز اشہب جیسا مقام بادشاہ کے ہاتھ پر ہوتا ہے اور جو بلا حرکت غیرے حقائق کا شکار کرتا ہے ہوں

اَلْحَقُّ اَرْسَلَنِيْ لِاَهْلِ طَرِيْقَتِيْ	۷	سُلْطَانُ اَهْلِ الدِّيْنِ حَامِي الْمِلَّةِ
خدا نے مجھے اہل طریقت کی ہدایت کیلئے بھیجا ہے		میں اہل دین کا بادشاہ اور حامی ملہ یعنی دین کا محافظ ہوں
وَلِيَ الْاَيَّامُ تَرْقُبُ نَظْرَتِيْ		اَصْبَحَتْ جُيُوْشُ الْحُبِّ تَحْتَ مَشِيْئَتِيْ
زمانہ میرے گرد گھوم رہا ہے اور میری نظر دیکھ رہا ہے		لشکر عشاق میری تحت مشیت ہے

حل لغات ۸
منیۃ ـ تمنا ـ سنیۃ ـ روشن بلند
مغنیۃ ـ بے پرواہ کرنے والی چیز ـ امنیۃ ـ آرزو ـ اترقب ـ میں امید کرتا ہوں ـ

شرح ـ وصال الٰہی سے زیادہ کوئی نعمت ہو سکتی ہے اس مقام پر پہنچ کر بندہ کا مطالب طالب میں مطلوب ہو جاتا ہے
اسکا رخ ہیجے کی جانب ہوتا ہے اور دونوں جہاں کا
اسکی جانب ہوتا ہے وہ دونوں جہان سے بے نیاز ہو جاتا ہے
اور دونوں جہان اس کی جانب ہے اگر قائم ہو
اس کا دل میں کوئی آرزو و تمنا نہیں رہتی
یہی دنیا کا ثمرہ ہوتا ہے تو آخرت کا ثمرہ سے تو جنت جیم دے حوریں اتنی کا
قرار ادا کی اسے ذات ہو من یاری خدا
ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

	طوعاً ومهمار متها الاتغرب جب کبھی میں انہیں طلب کرتا ہوں تو وہ امتثال امر میں حاضر ہو جاتے ہیں	
لِي فِي مَقَامِ الْوَاصِلِينَ مَنِيَّةٌ	۸	أَبْقَتْ نُفُوسُ الْعَارِفِينَ سَنِيَّةٌ
میں مقام واصلین میں فنا ہو چکا ہوں		جہاں ارباب عرفان کے نفوس روشن ہو جاتے ہیں
وَعَنِ الْوُجُودِ وَاَهْلِهِ مَغْنِيَّةٌ		اَصْبَحْتُ لَا اَمَلًا وَلَا اُمْنِيَّةٌ
اور جہاں وجود اور اہل وجود دونوں سے بے نیازی ہو جاتی ہے		اسی لئے میری یہ حالت ہے نہ تو مجھے کسی قسم کی آرزو ہے نہ تمنا
	اَرْجُو وَلَا مَوْعُودَةً اَتَرَقَّبُ کہ جس کی میں خواہش کروں یا جس کا میں امیدوار ہوں	
قَدْ صَارَ قَلْبِي جَامِعًا اَهْلِ الْقَضَا	۹	وَمَطَالِعًا فِي عِلْمِهِ لَوْحَ الْقَضَاءِ
میرا دل صاحبان قضا و قدر کا جامع ہے		احکام قضا و قدر اس کے حیطۂ علم میں ہیں
حَتّٰى مَضٰى فِي حَالِهِ مَا قَدْ مَضٰى		مَا زِلْتُ اَرْتَعُ فِي مَيَادِينِ الرِّضَا
بہر حال میرے دل پر جو حالت گزری وہ گزری		میں تسلیم و رضا کے میدان میں چرتا ہوں
	حَتّٰى وُهِبْتُ مَكَانَةً لَا تُوهَبُ یہاں تک کہ مجھے وہ رتبہ بخشا گیا جو کسی اور کو عطا نہیں ہوا	

حل لغات ۹
مطالع ـ ... والا ـ ارتع ـ چرتا ہوں ـ میادین ـ میدان کی جمع ـ ہبۃ ـ بخشش

شرح ـ
مسلک قادریہ کیا ہے؟ تسلیم و رضا یعنی خوشی خوشی حیات اپنی بسر کرنا ـ احکام قضا و قدر پر نظر رکھنا تحت امر زندگی گزارنا یہی عین اسلام ہے اور یہی عین ایمان ہے قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین حضور کی ساری زندگی تسلیم و رضا کی زندگی تھی اٹھنا بیٹھنا سونا جاگنا سب تحت مشیت تھا ـ خود فرماتے ہیں کہ میں نہیں کھایا جب تک قسم دے کر کھلایا نہیں گیا ...... جب تک قسم دے کر پہنایا نہیں گیا نہیں پہنا
مولانا احمد رضا خاں بریلوی اسی جانب اشارہ کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں ؎
قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
روز اللہ ترا چاہتا والا تیرا

جاهدت في الله حق الجهد بالزهد
في كل ما تشتهيه النفس كالشهد
فقمت لله بالقرآن والتهجد
جافيت مضجعكم يا معي الذات
الله اعطاك ما لم يعطها احدا
من الاولياء اذا ما كنت متحدا
لب البصيرة هادي الخلق ديعهدي
كانت احرى بعد يا اعمى الذي

وَلَہٗ

اَذا نظرت عَینی وجوہ حبائبی	١	فتلك صلاتی فی لیال الرغائب
میری آنکھ جب میرے محبوب کا روئے زیبا دیکھتی ہے		تو یہی میری رغبت والی راتوں کی نماز ہوتی ہے
وُجُوہٌ اِذا ما اَسفرت عن جمالھا	٢	اَضاءت لھا الاکوان من کل جانب
روئے جاناں سے جب نقاب اٹھتا ہے		تو اس کے پرتو سے کائنات کا گوشہ گوشہ چمک اٹھتا ہے
حُرمت الرضی اِن لم اکن باذلاً لھا	٣	اُزاحم شجعان الوغی بالمناکب
مقام رضا سے محروم ہو جاؤں اگر اپنے محبوب کیلئے اپنا خون نہ بہاؤں		اور بہادران جنگ سے دوش بدوش مقابلہ نہ کروں
اَشق صفوف العارفین بعزمۃٍ	٤	تعلی بمجدی فوق تلك المراتب
میں اپنے مضبوط ارادے کے ساتھ عارفوں کی صفوں کو چیرتا چلا گیا		بالآخر میرا رتبہ ان کے رتبہ سے بلند ہو گیا
ومن لم یوف الحب ما یستحقہ	۵	فذاك الذی لم یات قط بواجب
اور جس نے حق محبت ادا نہیں کیا		تو گویا اس نے ایک امر واجب کی تکمیل نہیں کی

بہجۃ الاسرار ص۵۸ قلائد الجواہر ص۲۸

حل لغات

عودو یعود ۔ عادت ڈالنا ۔ خوگر بنانا

عذب ۔ شیریں ۔ رمی یرمی ۔ تیر چلانا

صد ۔ فراق ۔ ہجر ۔ صعب ۔ دشوار ۔ مشکل

تشریح:

وصل سے شاد کیا ہجر سے ناشاد کیا

اسنے جس طرح سے چاہا ہے مجھے برباد کیا

(جگر)

وله

عَوَّدُونِی الوِصَالَ وَالوَصلُ عَذبٌ	١	وَرَمُونِی بِالصَّدِّ وَالصَّدُّ صَعبٌ
انہوں نے مجھے خوگر وصل بنا دیا (عادت ڈالی) وصل شیریں ہوتا ہے		اور پھر انہوں نے ہجر کا مجھے نشانہ بنا دیا اور ہجر ایک مصیبت ہے
زَعَمُوا حِینَ عَاتَبُوا اَنَّ جُرمِی	٢	فَرطُ حُبِّی لَهُم وَمَا ذَاكَ ذَنبٌ
بوقت عتاب فرماتے ہیں کہ میرا جرم		ان کی فرط محبت ہے حالانکہ یہ تو کوئی جرم نہیں
لَا وَحَقِّ الخُضُوعِ عِندَ التَّلَاقِی	٣	مَا جَزَا مَن یُحِبُّ اِلَّا یُحَبُّ
اس خضوع کی قسم جو محبوب سے ملنے کے وقت ہوتی ہے		کہ محبت کرنیوالے کی جزا بجز اسکے نہیں کہ وہ محبت کیا جائے

قلائد الجواہر ص ٨٢

٢ حل لغات

زعم ۔ ارادہ ، گمنڈ ۔ ادعا

حین ۔ جبکہ ۔ ظرف زمان ۔ جرم

خطا ، غلطی ۔ فرط ۔ زیادتی ۔ ذنب ۔ گناہ

تشریح:

برا چاہنے کا گر جرم کوئی

تو اس جرم کی میں سزا پانے والا ہوں

٣ حل لغات

خضوع ۔ تخشع ۔ خلوص ، اخلاص

تلاقی ۔ ملاقات ۔ جزاء ۔ بدلہ

یحب ۔ چاہتا ہے ۔ یحب ۔ چاہا جاتا ہے

تشریح:

محبت کاملہ محبت ہے محبت

میں خلوص ہو تو

وَلَہٗ ١٢

فَمَا اَنْتَ عَنْ قَلْبِی وَسِرِّی بِغَائِبِ		١	اِذَا کُنْتَ عَنْ عَیْنِ الْعِیَانِ مُغَیَّبًا
تو میرے چشم دل اور دیدۂ جاں سے تو غائب نہ تھے			جب آپ میری ظاہری آنکھوں سے غائب تھے
تَمَثَّلْتَ لِی فِی قَلْبِكَ مِنْ کُلِّ جَانِبِ		٢	اِذَا اشْتَاقَتِ الْعَیْنَانِ مِنْكَ لِنَظْرَۃٍ
تو آپ ہر جانب سے میرے دل میں متمثل ہو جاتے ہیں			جب آنکھیں مشتاق دیدار ہوتی ہیں

وَلَہٗ ١٣

فتح المبین کی صفحہ (٩٠) پر یہ صراحت ہے کہ جب حضرت شیخ احمد الرفاعی حضرت غوث اعظمؓ کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے تو انہوں نے یہ ابیات عرض کی

تُقَبِّلُ الْاَرْضَ مِنِّی وَهِیَ نَائِبَتِی		١	فِی حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِی کُنْتُ اُرْسِلُهَا
تاکہ وہ نیابتاً میری جانب سے زمین بوسی کرے			یعنی حالت بعد میں اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا
فَامْدُدْ یَمِیْنَكَ کَیْ تَحْظٰی بِهَا شَفَتِی		٢	وَهٰذِهٖ نَوْبَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ
لہذا آپ اپنا دست راست دراز کریں تاکہ میں اپنے مشتاق لبوں سے اسکا بوسہ لے سکوں			اور میں اب جسمانی طور پر حاضر بارگاہ ہوں

اسکے جواب میں سید الاولیاء رضی اللہ عنہ نے متذکرہ بالا ابیات میں جواب سرفراز فرمایا جن کا اس احقر نے یہ منظوم ترجمہ کیا ہے

ہر چند کہ حسن رخت از چشم نہاں بود ؛ ہر آئینہ دل وے ہر لحظہ عیاں بود

ہر دم کہ نگاہم مشتاق جمالست ؛ دیدم کہ نگاہ تو بہ سوئم نگراں بود

وَلَهٗ

دَنَوْتُ عَنِ الْمَحْبُوْبِ اَعْلَی الْمَرَاتِبِ	۱	فَاَوْهَبَنِیْ بِالْقُرْبِ اَزْکَی الْمَوَاهِبِ
میں نے اپنے محبوب سے قریب ہو کر اعلیٰ مدارج حاصل کئے		اس نے اپنی قربت سے مجھے بہترین عطایا سے سرفراز کیا
وَتَوَّجَنِیْ تَاجًا عَلٰی خِلَعِ الرِّضٰی	۲	بِاَسْنٰی مَلَابِسَ فَنِلْتُ مَآرِبِیْ
اس نے خلعت رضا کے علاوہ مجھے تاج پہنایا		اور ایسے قسم کی پوشاک پہنائی غرض میں اپنا مقصد پالیا
وَنَادَمَنِیْ مِنْ غَیْرِ وَاسِطَةٍ وَقَدْ	۳	بَدَا لِیْ جَهْرًا لَا حِجَابَ وَحَاجِبِ
مجھ سے اس نے بلا واسطہ ہم نشینی کی		میرے لئے بلا حجاب و حاجب جلوہ گر ہو گیا
سَلَکْتُ طَرِیْقًا لَیْسَ یَسْلُکُ سَالِکٌ	۴	وَکَانَ حَبِیْبِیْ لِیْ دَلِیْلًا وَصَاحِبِیْ
میں نے وہ راہ طے کی جس پر کوئی سالک نہیں چل سکتا		اور میری رہنمائی اور رفاقت میرے حبیب رسول اکرم ﷺ نے فرمائی
خَلَوْتُ لِمَنْ اَهْوٰی بِغَیْرِ مُزَاحِمٍ	۵	فَیَا حَبَّذَا مَا طِبْتُ لِیْ مِنْ مَآرِبِ
جس سے مجھے عشق و محبت ہے بلا روک ٹوک میں اس کے ساتھ تنہا رہا		اے واہ میں نے کیا بہتر و خوشگوار مقاصد حاصل کئے
وَلِیْ وَلَهٌ قَبْلَ الْوُجُوْدِ وَکَوْنِهٖ	۶	وَلِیْ قَدَمٌ قَدْ جَالَ فِیْ جَذْبِ جَاذِبِ
یہ میری انتہا میرے محبوب کی محبت وجود کائنات سے قبل سے ہے		اور ازل ہی سے مجھے کھینچنے والے اپنی جانب کھینچ لیا ہے

وَهٰذَا مَقَامِي وَاتِّصَالِي بِخَالِقِي	۷	وَذِكْرِي حَظِّي مِنْ حَبِيبِ الْحَبَائِبِ
یہ میرا مقام ہے اور میرے خالق کیساتھ اتصال ہے		اور محبوبوں کے محبوب کی یاد میرا حصہ ہے
اَنَا فِي الْهَوٰى سُلْطَانُ كُلِّ مُتَيَّمٍ	۸	لِمَمْلِكَتِي فِي الْاَرْضِ حَنَّتْ رَكَائِبِي
مقام عشق میں ہر مشتاق کا میں بادشاہ ہوا		تمام شہسواروں نے روئے زمین میں میری حکومت کے آگے سر جھکایا
وَجَالَتْ خُيُولِي الْاَرْضَ شَرْقًا وَمَغْرِبًا	۹	وَفِي طُولِهَا وَالْعَرْضِ دَارَتْ نَجَائِبِي
اور میرے گھوڑوں نے مشرق و مغرب میں جولانی کی		اور دنیا کے طول و عرض میں میری عربی نسل کے گھوڑوں نے چکر لگایا
وَدَقَّتْ لِيَ السَّادَاتُ فِي الْاَرْضِ وَالْهَوٰى	۱۰	طُبُولًا لِعِزِّي كُلُّهَا اَلْفُ ضَارِبِ
اور روئے زمین میں تمام سرداروں اور ارباب عشق نے میرا ڈنکا بجایا		میری شان و شوکت کے ڈھول پیٹنے والے ہزاروں ہزار ہیں
وَلِي خَيْمَةٌ خَضْرَاءُ فِي مَشْرِقِهَا	۱۱	وَفِي مَغْرِبِ اَطْنَابُهَا بِتَرَاكُبِ
اور میرے لئے مشرق میں سبز خیمہ تانا گیا		جسکی طنابیں میخوں سے مغرب میں ترتیب سے لگائی گئیں
وَتُنْصَبُ فِي حَشْرٍ عَلَيْنَا تُظِلُّنَا	۱۲	رِجَالِي وَاَصْحَابِي بِهَا فِي مَنَاصِبِ
یہی خیمہ حشر میں بھی ہم پر سایہ فگن رہے گا		میرے سارے احباب و اصحاب اسکے زیر سایہ بلحاظ مراتب مقیم ہونگے
اَنَا قُطْبُ اَقْطَابِ الْوُجُودِ حَقِيقَةً	۱۳	وَجُلُّهُمْ لِي يَتْبَعُونَ مَذَاهِبِي
میں درحقیقت عالم وجود کا قطب الاقطاب ہوں		اور وہ سب میرے مسلک و مذہب کی اتباع کرتے ہیں

اِذِ اجْتَمَعُوا فِي جَامِعِ الْعِشْقِ حَوْلَهُمْ	۱۴	خَطِيبًا أُعَظِّمُ مَن يَبْلُغُ عَجَائِبِي
جب وہ جامع عشق میں جمع ہوتے ہیں		تو میں بحیثیت خطیب بلاغت آمیز عجائب سنا کر نصیحت کرتا ہوں
قُعُودٌ جُلُوسٌ يَنظُرُوا تَحْتَ مِنبَرِي	۱۵	وَيَجْرُوا دُمُوعًا بِالدِّمَاءِ سَوَاكِب
یہ لوگ میرے منبر کے نیچے بیٹھے ہوئے مجھے تکتے رہتے		اور خون کے آنسو بہاتے رہتے
أَنَا خَادِمٌ فِي حَضْرَةٍ نَبَوِيَّةٍ	۱۶	قَرِيبٌ لَهُ قُرْبًا كَقَوْسِ الْحَوَاجِب
میں بارگاہ نبوت میں خادم ہوں		اور حضور سے اتنا قریب ہوں جیسے کمان ابرو

وَلَهُ ۱۵

تَجَلَّى لِيَ الْمَحْبُوبُ مِنْ غَيْبَتِ الْحُجُبِ	۱	فَشَاهَدْتُ أَشْيَاءَ تَجَلَّى مِنَ الْخُطَبِ
پردہ غیب سے میرے لئے محبوب نے تجلی کی		تو میں نے ان تمام چیزوں کو دیکھ لیا جو اس تجلی سے روشن ہو گئیں
وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ مِنْ نُورِ وَجْهِهِ	۲	فَخِفْتُ لِأَنْ أَقْضِي لِهَيْبَةٍ نَحْبِي
اس کے روئے روشن کی تجلی سے ساری کائنات جگمگا اٹھی		مجھے خوف ہوا کہ کہیں اس کی ہیبت سے اپنی جان نہ گزر جاؤں
وَلَمَّا صَدَقْنَا شُيِّلَتِ الْحُجُبُ بَيْنَنَا	۳	وَلَوْلَا كَلَامُ الصِّدْقِ مَا شُيِّلَتِ الْحُجُبُ
ہم جب محبت میں پورے اترے تو ہمارے بیچ جو پردے تھے وہ اٹھ گئے		اگر راست بازی نہ ہوتی تو یہ حجابات دور نہ ہوتے

فَنَادَيْتُهُ سِرَّ التَّعْظِيمِ شَانِهِ	۴	وَلَمْ اَطْلُبِ الرُّؤْيَا لَهُ خِيفَتَ الْعَتَبِ
میں نے آپکی عظمت و شان کے پیش نظر آپکو آہستہ ندادی		اور باندیشہ عتاب طالب دید نہ ہوا
سِوَى اِنَّنِي نَادَيْتُهُ جَذَبَزْرَةٍ	۵	لِتُحْيِ بِهَا مَيِّتَ الصَّبَابَةِ وَاللُّبِّ
میں نے زیادہ سے زیادہ یہ کیا کہ بس آپ سے التجا کی		کہ آپ ازراہ لطف مجھے ایک نظر دیکھ لیں جس سے یہ کشتہ محبت زندہ ہو جائے
تَعَطَّفْ عَلَى مَنْ اَنْتَ اَقْصَى مُرَادُهُ	۶	فَمَعَكَ فِي عَيْنِي وَذِكْرُكَ فِي قَلْبِي
اس پر لطف فرما جس کا تو انتہائی مقصد ہے		میری آنکھ میں ترا جلوہ اور میرے دل میں تیری یاد ہے

وَلَهُ ۱۶

فَلَيْتَكَ تَحْلُو وَالْحَيَاةُ مَرِيرَةٌ	۱	وَلَيْتَكَ تَرْضَى وَالْاَنَامُ غِضَابٌ
کاش تو میرے حق شیریں ہوتا اور زندگی تلخ ہوتی		اور کاش تو راضی ہوتا اور سب لوگ ناراض ہوتے
وَلَيْتَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ عَامِرٌ	۲	وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْعَالَمِيْنَ خَرَابٌ
اور اے کاش ہمارے باہم تعلقات آباد ہوتے		اور مجھ میں اور دونوں جہان میں جو تعلقات ہیں وہ برباد ہو جاتے
اِذَا صَحَّ عَنْكَ الْوُدُّ فَالْكُلُّ هَيِّنٌ	۳	وَكُلُّ الَّذِي فَوْقَ التُّرَابِ تُرَابٌ
تجھ سے صحیح محبت استوار ہو جائے تو ہر ہر شئے میرے لئے آسان ہے		اور ہر شئے جو اس مٹی پر ہے وہ مٹی ہی تو ہے

ولہ

إذا نظرت عيني وجوه حبائبي	١	فتلك صلاتي في ليالي الرغائب
میری آنکھیں جب میرے محبوب کا رخ زیبا دیکھتی ہے		تو یہی میری طویل راتوں کی نماز ہوتی ہے
وجوهٌ إذا ما أسفرت عن جمالها	٢	أضاءت لها الأكوان من كل جانب
روئے جاناں سے جو نقاب اٹھتا ہے		تو اسکے پرتو سے کائنات کا گوشہ گوشہ چمک اٹھتا ہے
حرمتُ الرضى إن لم أكن باذلاً لهى	٣	أزاحم شجعان الوغى بالمناكب
مقام رضا سے محروم ہو جاتا اگر (اپنے محبوب کیلئے) اپنا حق نہ بہاؤں		اور بہادران جنگ سے دوش بدوش مقابلہ نہ کروں
أشقُّ صفوف العارفين بعزمةٍ	٤	تعلّى مجدي فوق تلك المراتب
میں اپنے مضبوط ارادوں کیساتھ عارفوں کی صفوں کو چیرتا گیا		بالآخر میرا رتبہ ان کے رتبہ سے بلند ہوگیا
ومن لم يوفِّ الحبَّ ما يستحقه	٥	فذاك الذي لم يأتِ قطُّ بواجب
جس نے حق محبت پورا ادا نہیں کیا		گویا اس نے ایک امر واجب کی تکمیل نہیں کی

وله ١٨

هَنِيئًا لِصَحْبِي اِنَّنِي قَائِدُ الرَّكْبِ	١	اُسَيِّرُهُمْ قَصْدًا اِلَى مَنْزِلِ الرَّحْبِ
میرے اصحاب کو خوشخبری ہو کہ میں انکا امیر لشکر ہوں		(جو) انہیں ایک وسیع تر درگاہ کیجانب لیجا رہا ہوں
وَاَكْفُلُهُمْ وَالْكُلُّ فِي شُغْلِ اَمْرِهٖ	٢	وَاُنْزِلُهُمْ فِي حَضْرَةِ الْقُدْسِ مِنْ رَبِّي
میں ان کے ہر معاملہ ہر شغل میں ممد و معاون رہوں گا		اور انکو (بالآخر) بارگاہ ربوبیت میں پہونچا دوں گا
وَلِي مَعْهَدٌ كُلُّ الطَّوَائِفِ دُوْنَهٗ	٣	وَلِي مَنْهَلٌ عَذْبُ الْمَشَارِبِ وَالشُّرْبِ
اور میری وہ ارفع و اعلیٰ قرارگاہ ہے جسکے آگے		اور میرا چشمہ بھی نہایت شیریں و خوش مزہ ہے
وَاَهْلُ الصَّفَا يَسْعَوْنَ خَلْفِي كُلُّهُمْ	٤	لَهُمْ هِمَّةٌ اَمْضٰى مِنَ الصَّارِمِ الْعَضْبِ
اور اہل صفا میرے پیچھے بھاگے بھاگے آ رہے ہیں		انکی ہمت کا کیا پوچھنا جو تلوار سے زیادہ کام کرتی ہے

وله ١٩ ردیف التاء

طَابَ شُرْبُ المُدَامِ فِي الخَلَوَاتِ	١	اَسْقِنِي يَا فَقِيهُ فِي الاٰنِيَاتِ
تنہائی میں مے نوشی اچھی لگتی ہے		(پس) اے دانشمند مجھے ساغر سے پلا دے
خَمْرَةٌ تَرْكُهَا عَلَيَّ حَرَامٌ	٢	لَيْسَ فِيهَا اِثْمٌ وَلَا شُبُهَاتُ
یہ ایسی مے ہے جس کا چھوڑنا مجھ پر حرام ہے		جسکے پینے میں گناہ ہے نہ (حرمت کا) شبہ
وَشَرِبَهَا خَيْرُ البَرَايَا مُحَمَّدٌ	٣	هَامَ فِيهَا وَخُصَّ بِالمُعْجِزَاتِ
اور اسکو سیدنا محمد مصطفٰے خیر البرایا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا		اور اس سے سرشار ہوگئے اور معجزوں سے خاص کئے گئے
وَشَرِبَهَا مُوسٰى عَلٰى طُورِ سِينَا	٤	هَامَ فِيهَا وَخُصَّ بِالمُنَاجَاتِ
اور اس کو (حضرت) موسٰی نے طور سینا پر پیا۔		وہ بھی اس طرح سرشار ہوئے اور مناجات کے ذریعہ خاص کئے گئے

حل لغات متعلقہ قصیدہ ١٨

هنيئا ۔ مبارک باشد ۔ رجال ۔ صحب ۔ اصحاب
رفقاء ۔ سیر ۔ چلنا اردو میں بھی مستعمل ہے
قصد کرنا ۔ ارادہ کرنا ۔ موجب ۔ وسیع کشادہ

تشریح ١ ۔
حضور غوث پاک اپنے رفقاء اور اصحاب کو خوشخبری دے رہے ہیں کہ ان کے لئے ہماری ... آپ میر کارواں ہیں جو ان کو وسیع منزل کی جانب لیجا رہے ہیں یہ منزل قرب الٰہی کی منزل ہے۔

تشریح ٢ ۔
آپ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ عزم صمیم کر لیا ہے کہ ان ارباب صفا کی دستگیری کرکے انکو قرب الٰہی کی منزل میں اتار کر رہینگے۔

حل لغات ٣
معهد ۔ ٹھہرنے کی جگہ ۔ قرارگاہ ۔ منزل
طائفة ۔ جماعت ۔ گروہ ۔ دو دیلت
عذب ۔ شیریں ۔ منهل ۔ چشمہ

تشریح ٣ ۔
آپ نے اس شعر میں اپنے مقام کی رفعت کا اظہار فرمایا ہے کہ جس مقام پر آپ فائز ہیں اسکے آگے تمام مدارج پست ہیں۔

وہ کیا مرتبہ ہے غوث پاک کا جو بالا تر اونچا اور بلند ہے ... قدم ... اعلیٰ تر ... کیسا تیرا ... حال ہے کہ ... اولیاء ... شراب ... معرفت ... سے اس پر ... ذوق ... تازہ ...

حل لغات ٤
صفا ۔ صاف ۔ پاکیزہ ۔ اہل صفا ۔ پاکیزہ لوگ
اصفیا ۔ اتقیا ۔ سعی ۔ دوڑنا
صارم ۔ تلوار ۔ شمشیر

اَفتِنی یافِقیہ فیھَا وَقُل لِی	۵	ھَل یَجوزُ شُربُھا علی العَرفات
اے فقیہ! اس شراب کے بارے میں فتویٰ دے اور مجھ سے کہہ		کہ کیا اس کا پینا عرفات پر جائز ہے!
اَو یَجُوزُ الطَّوافُ وَالسَّعیُ فِیھا	۶	وَالتَّلبِی وَتَرمی الجَمَرات
کیا یہ مے پی کر طواف اور سعی		اور تلبیہ اور رمی جمرات جائز ہے!
وَرَمُوا بالجمار جَمرَۃ قلبی	۷	ایُّ قلبٍ تَصبّرُ الجَمَرات
اور انہوں نے اپنی محبت کے شعلوں سے میری آتش قلب اور بھڑکا دی		(بھلا) کون دل ان شعلوں کو برداشت کر سکتا ہے
رَحَبُونی وَاَجلَسُونی وَقَالُوا	۸	اَنتَ مَن انشُرلَکَ الخَیرات
انہوں نے مجھے مرحبا کہہ کر مجھے بٹھایا اور کہا		تو وہ شخص ہے جس کے ذریعہ میں نیکیاں پھیلا رہا ہوں
اَنا عَبدُ القَادِرِ طَابَ وَقتِی	۹	انا حَامِی الحِمَا بِطُولِ حیات
میں بندہ قادر ہوں میرا زمانہ خوشگوار ہے		میں تا زیست چراگاہ کا نگہبان رہوں گا
وَالصَّلوٰۃ عَلٰی شَفِیعِ البَرَایَا	۱۰	خَیرُ مَن حَجَّ اَو رَقٰی عَرَفَات
شفیع البرایا پر درود		جو ہر حج کرنے والے اور عرفات پر چڑھنے والے سے بھلے ہیں

(ماخوذ از قلمی نسخہ)

حل لغات: رمی۔ پھینکنا۔ پھینک کر مارنا۔ جمرات۔ چنگاری۔ جمع جمرات

حل لغات: مرحبا۔ خیر مقدم کرنا۔ نشر کرنا۔ پھیلانا۔ خیر۔ بھلائی۔ نیکی

ولہ ۲۰ ردیف الجیم

علیٰ بابنا قف عند ضیق المناهج	۱	تفز بعلی القدر من ذی المعارج
جب سب راستے تنگ ہو جائیں تو ہمارے دروازہ پر آکر ٹھیر جا		(انشاء اللہ) بوسیلہ عدائے قدر اور ذوالمراتب تو کامران ہوگا
ألم تر أن الله أسبغ نعمة	۲	علینا وولانا قضاء الحوائج
کیا تونے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر نعمت انڈیل دی ہے		اور خلق کی حاجتوں کو پورا کرنے پر ہمکو مامور کیا ہے

(فیوضات ربانیہ۔ مرقع کلیمی)

ولہ ۲۱ ردیف الدال

یا من تحل بذکرہ	۱	عقد النوائب والشدائد
اے وہ جسکی یاد سے کھل جاتے ہیں		مصائب اور سختیوں کے عقدے
یا من الیہ المشتکی	۲	والیہ امر الخلق عائد
اے وہ جس سے سارے مصائب کا شکوہ کیا جاتا ہے		اور جو کار خلق کا محور ہے
یا حی یا قیوم یا		صمد تنزہ عن مضادد
اے حی (زندہ) اور اے قیوم (قائم بالذات)		اور اے بےنیاز جو اضداد سے منزہ ہے

حل لغات: باب۔ دروازہ۔ وقوف۔ ٹھیرنا۔ ضیق۔ تنگی۔ منہج۔ راستہ۔ جمع مناہج۔ فوز۔ کامیابی۔ عروج۔ بلند بالا۔ ذی المعارج۔ صاحب مراتب

حل لغات: اسبغ۔ انڈیل دیا ہے۔ ولی۔ کارساز۔ قاضی۔ فیصلہ کرنے والا۔ حاجۃ۔ ضرورت۔ جمع۔ حوائج

حل لغات: حل ہوجانا اردو میں مستعمل ہے۔ ذکر۔ یاد

عقدۃ۔ گرہ۔ جمع عقد۔ نائبہ۔ مصیبت۔ جمع نوائب۔ شدیدۃ۔ سختی۔ جمع شدائد

مشتکی۔ شکوہ کیا جانے والا۔ عائد۔ لوٹنے والا

انتَ العَلیمُ بمَا بُلِیتُ	۴	بہٖ وَاَنتَ عَلَیہ شَاھِد
تو اس مکتب سے باخبر ہے جس میں مبتلا کیا گیا ہوں		کہ تو حاضر و ناظر ہے
انتَ المُنَزَّہ یا بَدِیعَ الخلق	۵	عَنْ وَلَدٍ وَوالِد
اے خالق (ارض و سماوات) تو ہر حیث نقص سے مبرا ہے		تو لم یلد و لم یولد ہے تو جنا نہ جنایا گیا
انتَ الرقیبُ علَی العِبا	٦	دِ وانتَ فی الملکوتِ واحِد
تو بندوں کے احوال کا نگران ہے		اور ملکوت میں تیری ذات یکتا ہے
انتَ المُعِزُّ لِمَنْ اَطَا	۷	عَكَ وَالمُذِلُّ لِکُلِّ جاھِد
تو اس کو عزت دینے والا ہے		تیری اطاعت کی اور جس نے نافرمانی کی اسکو ذلت دینے والا ہے
اِنّی دَعوتُكَ وَالھمو	۸	مُ جُیُوشُھا قلبی تُطارِد
میں اس حال میں تجھے ندا دے رہا ہوں		جبکہ لشکر غم مجھے پریشان کئے ہوئے ہے
فَرِّجْ بحولِكَ کُرُبَتِی	۹	یا مَنْ لَہُ حُسْنُ العوائِد
اپنے حول و قوت سے میری مصیبت دور فرما		اے وہ جسکے قبضہ قدرت میں سب سے بہتر آسائش ہے
انتَ المُیَسِّرُ والمُسَبِّبُ	۱۰	والمُسَھِّلُ والمُسَاعِد
تو ہی (ہر مشکل کو) آسان کرنیوالا اور کارساز ہے		ان سختیوں کو آسان کرنیوالا اور مدد و معاون تیری ذات ہے

حل لغات: حی - زندہ۔ حیات - زندگی۔ اللہ تعالیٰ کی زندگی ازلی و ابدی ہے۔ قیوم - قائم بالذات - قائم رکھنے والا۔ صمد - بے نیاز

حل لغات: علم - جاننا۔ عالم - جاننے والا۔ علیم - بروزن فعیل - بہت علم والا۔ شاھد - دیکھنے والا

حل لغات: ھم - غم۔ الھموم - جمع۔ جیوش - جیش، لشکر

حل لغات: فرج - دور فرما۔ کرب - بے چینی، اضطراب

حل لغات: یسر - آسانی۔ میسر - آسان کرنے والا۔ مسھل - سہل کرنیوالا۔ مساعد - ساز گار۔ مساعدت - موافقت

تشریح: اللہ تعالیٰ حاضر بھی ہے ناظر بھی ہے اور ہمارے ظاہر و باطن اور ہماری مصیبتوں سے واقف ہے

يسّر لنا فرجًا قريبًا	۱۱	يا الٰهي لا تباعد
ہمارے لئے جلد کشادگی فرما		بار الٰہا پھر اسکو ہم سے دور نہ کر
فخفيّ لطفك يُستعا	۱۲	نُ به على الزمن المُعاند
کہ تیری پوشیدہ مہربانی سے ہی		مدد لی جاتی ہے مخالف زمانہ پر
كُن راحمي فلقد أيستُ	۱۳	من الاقارب والاباعد
رحم فرما کہ میں مایوس ہوچکا ہوں		رشتہ داروں اور بیگانوں سے
وعلى العدىٰ كُن ناصري	۱۴	لا تشمت بي الحواسد
اور دشمنوں کے خلاف میرا مددگار ہوجا		حاسدوں کو میری تباہ حالی پر خوشی کا موقع نہ دے
ثمّ الصلاة على النبي	۱۵	وآله الغُرر المماجد
پھر درود ہو نبی کریم پر		اور ان کی آل امجاد پر
ما جنّ الليلُ أو سجىٰ	۱۶	أو خرّ للرحمٰن ساجد
جب تک رات پوشیدہ کرتی رہے یا تاریکی چھائی رہے		یا جب تک خدائے مہربان کے آگے سجدہ کرنیوالے سجدہ کرتے ہیں

بہجۃ الاسرار ص ۴۳۲

حل لغات ۱۲
خفی۔ پوشیدہ۔ خفیہ۔ عناد۔ دشمنی
عداوت۔ معاند۔ مخالف

حل لغات ۱۳
یاس۔ ناامیدی۔ مایوسی۔ ائست
میں مایوس ہوگیا۔ اقارب۔ رشتہ دار
نزدیک کے لوگ۔ بیگانے۔ بعد۔ دوری
اباعد۔ دور والے۔ بیگانے۔

حل لغات ۱۴
عدو۔ دشمن۔ عداوت رکھنے والا
کن۔ ہوجا۔ ناصری۔ میرا مددگار
شماتت۔ شتم سے ماخوذ ہے۔

حل لغات ۱۶
جنّ۔ ڈھانک لیا۔ جنون عقل کو
ڈھانک لیتا ہے۔ جنّ۔ پوشیدہ مخلوق
سجیٰ۔ چھا جائے۔ قرآن میں واللیل
اذا سجیٰ وارد ہے۔ ساجد اسم فاعل
سجدہ کرنے والا۔

ولہ ۲۳

یا حبیب الالٰہ خذ بیدی	۱	مالی عجزی سواک مستندی
محبوب خدا! میری دستگیری کیجئے		میرے لئے بجز آپ کے کوئی سہارا نہیں
کن رحیما لزلتی واشفع	۲	یا شفیع الوریٰ الی الصمد
میری لغزشوں پر رحم فرمائیے اور شفاعت کیجئے		اے شافع امم بارگاہ صمدیت میں
اعتصامی سوی جنابک لی	۳	لیس یا سیدی الی الاحد
بجز آپ کی ذات گرامی کے میرا کوئی وسیلہ		میرے آقا! بارگاہ احدیت میں نہیں
غیر عرواک لیس فی الدارین	۴	للعلیل الذلیل معتمدی
بجز آپ کے دونوں جہاں میں میرا کوئی معاون نہیں		اس بیمار اور ذلیل کے لئے قابل اعتماد نہیں
صلواتی علیک فی الملوین	۵	کان متجاوزا عن العدد
دونوں جہاں میں آپ پر میرا درود		آں گنت بے حد و بے شمار
وعلیٰ اہل بیتک طرا	۶	وعلیٰ آلک الی الابد
نیز آپ کے اہل بیت پر		اور آپکی آل پر ابد سے ازل تک یعنی ہمیشہ ہمیشہ

حل لغات

اعتصام: مضبوط پکڑ لینا، سختی سے تھام لینا۔ واعتصموا بحبل اللہ — اللہ کی رسی مضبوط تھام لو

يا اهل بيت رسول الله حبكم فرض من الله في القرآن انزله

كفاكم من عظيم القدر انكم من لم يصل عليكم لا صلاة له

صلى الله على محمد و على آل محمد

هم نجوم الهدى الى الرشد	۷	وعلى الصحب كلهم اجمع
جو رہ ہدایت کے ستارے ہیں		اور آپ کے تمام اصحاب پہ

و ۲۳ ردیف الراء

قدير على تيسير كل عسير	۱	اذا ضاق حالي اشتكيت لخالقي
جو ہر دشوار امر کو آسان کرنے پر قادر ہے		جب میرا حال تنگ ہوتا ہے تو اپنے خالق سے شکوہ کرتا ہوں
انجبار كسير وانفكاك اسير	۲	فما بين اطباق الجفون وحلها
شکستہ دل کو تسلی اور اسیر غم کو رنج و الم سے نجات دے سکتا ہے		جو پلکوں کے بند اور کھولنے کی اتنی دیر میں
واشكو من الاسوا وانت مجيري	۳	ايظلمني دهر وانت وسيلتي
اور میں بدحالی کا شکوہ کرتا رہوں جبکہ تو پناہ دہندہ ہے		کیا مجھ پر زمانہ ظلم کرتا ہے جبکہ تو میرا سہارا ہے
واظلم في الدنيا وانت نصيري	۴	واظما وانت العذب في كل مورد
اور کیا میں دنیا میں جور و جفا کا شکار رہوں جبکہ تو میرا مددگار ہے		اور کیا میں تشنہ کام رہوں جبکہ تو ہر گھاٹ پر چشمہ شیریں ہے
اذا ضاع في البيد عقال بعيري	۵	وعار على حامي الحمى وهو قادر
کہ اونٹ کی رسی کھل جائے اور صحرا میں میرا اونٹ گم ہو جائے		چراگاہ کے نگہبان کیلئے باوجود صاحب قدرت ہونے کے یہ عار کی بات ہے

حل لغات

صحب — جمع صاحب۔ رفیق۔ مصاحب۔ ساتھی

وَلَاحَامِی الْمُلُوکِ اِلَّا اَمِیْرُہٗ	۶	فھا اَنَا مملوکٌ وانتَ اَمِیْرِی
غلاموں کا حامی اور مددگار اسکا آقا و مولا ہی ہوتا ہے		تو پھر میں تیرا غلام ہوں اور تو میرا آقا ہے

(فیوضات ربانیہ)

وَلَہٗ ۲۴

اِنَّ الْبِلَادَ وَمَا فِیْھَا مِنَ الشَّجَرِ	۱	لَوْ بِالْھَوٰی عُطِلَتْ لَمْ تُرْوٰی بِمَاءِ مَطَرٍ
تمام شہروں اور ان میں جو درخت ہیں وہ سب		اگر آتش محبت سے جلس جائیں تو وہ کسی بارش تر و تازہ نہ ہو سکیں گے
لَوْ ذَاقَتِ الْاَرْضُ حُبَّ اللّٰہِ اشْتَعَلَتْ	۲	اَشْجَارُھَا بِالْھَوٰی فِیْھَا عَنِ الثَّمَرِ
اگر دنیا عشق الٰہی کا مزہ چکھ لے		تو آتش محبت کے شعلے درخت کے پھلوں سے تک نکلیں گے
وَعَادَ اَغْصَانُھَا جُرْدًا بِلَا وَرَقٍ	۳	مِنْ حَرِّ نَارِ الْھَوٰی یَرْمِیْنَ بِالشَّرَرِ
اور ان کی ڈالیں بلا برگ و بار برہنہ ہو جائیں		آتش محبت کے شرارے ان سے پھوٹا کریں
لَیْسَ الْحَدِیْدُ وَلَا صُمُّ الْجِبَالِ اِذَا	۴	اَقْوٰی عَلَی الْحُبِّ وَالْبَلْوٰی مِنَ الْبَشَرِ
(غرضکہ) لوہا ہو یا بلند پہاڑ ہوں		بلائے محبت کے اٹھانے میں انسان سے زیادہ قوی نہیں

(قلائد الجواہر ص۸۳)

تشریح: قرآن میں آیا ہے۔ انا عرضنا الامانة على السموت والارض فابين ان يحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه كان ظلوما جهولا۔

حل لغات: حدید۔ لوہا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق قرآن میں آیا ہے والنا له الحدید ہم نے ان کے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔ بشر۔ انسان

اور مانند شرار ذی یوں ہم ایں سے
آسمان بار امانت نہ توانست کشید
قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند
(اقبال ملذا ہوا بہار صفحہ ۸۳)

حل لغات
حنین۔ آہ و زاری۔ حن الفراق۔ فرقت کے باعث آہ و زاری کی۔ استن حنانہ وہ ستون جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں آہ و زاری کی تھی۔

حل لغات
ھموم۔ بزرگ و سردار۔ عساکر۔ فوج (جمع) عسکر۔ معسکر۔ لشکر گاہ

حل لغات
عوص۔ خوش ہونا۔ عرج۔ لنگ ہونا۔ ٹیڑھا ہونا۔ لغزش کھانا۔

وَلَهُ ٢٥

حُنِيْنُ قُلُوْبُ الْعَارِفِيْنَ اِلَى الذِّكْرِ	١	وَتَذْكَارُهُمْ وَقْتَ الْمُنَاجَاتِ لِلْعُسْرِ
عارفین کے دل نماز یا ذکر الٰہی کیلئے بے چین اور آہ و زاری کی حالت میں رہتے ہیں		اور ان کے اذکار وقت مناجات رفع مصائب کیلئے ہوتے ہیں
هُمُوْمُهُمْ جَوَّالَةٌ بِمُعَسْكَرٍ	٢	بِهٖ اَهْلُ وُدِّ اللّٰهِ كَالْاَنْجُمِ الزُّهْرِ
ان کا سردار انکے لشکر گاہ کے ارد گرد گھومتا ہے		اس باعث عاشقان الٰہی درخشاں تاروں کی مانند ہوتے ہیں
فَمَا سَوَّآءُ الْاَقْرُبُ مَلِيْكِهِمْ	٣	وَلَا عَرَجُوْا مِنْ مَسِّ بُؤْسٍ وَلَا ضُرٍّ
اپنے آقا سے انکی قربت کے باعث وہ شاداں و فرحاں رہتے ہیں		اور خوف یا تکلیف و مصیبت سے انہیں لغزش نہیں ہوتی
اَيَا نَفْحَةَ الْاَلْطَافِ مِنْ لُطْفِ رَبِّنَا	۴	وَيَا سُرْعَةَ الْيُسْرِ الْمُشَتِّتِ لِلْعُسْرِ
اے عطر بیز نسیم لطف جو ہمارے الطاف رب کا ایک کرشمہ ہے		اور اے مشکل کو پراگندہ کرنے والی سرعت
وَيَا رَحْمَةَ الْمَوْلَى السَّمَاوِيَّةِ الَّتِيْ	۵	تَهُبُّ هُبُوْبَ الرِّيْحِ مِنْ حَيْثُ لَا اَدْرِيْ
اور اے آقا کی آسمانی رحمت		جو ہوا کی مانند اسطرح لطیف چلتی ہے کہ میں اسکا احساس بھی نہیں کر سکتا
اِغَاثَةَ مَلْهُوْفٍ اَضَرَّتْ بِحَالِهٖ	۶	نَوَائِبُ لَا تَخْفَاكَ يَا عَالِمَ السِّرِّ
(اس) پریشان حال کی فریاد رسی کے جسکے حال کو		مصائب نے ضرر پہونچایا ہے اور جو عالم الغیب تجھ سے مخفی نہیں

تشریح :-
جو واصل بحق ہوتے ہیں جن کو قرب ایزدی حاصل ہو گیا ہے نہ حزن ہے نہ خوف لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ حضرت غوث آپ سے جب دریافت کیا گیا کہ جسم پر بھی کوئی تپش پہنچتی تو فرمایا میرا جسم دنیا کی نجاست سے نہ آخرت کا شرکا۔ یہی مثال ہے بیٹھ کر بھی کر سکتی۔ اسی طرح ایک دفعہ آپ کو اطلاع دی گئی کہ آپکا جہاز غرق ہو گیا آپ نے سر جھکا کر مراقبہ کیا اور پھر فرمایا الحمد للہ۔ بعد میں اطلاع ملی کہ یہ خبر غلط تھی دوبارہ آپ مراقب ہوئے اور پھر سر اٹھا کر پہلے کی طرح الحمد للہ فرمایا۔ پوچھا گیا کہ حضور جہاز کی غرقابی کی خبر سن کر بھی خدا کا شکر کیا اور جب یہ خبر غلط ہونے کی اطلاع ملی تو اس وقت بھی خدا کا شکر کیا یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ فرمایا میں نے جہاز کی غرقابی کی خبر سن کر اپنے دل کا حال دیکھا تو کوئی آثار غم والم پائے نہیں گئے اور جب غرقابی کی اطلاع غلط ثابت ہوئی اس وقت غور کیا [illegible] اپنے دل میں [illegible] اس پر خدا کا شکر کیا [illegible]

پھر بھی خوشی نہ پائی اس لئے [illegible] دونوں حالتوں میں خدا کا شکر ادا کیا یہ تسلیم و رضا کا انتہائی درجہ ہے [illegible] ہر حال راضی برضائے الٰہی ہے اسکے تو یہ حال ہوا کہ تسلیم و رضا [illegible]

اجابت لا دیر رس ان کی ہے۔ ازآہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن اجابت از در حق بہر استقبال می آید۔ الغرض [illegible] بلا طلب [illegible] اسکے آگے وقت دعا دراز کرنے کی ضرورت نہیں

حل لغات
نفحۃ۔ خوشبو کی لپٹ۔ مشتت۔ پریشان کن۔ ھبوب۔ ہوا کا چلنا۔ نائب۔ جمع نائبہ۔ مصیبت

وَلَمَّا دَهَانِی حَالِی وَاشْتَدَّ خَطْبُه	۷	شَکَوْتُ اِلٰی رُحْمَاكَ یَارَبِّ مِنْ ضُرِّیْ
جب میری حالت نے مجھے تنگ کر دیا اور میری مصیبت بڑھ گئی		تو میں اے بار الٰہا تیرے ہی رحم سے اپنی مصیبت کا شکوہ کیا
فَمَنْ ذَا الَّذِیْ اَرْجُوْ سِوَاكَ لِفَاقَتِیْ	۸	وَضُعْفِیْ فَدَارِکْنِیْ بِلُطْفٍ فِی الْاَمْرِ
ہنگام ضعف و فاقہ تیرے سوا کس سے امید رکھوں		پس تو ہی اپنے کرم سے میرے بارے میں میری دستگیری کا فرما
فَعَجِّلْ وَسَارِعْ یَا سَرِیْعُ بِحَلِّ مَا	۹	تَضَایَقَ بِیْ یَا وَاسِعَ الْفَضْلِ وَالْبِرِّ
اے سریع میری تنگ حالی کی کشائش میں جلد فرما		تو نہایت فضل فرمانیوالا اور نیکی پھیلانے والا ہے
فَاَنْتَ الْقَرِیْبُ الْمُسْتَجِیْبُ لِمَنْ دَعَا	۱۰	غَنِیٌّ کَرِیْمٌ دَائِمُ الْعَفْوِ وَالسَّتْرِ
کہ تو مجھ سے نزدیک اور دعا قبول کرنیوالا ہے	-	تو بے نیاز ہے کریم ہمیشہ معاف اور ستر حال کرنیوالا ہے

فتح المبین صلا بحر الاسرار ص۱۲

وَلَهٗ ۲۶

عِلْمِیْ عَلٰی کُلِّ الْخَلَائِقِ یُنْشَرُ	۱	دُوْنَ الْوَرٰی وَاَنَا الْعَظِیْمُ الْاَکْبَرُ
علم من بر تمام خلائق منتشر و پراگندہ است		سوائے خلق ومن بزرگ اکبرام
وَمَنَاقِبِیْ بَیْنَ الْوَرٰی مَشْهُوْرَةٌ	۲	طُوْلَ الدَّوَامِ حِسَابُهَا لَا یُحْصَرُ
منقبت ہائے من درمیان خلق مشہور است		درازی دوام حساب آں مناقب محاصرہ نمی کردہ شود

حل لغات ۲
نشر کرنا۔ پھیلانا۔ دون۔ ... الوری۔ مخلوق۔ حصر۔ محاصرہ کرنا۔ احصار کرنا۔

حل لغات ۲
ملهوف۔ پریشان و پراگندہ حال

حل لغات ۲
دهانی۔ مجھے پریشان کر دیا
خطب۔ مصیبت

حل لغات ۵
رجا۔ امید۔ توقع۔ ارجوا۔ واحد متکلم
میں امید کروں۔ ادراک۔ پانا

وَاَنَا الْكَبِيْرُ فِي الزَّمَانِ مُوَحِّدٌ	٣	بَيْنَ الْاَنَامِ مُعَظَّمٌ وَمُوَقَّرٌ
منم کبیر در زمانه یگانه ام		درمیان خلق تعظیم داده شده ام و توقیر کرده ام
كُلُّ الْبِلَادِ مَلَكْتُهَا وَحَكَمْتُهَا	٤	وَجَمِيْعُ اَهْلِ الْاَرْضِ عِنْدِيْ يَصْغُرُ
تمام بلاد را مالک شدم و حکم کرده آن ها را		وتمام اهل زمین نزد من خورد هستند
اَنَا قَادِرِيٌّ قُدْرَتِيْ مَشْهُوْرَةٌ	٥	اَنَا قُطْبُ اَهْلِ الْاَرْضِ هُمْ بِيْ يَشْعُرُ
من قادری ام قدرت من مشهور است		من قطب اہل زمین ام ایشان بسبب من بار ابری دارند
حُكْمُ الْخَلَائِقِ كُلِّهَا فِيْ قَبْضَتِيْ	٦	وَهُمُوْ جَمِيْعًا مِنْ مَقَامِيْ يُقْصَرُ
حکم خلایق در قبضه من است		وتمام خلائق از مقام من قاصر ہستند
اِنِّيْ بِاَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى	٧	اَدْرِيْ وَمَا فِيْهَا بِطَرْفِيْ اَبْصُرُ
بدرستیکه من بجمیع کنارهاے آسمانها بلند		میدانم آنچه هست وآنچه در آن آسمانها بچشم خود می نگرم
اِنِّيْ عَلِيْمٌ بِالْبِحَارِ جَمِيْعِهَا	٨	وَبِكُلِّ غَيْمٍ فِيْ بِلَادٍ يُمْطِرُ
من دانا ام بجمله دریا ها را		وبجمیع ابرها که در شهرها می بارند
وَبِالْاَرَاضِي السَّبْعِ اِنِّيْ عَالِمٌ	٩	وَبِكُلِّ طَيْرٍ فِيْ فَلَاةٍ يَصْفِرُ
و به هفت طبقه زمین بدرستیکه من عالم ام		وهر پرنده که در بیابان آن زمین است آواز می کند

فی روضة العشق التی ما مثلها	۱۰	روض وفیها کل عقل ینهر
در باغیچهٔ عشق که نیست مانند آن باغ		هیچ باغ دیگر و در آن روضه هر عقل جوئی می کند
فی روضة شمسیة قمریة	۱۱	تزهو وفیها کل عین تقمر
در باغیچه که شمسیه و قمریه باشد یعنی در نور همچو شمس و قمر است		سبز و سرخ می شود و در آن باغ هر چشم خیره می شود
قام الحبیب وقد تمایل قده	۱۲	والخمر من کاس المحبة یقطر
ایستاده است درست و تحقیق میل کرده است قد او		و شراب از کاسهٔ محبت قطره قطره می چکد
تجلی محاسنه علی جمیعها	۱۳	والوقت خال لیس فیها ماضر
ظاهر شدند تمام خوبی هائے او بر من		یعنی وقت خالی بود که نه بود در آن هیچ حاضر
شوقی وذوقی المدام ولذتی	۱۴	ومشاهدی وجه الحبیب ینور
شوق من ذوق من شراب مست و لذت من		و مشاهدهٔ من روئے حبیب که منور می کند
وهناک نادانی الحبیب وقال لی	۱۵	ماشئت افعله فانت مخیر
در آن جا ندا کرده حبیب مرا و گفت مرا		هر چه خواهی بکن پس تو اختیار داده شد
فاجبته روحی فداک ومهجتی	۱۶	انا فی جمالک دائما اتحیر
پس جواب دادم اورا که روح من فدائے تو و جان من شتابان تو		من در جمال تو همیشه تحیر می باشم

سلسلہ قصیدہ نمبر ۲۶

انا آیۃ اللہ العظیم ونورہٗ	۱۷	انا رحمۃٌ فی کل ارض تنشرُ
من نشانِ خدائے بزرگ ہم و نور او ایم		من آں رحمت ام کہ در ہر زمین پراگندہ شود
وانا سوال القبر ثمّ حسابہٗ	۱۸	وانا جمیع الخلق عندی یحشرُ
و سوال قبرام بستر حساب او یم		و تمام خلق نزدیک من حشر کردہ شوند
وانا الّذی محبوب قلبی زارنی	۱۹	من غیر وعدٍ بیننا یتقرّرُ
کسے کہ او محبوب دل من بود زیارت کرد مرا		بدون وعدہ کہ درمیاں ما مقرر شود
وانا سقانی شربۃً من کفّہ	۲۰	من خمرۃٍ ولہا شعاعٌ احمرُ
بیاشاید مرا ایک شربت از کف خود		از شراب کہ آں شراب را شعاع سرخ بود
وانا تجلّٰی لی حبیبی حاسرًا	۲۱	من غیر حُجُبٍ بیننا یتستّرُ
تجلی کرد برائے من دوست من درحالیکہ حاسر بود		بدون آں حجابہا کہ درمیان استر میکند دیدہ می انداز مد
وانا سکرتُ بکاسہ فی خمرۃٍ	۲۲	تشفی السقیم ومثلہا لا یعصرُ
من مست شدم بکاسہ او در شرابے		کہ شفا می دہد بیماریا و مانند آں شراب افشردہ نہ شود

حل لغات

اجابت - مستجیب قبول کرنا - مستجیب قبول کرنیوالا

غنی - بےنیاز - مداومت - ہمیشگی

عفو - درگزر - ستر - چھپانا

تشریح: [illegible] دعائے مفصلہ جلد قبول [illegible] امن یجیب المضطر اذا دعاہ [illegible] فیکشف عنہ السوء [illegible] نحن اقرب الیہ من حبل الورید [illegible]

لَمَّا رَاَیتُ جَمَالَ وَجْھِكَ مُشْرِقًا	۲۳	اِنِّی وَحَقِّكَ عَنْكَ لَا اَتَصَبَّرُ
هرگاه دیدم جمال روئے تو و درحالیکه من مشرف شدم		بدرستیکه من قسم حق از تو صبر نه می کنم
فَاَجَابَنِی تُعْطٰی بِوَصْلِی دَایِمًا	۲۴	یَا عَاشِقِی فِی الْعِشْقِ اَنْتَ مُعَمَّرُ
پس جواب داده او راکه بهره مند خواهی بوصل من همیشه		اے عاشق من تو معمری یعنے دائماً در عشق خواهی ماند
اِفْرَحْ وَامْرَحْ فِی رِیَاضِی دَائِمًا	۲۵	لَكَ مَا طَلَبْتَ وَكُلُّ سَعْیِكَ تُشْكَرُ
خوش باشی و سحت شادی کن در باغهائے من همیشه		مر تراست آنچه خواستی و تمام سعی تو ستوده شود آنرا
فَجَعَلْتُ اَسْقِیهِ وَیَسْقِنِی مَعًا	۲۶	وَالْكَاسُ فِی اَیْدِی سَنَاهُ یَزْهَرُ
پس شروع کردم که می نوشانیدم او را و می نوشانید مرا		و پیاله در دستہائے نیست که روشنی آن پیاله درخشانی می کند
وَالشُّرْبُ فِیمَا بَیْنَنَا لَا یَنْقُصُ	۲۷	فِی كُلِّ وَقْتٍ دَایِمًا یَتَكَرَّرُ
شراب درمیان مراکم تر نشود و نه نقصان پذیرد		در هر وقت همیشه تکرر می شود آن شراب

(ترجمه از حضرت سید شاه غلام علی قادری خلف اکبر و جانشین حضرت سید شاه موسیٰ قادری
ماخوذ از درر الدین ص ۲۷۹ تا ص ۲۸۲ (نور القلوب)

حل لغات: دنف - بیماری۔ تلف - برباد کرنا، تباہ ہونا۔ حب - عشق، محبت۔ سکر - نشہ۔ خمار

حل لغات: تکرما - براہ جود و کرم۔ یلیق - لائق ہونا، زیبا ہونا۔ یعبر - عبور، گذر جانا۔ ندماء - ندیم کی جمع۔ دور - گردش۔ کاس - پیالہ

وله ۲۷ ردیف السین

لَاتَسْقِنِی وَحْدِی فَمَا عَوَّدْتَنِی	۱	اِنِّی اَشِحُّ بِھَا عَلٰی جُلَّاسِی
مجھے تنہا نہ پلا جبکہ تو نے مجھے خوگر بنا دیا ہے کہ		میں اپنے ہمنشینوں کے ہمراہ پیا کروں
اَنْتَ الْکَرِیْمُ وَھَلْ یَلِیْقُ تَکَرُّمًا	۲	اَنْ یَعْبُرَ النُّدَمَاءُ دَوْرَ الْکَاسِ
تو کریم ہے کیا یہ بات کریم کیلئے زیبا ہے		کہ اسکے ہم نشین دور جام سے محروم ہو کر اٹھ جائیں

وله ۲۸ ردیف الفاء

(بہجۃ الاسرار)

اَلْحُبُّ سُکْرٌ خُمَارُہُ التَّلَفُ	۱	یَحْسُنُ فِیْهِ الذُّبُوْلُ وَالدَّنَفُ
عشق وہ نشہ ہے جسکا خمار ہر شئے کو تلف کر دیتا ہے		(اور) جس میں لاغری اور بیماری خوش لگتی ہے
وَالْحُبُّ کَالْمَوْتِ یُفْنِی کُلَّ ذِی شَغَفٍ	۲	وَمَنْ تَطَعَّمَهُ اَوْدٰی بِهِ التَّلَفُ
محبت موت کیطرح ہر شغل محبت والے کو فنا کر دیتی ہے		جو اس کا مزہ چکھتا ہے تو پھر تباہی بربادی اسکو گھیر لیتی ہے
فِی الْحُبِّ مَاتُوْا لِاَ اَصْفَوْا مَحَبَّتَھُمْ	۳	لَوْلَمْ یُحِبُّوْا لَمَا مَاتُوْا وَمَا تَلِفُوْا
جنکی محبت صادق ہوتی ہے وہ عشق محبت میں پہلے ہی فنا ہو جاتے ہیں		اگر ان کی محبت سچی نہ ہوتی تو نہ وہ اسطرح مرتے نہ برباد ہوتے

تشریح: عشق و محبت کا نشہ جب چڑھ جاتا ہے تو پھر دنیا و مافیہا نظر میں ہیچ ہو جاتے ہیں۔ سارے تکلفات نعمتوں اور خواہشات سے عاشق دل برداشتہ ہو جاتا ہے ... دو جہاں کی نعمتیں پیش کی جائیں تو وہ ٹھکرا دیتا ہے

آن را کہ ترا شناخت جاں را چہ کند
فرزند و عیال و خانماں را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہاں را بخشی
دیوانۂ تو ہر دو جہاں را چہ کند

تشریح: موت کو ھادم اللذات کہا گیا ہے ... اسی طرح جو عاشق صادق ہوتے ہیں وہ اسی دنیوی زندگی ... سے دست بردار ہو جاتے ہیں۔

حل لغات: جمال. حسن۔ این. کہاں۔ نسیم. بادِ صبا۔ ناشق. سونگھنے والا

ولہ ۲۹ ردیف القاف

هذا جمالُ اللهِ فاینَ العاشقُ	۱	وجرت نسیمُ السِّرِ فاینَ النّاشقُ
حسن ایزد جلوہ گر ہے مگر مشتاق جمال تو کدھر ہے		نسیم عرفاں چل رہی ہے مگر اسے سونگھنے والے تو کہاں ہے
یا مُدّعی اِشفق بنا وتولّنا	۲	بادِرْ فما هذا التعلّی لائقُ
اے عویدار محبت از راہ شفقت ہم سے رشتہ محبت جوڑ		اور اس بارے میں عجلت کے غرور و تعلی تجھے سزاوار نہیں
اَنا کنتُ فی بحرِ المحبّۃِ صادقاً	۳	ماعاف قلبُکَ فی حِمای العاشقُ
مجھے دیکھ، کس طرح میں بحر عشق میں ثابت قدم رہا		(لیکن تجھے کیا ہو گیا) کہ تیرے دل نے تیرے چاہنے والے کی پناہ (نہ لی)
اَینَ الفؤادُ المُتہامُ یجیبنا	۴	اَینَ المُھِمُّ والمحبّۃُ صادقُ
اے پراگندہ دل تو کہاں ہے میرے پاس آ جا		تیرا عزم راسخ کہاں ہے تیری سچی محبت کدھر ہے
ولقد سمعنا بالوصال فاینَ مَن	۵	یسعی لحضرتہ فمنّا یُوافقُ
ہم کامران وصل ہو گئے تو اب اسکے وصال کیلئے		جد و جہد کرنے والے آ ہماری رفاقت اختیار کر
ماحائمٌ نسقی وحارٍ تطربُہ	۶	دامت تجلّی و وقتی رائقُ
تاہم اے گرم گرم مے عشق پلائیں اور آتش محبت میں پھینکدیں		کہ ہمیشہ ہمیشہ دیدار دوست حاصل ہے اور وقت بھی خوشگوار ہے

حل لغات: مدعی. ادعا کرنے والا۔ بادر. جلدی کر۔ تعلی. بڑائی کرنا۔

حل لغات: فؤاد. قلب۔ مستہام. سرگشتہ۔ مہم. ارادہ کرنے والا، عزم کرنے والا

حل لغات: حائم. گرم ہوا۔ حار. گرم۔ رائق. خوشگوار

حل لغات
خلق - پیدا کیا - خلق - وجود - مکارم
اعلیٰ ترین - سرنی - مسرور کیا

تشریح :-
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بعثت
لاتمم مکارم الاخلاق اور حضور کی
[illegible] اخلاق کی خود [illegible] گواہی دیتا ہے
کہ انک لعلیٰ خلق عظیم
[illegible]

ولہ ۳

ذاقَ خلقی مکارمَ الاخلاقِ	۱	ثمّ بالصدقِ سرّنی خلّاقُ
میرے وجود نے مکارم اخلاق کا مزہ چکھا		پھر میرے خالق نے مجھے دولت صدق سے مسرور کیا
وبحفظِ العهودِ والمیثاقِ		رُفعت رایتی علی العُشّاقِ
اور بپاس حفظ عہد و پیمان میثاق		میرا علم (جھنڈا) تمام عشاق پر بلند ہوگیا
واقتدیٰ بی جمیعُ تلک رفاقِ		
اور تمام رفقائے میری اقتدا کی		
انا حصنٌ لاهلِ کلِّ فریقی	۲	ومعینٌ لمن یکونُ رفیقی
میرے ہر گروہ کا محافظ حصن حصین ہوں		اور اپنے ہر رفیق کا مدد و معاون ہوں
ففقتُ لما جعلتُ صدقاً صدیقی		وتنحوا اهلُ الهواءِ عن طریقی
جب میں نے صداقت کو اپنا شعار و دوست بنا لیا تو سب سے سبقت لے گیا		اور اہل حرص و ہوا میرے راستے سے ہٹ گئے
وافتح عزم من یروم لحاقی		
اور جو مجھ سے ملنا چاہتے تھے انکا عزم فتح ہوگیا		

حل لغات
عهد - پیمان - جمع عهود - واثق
مضبوط - میثاق - روز ازل
رایة - علم - جھنڈا

تشریح :-
حضور نے اپنے قصیدے کی ابتدا [illegible]
[illegible]

۲
حل لغات
حصن - فصیل - قلعہ - عون - مدد
معین - معاون

حل لغات
فقت - سبقت لے گیا
[illegible]

یا ندیمی من عارف اختبرها	٣	خمرتی ذکر حبتی مالک زرها
میرے ہمدم و ہم نشین عارف اسکو اختیار کر		میرے لیے یاد محبوب ہے اے غافل تجھے کیا ہو گیا تو ابھی اسکا مزہ چکھ
سرت فی الحب سیرة لم یسرها		وکریم فی طی سر نشرها
میں نے راہ عشق و سیر و سیاحت کی ہے کہ ابھی اسکو طے نہیں کیا		اور اے کریم میرا ہمدرد راہ سلوک طے کر اور اسکو پھیلا

عاشق فی الهوی علی الاطلاق

کسی عاشق نے مطلقاً نہیں کی

وبلی حاسدی بدین وقرض	٤	سیدی قد اتانی کل فرض
اور مجھسے حسد کرنیوالا قرض کی مصیبت میں مبتلا کردیا گیا		میرا آقا وقت معینہ پر میرے پاس پہنچا
وسعاتی تجول فی کل ارض		وسرت همتی بطول وعرض
اور میرے نقیب دوڑے زمین میں جولاں ہو گئے (پھیل گئے)		اور میری ہمت نے طول و عرض کی سیر کی

وطبولی تضرب فی الافاق

اور میرے طبل آفاق میں بجائے جا رہے ہیں

حل لغات [illegible]

تشریح [illegible]

حُلَّةُ الغَوثِ دَایِماً لُبسُ جِسمِی ۵ فِی رِجَالِ الوَقَارِ قَدسِی اِسمِی

خلعت غوثیت ہمیشہ میرے بدن کی پوشاک ہے — باوقار مردانِ خدا میں میری ہوا چلتی ہے

انا سُلطَانُهُم وَمَن سَعدُ قِسمِی — ضُرِبَت سِکَّةُ المَحَبَّةِ بِاسمِی

میں انکا بادشاہ ہوں نیز انکے جوہر شن کو خوب چلا رہے ہیں — محبت کے سکہ پر میرا ہی نام کندہ ہے

وَدَعَتنِی مَنَابِرُ العُشَّاقِ

اور تمام عشاق کے منبروں پر میرا ہی خطبہ پڑھا جاتا ہے

سَاقِیَ القَومِ یَا فَتَی صَارَ سَاقِی ۶ حَبَّذَا حَبَّذَا حَبِیبِی وَرَاقِی

اے نوجوانو! اسنو میرا ساقی قوم کا ساقی ہو گیا ہے — اے زہے میرے حبیب او زہے منزلت

مذ سقانی فصرت للحق راقی — کان للقوم فی الزجاجة باقی

اس کا مجھے پلانا تھا کہ میں سوئے حق بڑھنے لگا — (اب) شیشے میں کچھ بھی قوم کے لئے رہ گئی تھی

انا وحدی شربت ما کان باقی

میں نے باقی ماندہ شراب بھی تنہا پی لی

حل لغات ۵

حلۃ۔ خلعت۔ منابر۔ منبر کی جگہ
عشاق۔ عاشق کی جمع۔ مذکورہ صدر
اشعار تشریح طلب نہیں ہیں اس لئے کہ
مقصود بیان واضح ہے۔

حل لغات ۶

فتی۔ جوان۔ راقی۔ چڑھنے والا
زجاج۔ شیشہ

تشریح ۶

شیخ عرفان و محبت بھرپور حضور کے حصہ
میں آئی۔ قصیدہ خمریہ میں اقطاب سے
مخاطب ہو کر حضور نے یہ انکشاف کیا کہ
شربتم فضلتی من بعد سکری
ولا نلتم علوی واتصالی
یعنی میری نشئی کے بعد تم نے
بچا ہوا فضلہ پیا اور تم کو میری سربلندی
اور قرب حق حاصل نہ ہو سکی

حضرت جامی علیہ الرحمہ نے
ایک موقع پر یہ اعتراف فرمایا کہ ؎
حریفان بادہ ہا خوردند و رفتند
تہی خمخانہ ہا کردند و رفتند
سب حریفوں نے پی لی اور خمخانے کو خالی کر دیا اور چلے گئے۔

فوسا العزم والتقی حملانی	٧	ومن السفل للعلا نقلانی
عزم وتقوی کے دونوں گھوڑوں نے مجھے اٹھا لیا		اور مجھے پستی سے بلندی کی سمت لے گئے
وبسری تفاخر الثقلان		انا شمس طلعت من جیلانی
کونین نے میرے اسرار معرفت پہ فخر کیا		میں آفتاب ہوں جو جیلان سے طلوع ہوا

اشرق القوم من ضیا اشراقی

اور پوری ملت میرے جگمگانے سے جگمگا اٹھی

انا فی ذی الوجود ما لی ثانی	٨	انا نلت الھدی وسبع المثانی
میں عالم توحید میں یکتا ہوں کوئی میرا ثانی نہیں		ہدایت اور سبع مثانی کی میں نے دولت پائی
انا داعی الدعا للرحمن		انا عبد القادر وزمانی
میں رحمان سے دعا مانگتا ہوں		میں قادر کا بندہ ہوں یہ زمانہ میرا زمانہ ہے

فیہ ادباء علی الدھور الباقی

جس میں ابد تک ادب دہندگان (یعنی عرفا واولیاء) رہیں گے

وَلَهُ ۳۱

اِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الشَّيْخِ خَمْسُ فَوَائِدٍ	۱	وَاِلَّا فَدَجَّالٌ يَقُودُ اِلَى الْجَهْلِ
جب شیخ میں یہ پانچ صفات نہ ہوں		تو سمجھ لو کہ) وہ دجال ہے جو جہل کی سمت (لیکر) کھینچتا ہے
عَلَيْهِ بِاَحْكَامِ الشَّرِيْعَةِ ظَاهِرًا	۲	وَيَبْحَثُ عَنْ عِلْمِ الْحَقِيْقَةِ مِنْ اَصْلِ
(اولاً) وہ احکام شریعت کا ظاہری علم رکھتا ہو		(ثانیاً) علم حقیقت کے اصول سے بحث و تحقیق پر قادر ہو
وَيُظْهِرُ لِلْوَارِدِ بِالْبِشْرِ وَالْقِرَى	۳	وَيَخْضَعُ لِلْمِسْكِيْنِ بِالْقَوْلِ وَالْفِعْلِ
(ثالثاً) جو لوگ آئیں انکے ساتھ خوش خوئی و مہمانداری سے پیش آئیں		(رابعاً) مسکین سے قولاً و فعلاً انکساری سے پیش آئے
فَذَاكَ هُوَ الشَّيْخُ الْمُعَظَّمُ قَدْرُهُ	۴	عَلِيْمٌ بِاَحْكَامِ الْحَرَامِ مِنَ الْحِلِّ
وہی شیخ عالی قدر و ذی عظمت ہے		جو (خامساً) حرام اور حلال میں فرق کر سکتا ہو
يُهَذِّبُ طُلَّابَ الطَّرِيْقِ وَنَفْسُهُ	۵	مُهَذَّبَةٌ مِنْ قَبْلُ ذُوْ كَرَمٍ جَبْلِ
(ایسا) شیخ طالبان طریقت کو مہذب کرتا ہے		کیونکہ وہ خود ہی پہلے سے مہذب اور سر تا پا کرم ہوتا ہے اور باتدبیر

فتح المبین ص ۲۷، ۲۸ قلائد الجواہر ص ۱۳، ۱۴

حل لغات ۱
دجل۔ مکر۔ فریب۔ قیادت۔ رہنمائی، رہبری۔ قاید۔ رہنما۔ یقود۔ رہنمائی کر رہا ہے۔ کھینچ رہا ہے

حل لغات ۳
وارد ہونا یا آنا مراد مسافر یا مہمان
خضع۔ عاجزی۔ انکساری

وَلَـــهٗ ٣٣

قُلْ لِمَنْ طَافَ بِكَاسَاتِ الْهَوٰى	١	وَسَقَى الْعُشَّاقَ مِمَّا قَدْ نَهَلْ
اس شخص سے کہو جس نے جام محبت کا طواف کیا ہے		اور جس نے عاشقوں کو مئے عشق پلائی ہے
مَا مُقَامَاتُ الْمُحِبِّيْنَ سِوَىٰ	٢	لَا وَلَا الْعِلْمُ سَوَاءٌ وَالْعَمَلْ
دکہ) تمام عاشقوں کے مدجات یکساں نہیں ہوتے		نہ وہ سب علم و عمل میں برابر ہوتے ہیں
لَيْسَ مَنْ لَوَّحَ بِالْوَصْلِ لَهٗ	٣	مِثْلُ مَنْ سَيْرُ بِهٖ حَتّٰى وَصَلْ
نہ طالب وصل اس شخص کے برابر ہیں		جس نے راہ سلوک طے کرکے منزل مقصود تک پہونچ گیا ہو
لَا وَلَا الْوَاصِلُ عِنْدِيْ مِثْلُ مَنْ	۴	قَرَّعَ الْبَابَ وَفِي الدَّارِ دَخَلْ
میرے نزدیک واصل بھی اسکے جیسا نہیں		جس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور پھر گھر میں داخل ہو گیا
لَا وَلَا الدَّاخِلُ عِنْدِيْ مِثْلُ مَنْ	٥	صَارَ رُوْدَهٗ فَهُوَ لِلسِّرِّ مَحَلْ
نہیں میرے نزدیک تو (گھر میں) داخل ہونے والا بھی اسکے جیسا		جو (اپنے محبوب کا) ہمدم و ہمراز ہو گیا
لَا وَلَا مَنْ صَارَ رُوْدَهٗ مِثْلُ مَنْ	٦	صَارَ اِيَّاهُمْ فَدَعْ عَنْكَ الْعِلَلْ
نہیں میرے پاس تو یہ ہمراز بھی اسکے برابر نہیں		جو ہمہ تن محبوب کا ہو گیا پس تو ان ساری علتوں کو ترک کر

اشعار تشریح طلب نہیں ہیں نہ ان میں کوئی
ایسا ادق لفظ آیا ہے جو حل طلب ہو
حضور نے ان اشعار میں سالکان راہ طریقت
اور عارفوں کے مدارج بیان فرمائے ہیں کہ
سب مدارج میں یکساں نہیں۔ فضلنا
بعضهم علی بعض یا فوق کل
ذی علم علیم۔ باری تعالیٰ نے ایک کو
دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ ایک
صاحب علم کو دوسرے صاحب علم پر ترجیح
دی ہے۔ ان میں فرق مراتب کا جو قائل
نہ ہو تو اسکو "زندیق" کا لقب دیا جائیگا
بمصداق سہ گر فرق مراتب نکنی زندیقی

فمحوه منه عنه فانمحى	٧	ثم لما اثبتوه لم يزل
اس کی خودی مٹا دی گئی فنا ہو گئی		اور پھر جب اسکو بقا سے سرفراز کیا گیا تو وہ ہمیشہ کیلئے باقی ہو گیا

وله ٣٤

(نشر العاطر)

رُفِعَ الحُجُبُ عن بدورِ الكمال	١	مرحبًا مرحبًا باهلِ الجمالِ
بدور کمال سے حجابات اٹھا دئے گئے		تو اہل جمال کو یہ نعمت مبارک باد
ملكوني بحبهم ورضوا بي	٢	عبد رقٍّ فسدت بين الموالي
انہوں نے مجھے اپنی محبت کا مملوک بنالیا اور مجھ سے راضی ہو گئے		(اس کا یہ نتیجہ نکلا) کہ یہ بندہ آزاد تمام آقاؤں کا سردار ہو گیا
فحوانی بصرفِ راحِ هواهم	٣	فتربيتُ في حجورِ الدلالِ
انہوں نے اپنی خالص مئے محبت پلا کر مجھے مسرور کر دیا		اور میں نے ان کے آغوش ناز میں تربیت پائی
عاملوني بلطفهم في غرامي	٤	فحلى في بصائر الناس حالي
میرے راہ عشق میں انہوں نے مجھ سے لطف آمیز سلوک کیا		جس کی باعث میں لوگوں کی نظروں میں خوشحال ہو گیا
ان ارادوا الصدود يفنى وجودي	٥	رحموني وانعموا بالوصال
اگر وہ مجھے باز رکھتے تو میرا وجود ہی فنا ہو جاتا		(لیکن) انہوں نے مجھ پر رحم کیا اور اپنے وصال کی مجھے نعمت بخشی

وَاِذَا مَا ظَلَلْتُ عَنْهُمْ هَدُوْنِی	٦	هٰکَذَا هٰکَذَا تَکُوْنُ الْمَوَالِی
جب میں ان سے غافل ہوتا ہوں تو وہ میری رہنمائی کر کے اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں		ہاں ہاں آقا ایسے ہی ہوتے ہیں
سَادَتِی سَادَتِی بِحَقِّی عَلَیْکُم	٧	اِنَّنِی عِنْدَکُمْ عَزِیْزٌ وَّغَالِ
میرے آقا میرے سردار میرے حق کی تمہیں قسم		تمہارے نزدیک میں عزیز اور گراں قدر ہوں
مَا بَقِیْ لِیْ حَبِیْبُ قَلْبِیْ سِوَاکُم	٨	مَاتَ وَهِیْ بِهٖ وَبَانَ خَیَالِی
تمہارے سوا میرے دل کا کوئی محبوب نہ رہا		میرا خیال تمہاری وجہ سے فنا ہو گیا اور میرا مقصد ظاہر ہو گیا
بِحَیَاتِیْ عَلَیْکُمُوْ یَاسُقَاتِی	٩	رَوِّقُوا الْکَاسَ اِنَّ حُبِّیْ مَلَالِی
مجھے پلانے والو! تمہیں میری حیات کی قسم		مجھے وہ خالص شراب دو جس کا ساغر میرے محبوب نے پر کیا ہے
وَاَدِیْرُوا الْکُؤُسَ بَیْنَ النَّدَامٰی	١٠	بِجَمِیْعُ الْاَنَامِ سُکْرِیْ بِحَالِی
اور تمام ہم نشینوں جام مے کا دور چلاؤ		کہ تم لوگ میرا حال دیکھ کر مدہوش ہو جاتے ہیں

(بہجۃ الاسرار ص ٢٣٧)

ولہ ٣٥

طُفْ بِحَانِیْ سَبْعًا وَلُذْ بِذِمَامِیْ	١	وَتَجَرَّدْ لِذَرْوَتِیْ کُلَّ عَامِ
بگرد من طواف خانہ کن تو وقف حرز نام ما بجاں کن		جریدہ شو زیارت ہائے ما را بہر حال و بہر سال از منا ہا

حل لغات
طواف - اطراف پھرنا - طف بمعنی
ذروۃ - کسی چیز کی (فیروز اللغات)
حان - سر اے (فیروز اللغات)

اِنَّ سِرَّ الاسرارِ مِنْ سِرِّ سِرِّی	٢	کَعْبَتِی رَاحَتِی وَبَسْطِی مُدَامِی
تمامی راز و اسرار سراسر بود از سرّ اسرارم مقرر		نموده کعبه من راحت من مدام است این فراخی وسعت من
کَشَفَ الحُجُبَ وَالسُّتُورَ لِعَیْنِی	٣	وَدَعَانِی لِحَضْرَةٍ وَمَقَامِ
کشاده او چون حجاب پرده من به پیش چشم باشد جمله روشن		مرا او خواند سوی حضرت من مقام داد از قرب با خلاص
فَخَرَقْتُ السَّبْعَ السُّتُورَ جَمِیْعًا	٤	عِنْدَ عَرْشِ الْاِلٰهِ کَانَ مَقَامِی
دریدم پرده های زیر و بالا چو حاصل شد مرا اندر القا یا		رسیدم تا بعرش او شد مقامم شده حاصل مرا او در کرامم
قَالَتِ الْاَوْلِیَآءُ جَمْعًا بِعَزْمٍ	٥	اَنْتَ قُطْبٌ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنَامِ
تمامی اولیا با لزم گفتند در توصیف تعظیم به سفتند		که مخصوص ترا گیسو به سر رود تو بر سر جمله عالم قطب برتر
قُلْتُ کُفُّوا اَنْتُمْ اسْمَعُوا اَنَّ قَوْلِی	٦	اِنَّمَا الْقُطْبُ خَادِمِی وَغُلَامِی
گفتم پس بقوم من بتحقیق شنیده حجت قولم به تصدیق		جز این نبود که تحقیق این چنین است غلام و خادم قطب جهان است
کُلُّ قُطْبٍ وَکُلُّ شَیْخٍ وَفَرْدٍ	٧	تَحْتَ حُکْمِی یَصْغُوا الطِّیْبَ کَلَامِی
تمامی قطب شیخ و فرد اعظم بود در زیر حکم جمله عالم		به سوی من همه باشند بینا کلام طیبم را جمله شنوا
کُلُّ قُطْبٍ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ سَبْعًا	٨	وَاَنَا الْبَیْتُ طَائِفٌ بِخِیَامِی
تمامی قطب طوف هفتگانه به بیت کعبه می زد زجانه		من آن خوش بادشاه سرفرازم کنند طوف خیامم کعبه حرم

اَنَا فِی مَجْلِسِ اَدْنَی الْعَرْشِ حَقًّا	٩	وَجَمِیْعُ الْاَمْلَاکِ فِیْهِ قِیَامٌ
منم بینا بسوئے عرش تحقیق۔ یہ تمکین نیست خود را بصد توقیر		ملائک جملگی ورد مقیم اند۔ بتقریب و منزل خود مستقیم اند
سَائِرُ الْاَرْضِ کُلِّهَا تَحْتَ حُکْمِی	٨	وَهِیَ فِی قَبْضَتِی کَفَرْخِ الْحَمَامِ
تمامی ارض جملہ زیر حکم۔ مرا باشد برد احکام محکم		تمامی آں زمیں بالا و از پست۔ بدستم چوں کبوتر بچہ ہست
وَمُرِیْدِی اِذَا دَعَانِی بِشَرْقٍ	١١	اَوْ بِغَرْبٍ اَوْ نَازِلٍ بِحَرِ طَامٍ
مریدم گر بشرق و غرب خواہد۔ ز نام از دل بقا ند		و یا در بحر اعظم گشتہ نازل۔ بگیرد نام پاک خود از دل
فَاَغِثْهُ لَوْ طَارَ فَوْقَ هَوَاءٍ	١٢	اَنَا سَیْفُ الْقَضَاءِ لِکُلِّ خِصَامٍ
فریاد من او را بہ حال دم۔ اگر او بپرید فوق ہوا		منم سیف قضا بر جملہ دشمن۔ فروغ قدرتم گشتہ ست روشن
فَرَسُ الْعِزِّ تَحْتَ سَرْجِ جَوَادِی	١٣	وَرِکَابِی عَالٍ وَغِمْدِی حُمَامِی
رہوار عزت میری زین سخا کے نیچے ہے		میرا رکاب بلند و بالا ہے میری تلوار میری حامی ہے
وَاِذَا مَا جَذَبْتُ قَوْسَ مَرَامِی	١٤	کَانَ نَارُ الْجَحِیْمِ مِنْهَا سِهَامِی
جب میں اپنی کمان مقصود کا چلہ کھینچتا ہوں		تو اس سے میرا نشانہ آتش دوزخ بنتا ہے
مَطْلَعُ الشَّمْسِ ثُمَّ اَقْصَی الْغُرُوْبِ	١٥	خُطْوَتِی اَوْ اَقَلُّهَا بِاهْتِمَامٍ
آفتاب کے طلوع ہونے کی جگہ سے انتہائی غروب ہونے کے مقام تک میرا قدم کا فاصلہ		میرے عزم و ہمت کے آگے ایک قدم بلکہ اس سے بھی کم ہے

حل لغات ١٠
سائر۔ تمام۔ فرخ۔ بچہ
حمام۔ کبوتر

حل لغات ١٢
استغاثہ۔ فریاد۔ اغثہ۔ میں اسکی
فریاد رسی کرونگا۔ سیف۔ تلوار خصم۔ دشمن
ایک قسم میں طار کے بجائے کان آیا ہے۔

حل لغات ١٣
فرس۔ گھوڑا۔ رہوار۔ سرج۔ زین
جواد۔ زیادہ سخاوت کرنے والا۔
غمد۔ شمشیر۔ حمام۔ حمایت کرنے والا

حل لغات ١٤
جذب۔ کشش۔ کھینچنا۔ مرام۔ مقصد
مراد۔ سہام۔ جمع سہم بمعنی تیر اور نشانہ ہے

حل لغات ١٥
اقصی۔ انتہائی۔ آخری۔
خطوۃ۔ قدم

يَا مُرِيْدِيْ لَكَ الْهَنَا بِدَوَام	٦	عَيْشُ عِزٍّ وَرِفْعَةٍ وَاحْتِرَام
میرے مرید تیرے لئے دائمی مسرت		مسرت اور عزت اور عظمت واحترام مبارک
اَنَا عَبْدُ الْقَادِرِ طَابَ وَقْتِيْ	٧	جَدِّيَ الْمُصْطَفٰى شَفِيْعُ الْاَنَام
من عبد القادر خوش وقت دارم۔ یہ خوش وقتی تا روزگار دائم		محمد مصطفیٰ جد کرامت شفیع است شہنشاہ انام آمد
فَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ	٨	وَعَلٰى آلِهٖ بِطُوْلِ الدَّوَام
آپ پر ہر وقت درود		اور آپ کی آل پر تا ابد ہمیشہ ہمیشہ

(بہجۃ الاسرار)

ولہ ٣٦

لِيْ هِمَّةٌ بَعْضُهَا تَعْلُوْ عَلٰى هِمَمٍ	١	وَلِيْ هَوًى قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ
میری اونچی ہمت کہ اسکا ادنیٰ حصہ تمام ہمتوں پر غالب و بلند ہے		اور میرا عشق لوح و قلم کی تخلیق کے پیشتر سے ہے
وَلِيْ حَبِيْبٌ بِلَا كَيْفٍ وَلَا مِثْلٍ	٢	وَلِيْ مَقَامٌ وَلِيْ رُبْعٌ وَلِيْ حَرَمٌ
میرا حبیب بے چون و بے چگوں ہے		اور میرے لئے ایک مقام ایک منزل اور ایک خاص حرم ہے
حُجُّوْا اِلَيَّ فَدَارِيْ كَعْبَةٌ نُصِبَتْ	٣	وَصَاحِبُ الْبَيْتِ عِنْدِيْ اَلْحَجُّ حَرَمِيْ
میرا قصد کرو کہ میرا گھر کعبہ ٹھیرایا گیا ہے		اور صاحب البیت میرے پاس ہے اور میرا صحن صحن حرم ہے

[illegible]

٤	لا تستقروا ولا تصلوا ضمايره	حتى يلوح له المحبوب كالعلم
	اس کے راز کا پتہ چلایا جا سکتا ہے اور نہ اس کے اسرار تک رسائی ہو سکتی ہے	جب تک کہ خود محبوب علم کی طرح ظاہر نہ ہو جائے
٥	وجدت حول الحمى فرسان معركة	سيوفهم مشهرات قصدهم عدمي
	میں نے چراگاہ کے ارد گرد جنگی سوار دیکھے	جن کی تلواریں بے نیام تھیں اور جو مجھے نابود کرنا چاہتے تھے
٦	فجلت فيهم وفي ايدي لهم تبر	ولوا انهزاما لنحو الهزم بالرغم
	میں ان میں کود پڑا ان کے مقابلہ کیلئے اور میرے ہاتھ میں تبر تھا	وہ پیٹھ پھیر کر شکست کھا کر ذلیل و خوار ہو کر بھاگ گئے
٧	خضت البحار واظهرت جواهرها	فلم ار قدما تعلو اعلى قدمي
	میں (معارف کے) دریاؤں میں غوطہ زن ہوا اور ان کے جواہر ظاہر کیے	میں نے کوئی ایسا قدم نہ دیکھا جس نے میرے قدم پر سبقت کی ہو
٨	تلك عصاي التي فيها مآرب لي	وقد اهش بها طورا على غنم
	یہ میرا عصا ہے جس میں کئی فائدے ہیں	میں اس سے ایک ڈھنگ سے بکریاں ہانکتا ہوں
٩	ان القها تلقف كلما صنعوا	اذا اتوني بسحر من كلامهم
	اگر میں اسکو ڈال دوں تو انہوں نے جو جادو بنایا ہے اسے نگل جائے	جبکہ وہ اپنے سحر آفریں کلام سے میرا مقابلہ کریں

(فیوضات ربانیہ)

وله ۳۷

رُوحی اَلِفَتْ بِحُبِّکُمْ فِی الْقِدَمِ	۱	مِنْ قَبْلُ وُجُودِهَا وَهِیَ فِی الْعَدَمِ
میری روح ازل ہی سے تمہاری محبت سے مانوس ہو چکی ہے		جبکہ اسکا وجود بھی نہ تھا اور وہ کتم عدم میں تھی
هَلْ یَجْمُلُ بِی مِنْ بَعْدِ عِرْفَانِکُمْ	۲	اَنْ اَنْقُلَ عَنْ طُرُقِ هَوَاکُمْ قَدَمِی
تمہیں جاننے کے بعد کیا مجھے زیبا ہے		کہ میں تمہاری راہ محبت سے اپنا قدم ہٹا لوں

(قلائد الجواہر ص ۲۶ حیات جاودانی)

وله ۳۸

وَمَا یَنْفَعُ الْاِعْرَابُ اِنْ لَمْ یَکُنْ مُتَّقِی	۱	وَمَا ضَرَّ ذَا التَّقْوٰی لِسَانٌ مُعَجَّمٌ
بھر اعراب جاننا دینے عالم ہو جانا مفید ہو گا جب تک تقوی نہ ہو		اور اگر تقوی ہو علم نہ ہو زبان گنگی ہو تو بے علمی نقصان نہ دیگی

وله ۳۹ ردیف النون

قلائد الجواہر ص ۷۵

فَتَجَلّٰی لِی غَیْرُ مُحْتَجِبٍ	۱	وَانْجَلَتْ بِالنُّوْرِ اَذْهَانُ
بلا حجاب اس نے تجلی کی		جس کے نور سے ذہن چمک اٹھے

حل لغات

تجلی۔ تجلی کی۔ جلوہ گر ہوا۔ محتجب۔ چھپا ہوا۔ حجاب۔ پردہ

انجلت۔ روشن ہوئی۔ واضح ہو گئی۔ ذہن۔ جمع اذہان

[illegible]

وَتَمَشَّوْا وَالِهِيْنَ بِـهٖ	٢	وَجُيُوْبُ الْقَوْمِ اَرْدَانُ
(اس تجلی کا یہ نتیجہ ہوا کہ) سب سرگشتہ ہو کر اس انداز سے چلنے لگے		کہ ان کے جیب و دامن (پھٹ کر) آستین بن گئے

نفح الطیب ص۲۹ قلائد الجواہر ص۲۸

وَلَهٗ ٣٩ ردیف الها

اَنَا رَاغِبٌ فِيْمَنْ تَقَرَّبَ وَصْفُهٗ	١	وَمُنَاسِبٌ لِفَتًى تَلَاطَفَ لُطْفُهٗ
میں اس کی ذات میں رغبت رکھنے والا ہوں جس کے اسماء و صفات (ہم سے) قریب		اور ایسے جواں (کی ذات) سے نہایت متناسب ہوں جس کے الطاف لطیف ہیں
وَمُفَاوِضُ الْعُشَّاقِ فِيْ اَسْرَارِهِمْ	٢	مِنْ كُلِّ مَعْنًى لَمْ يَسَعْنِيْ كَشْفُهٗ
اور عشاق کے اسرار میں فیض رساں ہوں		جس کا کسی طرح مجھ سے اظہار ممکن نہیں ہے
قَدْ كَانَ يُسْكِرُنِيْ مِزَاجُ شَرَابِهٖ	٣	وَالْيَوْمَ يُصْحِيْنِيْ لَدَيْهِ صِرْفُهٗ
ابتدا مجھے اس کی آمیختہ شراب بھی مست کر دیتی تھی		اور آج خالص شراب بھی مجھے ہوشیار رکھتی ہے
وَاَغِيْبُ عَنْ رُشْدِيْ بِاَوَّلِ نَظْرَةٍ	٤	وَالْيَوْمَ اَسْتَجْلِيْهِ ثُمَّ اَزِفُّهٗ
میں ابتداً پہلی نظر ہی میں ہوش و حواس کھو بیٹھا تھا		مگر آج اس کے جلوے دیکھتا ہوں اور اسمیں گم ہو جاتا ہوں

(نفح الطیب ص۲۹ قلائد الجواہر ص۲۸)

[illegible]

ترجمہ: ابتداءً عاشق جلوہ یار کی تاب نہیں لا سکتا ہے

کسی شاعر نے کہا ہے ؎

من رنج جاں گدازم تو صبح دلکشائی
سوزم گر نہ بینم میرم چو رخ نمائی

از دور آں فداکہ لطفی ... ایں چنینم
نے تاب وصل دارم نے طاقت جدائی

یعنی ؎ دوگونہ رنج و عذاب است جان مجنوں را
وصال لیلیٰ و ہم درد و فرقت لیلیٰ

ترجمہ: تو میں تمہاری عقلوں سے ماوراء ہوں۔ وراء عقولکم

(تعقیب) ... انا احد منکم ... مجھے اپنی کی ایک ...

لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل
میرا اللہ کے ساتھ ایک وقت ... جس میں نہ مقرب فرشتہ کی رسائی ہے نہ کسی نبی مرسل کا گذر ہو سکتا

ولہ ۴۰

فَاءُ الفقیر فَنَاءُہُ فی ذَاتِہ	١	وَفَرَاغُہٗ مِنْ نَعْتِہٖ وصِفَاتِہ
فائے فقیر سے فنا فی اللہ مراد ہے		اور اپنے اسماء و صفات سے خالی ہو جاتا ہے
وَالْقَافُ قُوَّۃُ قَلْبِہٖ لِحَبِیبِہٖ	٢	وَقِیَامُہٗ لِلّٰہِ فی مَرْضَاتِہٖ
اور قاف فقیر سے مراد اسکی قوت قلب ہے		اور رضائے الٰہی پر اسکا قیام ہے
وَالْیَاءُ یَرْجُو رَبَّہٗ وَیَخَافُہٗ	٣	وَیَقُوْمُ بِالتَّقْوٰی بِحَقِّ تُقَاتِہٖ
اور یائے فقیر سے مراد اسکا رحمت الٰہی کا امیدوار ہونا اور اس سے ڈرنا ہے		اور تقوے پر جیسا چاہئے اس طرح قیام ہے
وَالرَّاءُ رِقَّۃُ قَلْبِہٖ وَصَفَاءُہٗ	٤	وَرُجُوْعُہٗ لِلّٰہِ عَنْ شَہَوَاتِہٖ
اور راءِ فقیر سے رقت اور صفائی قلب ہے		اور اپنی خواہشات سے رجوع الی اللہ ہوتا ہے

(بہجۃ الاسرار)

بسلسلہ صفحہ سابق
یہ آغازِ عشق کی بات ہے پھر رفتہ رفتہ
عاشق میں جلوہ یار کی مشاہدہ کی فضا جیسے پیدا ہو جاتی
ہے۔ صوفیاں کے نزدیک بھی دو حالتیں ہیں
حالتِ سکر - حالتِ صحو - حالت سکر ابتدائی
حالت ہے جو مقام فنا میں حاصل ہوتی ہے
جبکہ صوفی غلبہ مشاہدات سے مست و بیخود
ہو جاتا ہے عام مجذوبوں کی یہی حالت ہوتی ہے
اس کے بعد سالک مقام بقا میں قدم رکھتا ہے
اور حالت صحو میں آ جاتا ہے۔

ولہ ۴۱

اِنْ اَبْطَاَتْ غَارَۃُ الْاَرْحَامِ وَابْتَعَدَتْ	١	عَنَّا فَاَسْرَعُ شَیْءٍ غَارَۃُ اللّٰہ
اگر اہل قرابت مدد میں دیر کریں اور کنارہ کشی اختیار کریں		تو خدا کا لشکر ہماری عاجلانہ امداد کیلئے کافی ہے

حل لغات
ابطا - دیری - غارۃ - جماعت لشکر
گروہ - ابتعدت - دیر سے - بعید دوری
اختیار کرے۔

یا غارة الله جدی السیر مسرعة	٢	فی حل عقدتنا یا غارة الله
اے جند الله جلد از جلد		ہماری مشکلوں کو رفع کرنے کیلئے پہونچو
ضیق احاط بنا فی کل ناحیة	٣	واظلم جللا والحمد لله
ہر طرف سے مصیبت نے ہمیں گھیر لیا ہے		اور تنگ و تاریک کر دیا ہے بہر حال خدا کا شکر ہے
لم یرتجی کشف ضر ثم حادثة	٤	فی کل نائبة الا من الله
مصیبت اور حادثہ کے ازالہ کی کسی سے توقع نہیں		کی تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انسان سے
فثق به فی ملمات الامور ولا	٥	تجعل یقینک یوما غیر ما الله
پس تم الم انگیز امور میں اللہ پر بھروسہ کرو		اور بجز اللہ کے کسی پہ کسی دن بھی اعتماد نہ کر
ان الشدائد مهما ضاقت انفرجت	٦	لا تقنطن اذا من رحمة الله
یقیناً جب مصیبتیں شدید ہو جاتی ہیں تو آسان ہو جاتی ہیں		لہذا ہرگز اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا
کم من لطائف اولاها الاله وکم	٧	اشیاء لا تحصی من نعمة الله
اللہ تعالیٰ نے کتنی مہربانیاں عطا فرمائی ہیں		اور کتنی نعمتیں سرفراز کی ہیں جنکا شمار نہیں ہو سکتا
له علینا جزیل الفضل منتشرا	٨	فی کل جارحة فضل من الله
ہمارے حال پہ اس کا احسان عظیم ہے		ہر اذیت و جارحیت میں اللہ کا فضل ہوتا ہے

حل لغات
محرق۔ جلانے والا۔ ... الانجار
جو بدن کو جلا دیتا ہے۔ استعطاف۔ رحمت کا طلب کرنا

تشریح :- دعا عاجزی خشوع اور خضوع کیساتھ مانگی جائے
وہ درِ اجابت تک پہنچ جاتی ہے ورنہ ع درد دل
تضرعا و خفیۃ۔ ارشاد باری ہے ادعونی
یجیب المضطر اذا دعاہ و یکشف السوء
کون ہے جو دعا کے مضطر کو قبول اور بلا و مصیبت کو
رفع کرتا ہے یاد رکھو قبولیت دعا کے لئے
مقدم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اسکی رحمت کا امیدوار بنکر
خلوص دل سے خشوع و خضوع اور الحاح و عاجزی سے

حل لغات
تعلیل۔ الحاح: عاجزی سے ... بلندی۔ صوت۔ آواز۔ زاری۔ لجاجت۔ رغبت
کیا ہے۔ ابدال۔ اوتاد۔ اغواث۔ اقطاب۔ اللہ کا لشکر اور فوج
عساکر الٰہی ہیں۔ حدیث میں ہے کہ جب کوئی راستہ
بھول جائے یا کسی میدان صحرا میں کوئی جانور وغیرہ
کھو جائے تو وہ یا عباد اللہ اعینونی پکارے
یعنی اے اللہ کے بندو میری مدد کرو

مُسْتَعْطِفًا خَائِفًا مِنْ سَطْوَةِ اللّٰهِ	۹	فَافْزَعْ سَرِيعًا بِقَلْبٍ مُحْرَقٍ وَجِلٍ
اس کی رحمت کا امیدوار بنکر اسکی سطوت سے ڈرتے ہوئے		پس سوز و گداز اور قلب بریاں سے گڑگڑا کر مانگو
بِرَفْعِ صَوْتٍ أَلَا يَا غَارَةَ اللّٰهِ	۱۰	وَقُلْ إِذَا ضَاقَتِ الْأَحْوَالُ مُبْتَهِلًا
باآواز بلند خدا کے لشکر کو آواز دو		اور جب کبھی کوئی پریشانی تنگ حال کرے تو الحاح و زاری سے
وَنَفِّسِي كُرْبَتِي يَا غَارَةَ اللّٰهِ	۱۱	فُكِّي خِنَاقَ الَّذِي قَدْ ضَاقَ فِي عَجَلٍ
اور میری بے چینی کو اے لشکر خداوندی دور فرما		اس مصیبت کو رفع فرما جو میرا گلا گھونٹ رہی ہے
وَلَا عِمَادٌ وَلَا حِرْزٌ سِوَى اللّٰهِ	۱۲	مَا لِي مَلَاذٌ وَلَا ذُخْرٌ أَلُوذُ بِهِ
اور نہ بجز اللہ کے کوئی سہارا اور نگہبان ہے		میرے لئے کوئی پناہ دہندہ ہے اور نہ کوئی ملجا و ماویٰ جس سے میں پناہ مانگوں
ظَنًّا فَحَسْبِي مَا أَرْجُوهُ فِي اللّٰهِ	۱۳	أَرْجُوهُ سُبْحَانَهُ أَنْ لَا يُخَيِّبَ لِي
اسکے متعلق میری گمان اور توقعات کے بارے میں		اللہ سبحانہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ مجھے محروم و مایوس نہ کریگا
يَا غَارَةَ اللّٰهِ حُثِّي يَا غَارَةَ اللّٰهِ	۱۴	يَا نَفْسُ قُولِي إِذَا ضَاقَ الْخِنَاقُ أَلَا
اے اللہ کے خاص بندو آ کر الٰہی میری مدد کرو		اے نفس جب مصیبت تجھے تنگ کرے تو پکار اٹھ
كَمْ أَيُّهَا النَّفْسُ إِعْرَاضًا عَنِ اللّٰهِ	۱۵	كَمْ وَحَتّٰى وَكَمْ هٰذَا التَّوَانِ وَكَمْ
اے نفس اللہ سے یہ روگردانی تابکے		یہ سہل انگاری اور یہ تساہل کب تک

۱۱ حل لغات
الفکاک۔ چھڑانا۔ اردو میں ...
خناق۔ گلا گھٹنا۔ مرض خناق وہ بیماری ہے
جس میں گلا گھٹتا ہوا معلوم ہوتا ہے
نفسی۔ رہا کر دے۔ کھول دے

۱۲ حل لغات
ملاذ۔ پناہ دہندہ
جس سے میں پناہ مانگوں۔ الوذ بہ فریاد کروں
عماد۔ ستون وسیلہ

۱۳ حل لغات
رجاء۔ امید۔ توقع۔ آرزو
خیبۃ۔ ناکامی۔ نامرادی۔ محرومی

تشریح :- مذکورہ شعر کا مقصود بیان یہ ہے کہ
بجز اللہ کے پناہ دینے والا اور امیدوں کا ...
ادعونی استجب لکم ...
انا عند ظن عبدی بی ...

۱۵ حل لغات
توانی۔ کاہلی۔ سستی۔ اعراض
روگردانی۔ بے توجہی۔ انکار

آلا علی عمر منی مضی فرطا	١٦	سبهللا لم یکن فی طاعة الله
حیف اس زندگی پر جو بیکار گذر گئی		اور طاعت الٰہی میں نہ رہی
الوم نفسی و قلبی ربما رجعا	١٧	عن المعاصی بتوفیق من الله
میں اپنے نفس اور قلب کو ملامت کرتا ہوں بہت ممکن ہے		کہ یہ دونوں بتوفیق ایزدی گناہوں سے باز آئیں
فربما بکیا خوف الذنوب وما	١٨	قد اسلفا من خطیات الی الله
یہ اپنے گناہوں کے خوف سے اور اب تک		جو درحضور اللہ کی خلاف ورزی ہوئی روپڑے
فلم تزل طول ما عمرت متکلا	١٩	فما ینوبک من امر علی الله
پس تو اپنے عرصۂ حیات میں بھروسہ		ہر بات میں جو تجھے تکلیف دے مضرت پہونچائے اللہ پر رکھ
الصبر درع حصین من تدرعه	٢٠	یکف المکاره والاسواء من الله
صبر ایک ایسا محافظ زرہ ہے جو اسکو پہن لیتا ہے		وہ اسکو مکروہات اور برائیوں سے بفضل الٰہی محفوظ ہونے کیلئے کافی ثابت ہوتا ہے
ما استعمل الصبر انسان فعض به	٢١	رأیا ولا حاءه بؤس من الله
جب تک انسان صبر سے کام لیتا ہے اور اصابت		رائے پر کاربند ہو تو انشاءاللہ اسکو کوئی خوف و ہراس لاحق نہ ہوگا
الصبر فی جملة الاشیاء مغتنم	٢٢	وصاحب الصبر محمود من الله
صبر تمام امور میں مغتنم ہے		اور صبر کرنے والا بھی اللہ کے نزدیک قابل ستائش ہے

لاتایسی نفحۃً تاتی فربتما	٢٣	تاتیک بعد ایاسٍ رحمۃ اللہ
مایوس نہ ہو کہ اکثر رحمت الٰہی کا جھونکا		مایوسی کے بعد تیرے پاس ضرور آئے گا
الحمد للہ حمداً دایماً ابداً	٢٤	والحمد للہ ثم الحمد للہ
تمام دائمی اور ابدی حمد پروردگار کے لئے		حمد بعد حمد کرات و مرات
الحمد للہ رب العالمین علی	٢٥	ماکان یلھمنی الحمد للہ
دونوں جہاں کے لئے حمد و ثنا		جس نے مجھے حمد و ثنا کرنے کی توفیق دی
ثم الصلوٰۃ بمحمود السلام علی	٢٦	محمد المصطفیٰ من خیرۃ اللہ
پھر درود اور سلام محمود		محمد مصطفیٰ پر جو اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں
والآل والصحب ثم التابعین فھم	٢٧	فی سنۃ المجتبیٰ ذی سنۃ اللہ
اور آپکی آل اور آپکے اصحاب پر تابعین پر کہ وہ		سنت احمد مجتبیٰ اور سنت الٰہی میں مشغول ہیں
ماحثت المرکب موتماً لکاظمۃ	٢٨	تبغی جوار النبی الھادی الی اللہ
جب تک کاظمہ کی جانب سے بسرعت تمام سوار آتے رہیں		نبی اکرم کے جوار رحمت کی تلاش میں جو اللہ کیجانب رہنمائی کرنیوالے ہیں

المجموعۃ الفریدیہ ص ٣٠٩ - ٣١٠

وَلَہٗ ۴۲ ردیف الھمزہ

١	يَادَارَ اسمَاءِ بَانَتْ عَنكِ اَسمَاءُ	وَاصبَحتَ بَعدَ ذَاكَ الاُنسِ قَمرَآءُ
	اَے ایوان عظمت و رفعت تحقیق سے احشاء و جود کا ظہور ہوا	اور اس ریاء م رقوت (انس و محبت) کے بعد آپ گئے چٹیل میدان نمایاں ہو گئے
٢	بَانَتْ فَلَا البَانُ مَهزُوزٌ شَمَائِلَهُ	كَلَّا وَلَا الرَّوضَةُ الغَرَّاءُ غَنَّاءُ
	اسکی محبوب کی استر و صورت شکل شمائل کا نہ درخت بان سے تشبیہ دی جا سکتی ہے	اور لہلہاتے اور دہکتے ہوئے چمن نہ درختوں کی شاخیں ہل کر اسکی مدح کر سکتی ہیں

(قلائد الجواہر صـ ۱۲)

وَلَہٗ ۴۳

١	يَارَبِّ اَظفِرنِى بِنَيلِ مَطَالِبِى	مِن فَيضِ جُودِكَ اَرحَمَ الرُّحَمَاءِ
	خداوندا ظفر دہ از عنایت ؛ بہ احصال مطالب ہا ز رحمت	ز فیض بخشش انعام و احسان ؛ الرحم الرحماء و سبحان
٢	وَاَظهَرنِى جُودَانِى فِى الوُجُودِ مُسَلِّطًا	عِلمًا وَحِلمًا مِن عَظِيمِ عَطَاءِ
	بکن ظاہر بخششہا و اکرام ؛ تو پیشتی ارہ و جود را ز انعام	مسلط کن بمن از علم و حکمت ؛ عظیم است ایں عنایا و نعمت
٣	وَالبَسنِى اَوصَافَ الكَمَالِ تَقَدُّمًا	لِمَن سِرِّكَ المَخزُونِ يَامَولَاىَ
	لباسے از کمالاتم بپوشاں ؛ بہ اوصاف تقدس پاک پاکاں	ز ستر غیب و اسرار حقیقت ۔ تو اے مولائے خلاق قدرت

۴	وَاكشِفنی انوار الحقائق جُملةَ	الاکوان حتّٰی لا اَرٰی بغطائی
	کشا بر من بانوار حقائق ـ تمامی راز و اسرار حقائق	نما جلہ حقیقتہائے اکوان ـ نہ بینم تا حجاب خود بہ امکاں
۵	وَاکحُل باثمدِ الشُّھود بصیرتی	فجمالُ وجھکَ مُنیتی ومُنائی
	زکحل شہود اے رب عزت ـ بکن روشن مرا چشم بصیرت	جمالِ روئے خوبت آرزویم ـ کمال از آرزو و جستجویم
۶	وَاشخصِنی اَنوارُ العُلوم اری بھا	مَرقُومة الاشیاءِ فی الآنائی
	ز انوار علومم کن معین ـ کہ تا بینم از و احوال روشن	تمامی سرگرم مرقوم و مقدم ـ ز اشیا و حلیہ اش در آں معلوم
۷	یَاحیُّ یاقیّومُ اَحیِ مُھجَتِی	بانوارِ ذاتِکَ یا سَمیعَ دُعائی
	بکن اے حی قیوم از عنایت ـ دلم را زندہ از فیض کرامت	بنور پاک ذات از قرب قریب ـ تو ئی شنوا دعا لم راز رحمت
۸	یَاذَالجَلال وذالجمال وذالعُلٰی	یاکامِلَ الاَوصَافِ وَالاَسماءَ
	کریما ذوالجلال و ذوالجمال ـ قدیر و کارساز ذوالجمال	ز اکامل باوصاف کمالات ـ و اے اکمل بہر اسمائے حسنات
۹	وصَلِّ علٰی المُختار خیرِ عِبادِكَ	المَبعُوث بالفرقانِ فی الدُّنیا
	اور تیرے بہترین بندے (احمد) مختار پہ درود بھیج	جو دنیا میں فرقان (حق و باطل کو جدا کرنیوالی کتاب) لیکر آئے

نوٹ: آخری شعر کا حضرت جامی کا منظوم ترجمہ نہ مل سکا۔

ولہ

قصیدہ خمریہ

"تذکرۃ الکرام" میں مولانا شاہ عبدالحق فرنگی محلی نے لکھا ہے کہ یہ قصیدہ عالم وجد و کیف کی ایک صدا ہے جس سے دل راحت محسوس کرتا ہے "فتوح الغیب" کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ جب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اس قصیدے کے بعض اشعار پڑھتے تو آخر میں ارشاد فرماتے ولا فخرا وھذا من فضل ربی۔ مولانا سید بہاء الدین جیلانی ثم المدنی نے "غنیۃ الطالبین" کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ جو سالکان طریقت معمولاً اس قصیدہ کو بعد ذکر پڑھتے ہیں ان کے روحانی مراتب میں حیرت انگیز ترقی ہوتی ہے۔ خوف و ہراس کے موقع پر اس قصیدے کو پڑھنے سے سکون دل کی نعمت حاصل ہوتی ہے اور خوف و ہراس کے بادل بہت جلد دور ہو جاتے ہیں۔

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ	۱	فَقُلْتُ لِخَمْرَتِی نَحْوِی تَعَالِ
داد جاناں در کفم جام وصال گفتم اے ساقی بمن کن انتقال		در عشقم جام وصل کبریا پس بگفتم بادہ ام را سوئیم آ
سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِی فِی کُؤُوسٍ	۲	فَهِمْتُ بِسُکْرَتِی بَیْنَ الْمَوَالِ
پس بیامد پیش من جام وصال پس ز خود رفتم میان الرجال		شد رواں در جام با شیم رواں والہ و مستم شدم از سر ہواں
وَهِیمُوا وَاشْرَبُوا اَنْتُمْ جُنُودِی	۳	فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِی مَلَانِی
در کشید از شوق اے رندان حال از خمار من بہ بخشید ام ای ال		پس بہ بزم عشق آمد بلکیں خمید از الکاس شاہم تا جوش رسید ساقی خمخانہ فیض خدا جام مالامال بخشیدہ مرا

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا	۴	بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ
پس گفتم جملہ اقطاب را۔ در حال من در آئید اے رجال		گفتم اے قطباں بیوئید با حال من جملہ در آئید مردان من
شَرِبْتُمْ فَضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ	۵	وَلَانِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ
دردے از پیمانہ من خوردہ اید۔ مرشمار انشہ ام باشد محال		شدہ ہم سرشار از سوزم می چشید۔ رخت تا قرب و علوم کشید
مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَلٰکِنْ	۶	مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَازَالَ عَالٍ
گرچہ لس عالی ست جاہائے شما۔ در مقام من بود وصف تعال		جائے ماں بالا ئے جایم بود۔ فوق تاں از روز اول تا ابد

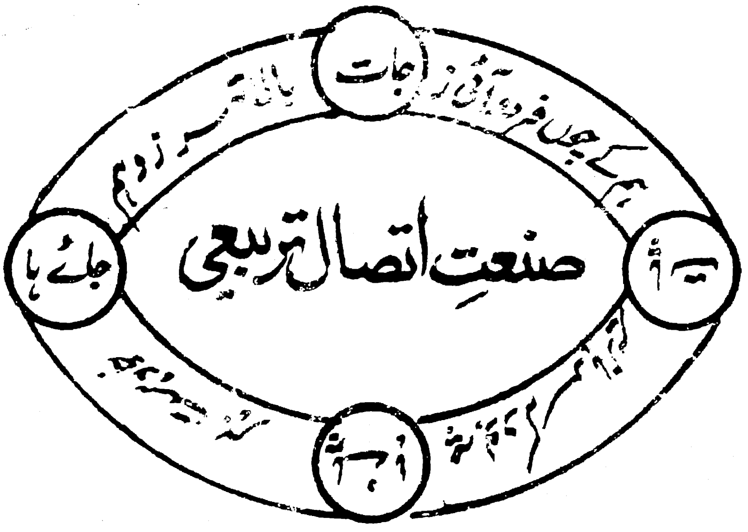

اَنَا فِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ	۷	یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ
من یگانہ در جناب قربتم۔ بر مدارج میبرد ہم بس ذوالجلال		یکہ در قربم خدا گردانم۔ حال وکافی آں جلیل داد دم

۸	اَنَا الْبَازِیُّ اَشْہَبُ کُلِّ شَیْخٍ	وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ
	شاہ بازم من زہر پیر و جواں کیست آں کو یافتہ چوں من مثال	باز اشہبم و شیخاں چوں حمام کیست در مرداں کہ چوں من یافت کام
۹	کَسَانِیْ خِلْعَۃً بِطِرَازِ عَزْمٍ	وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ
	خلعتم پوشاک حق با نقش عزم ساخت سلطانم بہ تیجِ کمال	خلعتم با خوش نگار عزم داد۔ بر سرم صد تاج دارائی نہاد
۱۰	وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ	وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ
	اطلاعم دادہ بر راز قدیم۔ خواجہ ام بنمودہ با بذل سوال	آگہم فرمود بر راز قدیم۔ عہدہ داد و جملہ کامم آں کریم
۱۱	وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا	فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ
	والیم بر جملہ اقطاب ساخت۔ حکم من جاری شدہ در جملہ حال	والیم کردہ بر اقطاب جہاں۔ پس بہر حالت حکم من روان
۱۲	فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ	لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ
	پس بہ دریا راز خود گر افگنم۔ خشک گردد چوں زمین پائمال	راز خود گر افگنم اندر بحار۔ جملہ گم گردد فرو رفتہ بحار
۱۳	وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ	لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ
	رازم از جلوہ دہم گردد جبال	پارہ پارہ گشتہ پنہاں در رمال
۱۴	وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ	لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ
	پر تو راز افگنم گر بر آتشے	سرد خاموش گردد از رازم سعیر

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَيْتٍ	۱۵	لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰى تَعَالٰى
راز خود بر مرده گر برافگنم		زنده بر خیزد باذن ذوالکرام
وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ	۱۶	تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتٰى لِیْ
نیست شهرے نیست دهرے را مرور		تا نیاید بر دوام پیش از ظهور
وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا يَاْتِیْ وَيَجْرِیْ	۱۷	وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ
جمله گوید با من از حال وصفت		از جدالم دست کوتاه باید ست
مُرِيْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ	۱۸	وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالٍ
بنده ام خوش می سرا بیباک دست		هرچه خواهی کن که نسبت برترست
مُرِيْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ	۱۹	عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِ
رب من حق بنده از ترس منال		رفعتم آمد رسیدم تا منال
مُرِيْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ	۲۰	عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ
بنده ام ترسے مدار از بد سگال		سخت عزم و قاتلم وقت قتال
طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ	۲۱	وَشَاوُسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِیْ
تو بتم در خضری و غبرا زدند		شد نقیب موکبم بخت بلند

حل لغات ۲۳
خردل - رائی

حل لغات ۲۴
بدر - چودھویں رات کا چاند - بدر کامل

حل لغات ۲۵
درس - سیکھنا - درست - میں نے سیکھا
صرت - میں ہو گیا - صار - ہو گیا
سعد - بھلائی نیکی - مولی - آقا

حل لغات ۲۶
رجال - مرد - جمع رجل
دجی - موتی - کرم - ہواجر - گرم دن

حل لغات
اعلام - علم کی جمع - راس - چوٹی

بِلَادُ اللهِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ	۲۲	وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ
ملک حق ملکم تحت فرمان من		وقت من شد صاف پیش از جان من
نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللهِ جَمْعًا	۲۳	کَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ
در نگاہم جملہ ملک ذو الجلال		دانہ خردل سان بحکم اتصال
وَکُلُّ وَلِیٍّ لَّهٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ	۲۴	عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ
ہر ولی را یک قدم باشد و ما		بر قدم ہائے نبی بدر العلی
دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا	۲۵	وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ
درس کردم علم تا قطبے شدم		کرد مولائے موالی اسعدم
رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ	۲۶	وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّآلِیْ
در تموز روز چشم روزہ دار		در شب تیرہ چہ گوہر نور بار
اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمِخْدَعُ مَقَامِیْ	۲۷	وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ
از حسن نسلِ من در مخدع مقام		پائے من بر گردن جملہ کرام
اَنَا الْجِیْلِیْ مُحْیِ الدِّیْنِ اِسْمِیْ	۲۸	وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ
سوادم جیلاں ونام محی دین		رایتم چہ کلہ ہائے کوہ بیں

کوئی ہوا کہ عیب ... میں ہر یہ دربیں
میں ہوں بیکر تر سارے دیکھ لو کوئی خطا نہیں
ڈھونڈ کر اولیا میں سب مثل مرا اتحاد
میری طرح جہاں میں کوئی مجھے دکھا تو دو
کرتا ہوں صبح وشام میں اپنے نبی کی پیروی
سارے جہاں کے اولیا کرتے ہیں میری پیروی
میں ہوں شبیہہ ہو بہو جد ملک خصال کی
میں ہوں مثال بے مثال قادر بے مثال کی
مجھ سے ہے دین کی زندگی کہتے ہیں محی دین مجھے
خاتم کائنات کا حق نے کیا نگیں مجھے

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُورُ اِسْمِی	۲۹	وَجَدِّی صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ
نام مشہور است عبدالقادرم		عین بر فضل آں جد اکرم

وَلَهُ ۳۶

سَقَانِی الْحُبُّ لَمَّا اَنْ سَقَانِی	۱	کُؤُسُ الْوَصْلِ مِنْ اَیْدِی الْغَوَانِ
میرے عشق نے جب پلانا تھا مجھے پلا دیا		جامہائے وصل میرے نازنین محبوب کے ہاتھوں سے
شَرِبْتُ الْکَاسَ مِنْ وَقْتِی بِعَزْمٍ	۲	فَصِرْتُ اِلٰی حَبِیبِ الْقَلْبِ دَانِ
یعنی فی الفور بلا جھجک پیالہ پی گیا		اور میرے دل کا محبوب سے قریب ہو گیا
وَقَرَّبَنِی وَاَسْقَانِی مُدَامًا	۳	وَنَادَمَنِی فَهِمْتُ مِنَ الْمَعَانِی
اور مجھے (میرے محبوب نے) نزدیک کر لیا اور مجھے مے پلائی		اور اس تقرب ہم نشینی نے مجھے سرگشتہ کر دیا
وَاَشْرَفَنِی التَّقَطُّبَ فِی حَیَاتِی	۴	کَذَا تَشْرِیفُ هَیْبَتِهِ کَسَانِی
اور مجھے اپنی زندگی میں خلعت قطبیت سے ممتاز کر دیا		اسی طرح اس نے اپنے لباس ہیبت و جلال سے سرفراز کیا
وَاَعْلَامِی تَحَقَّقَ فِی الْبَرَایَا	۵	عَلٰی رُؤُسِ الْمَشَایِخِ فِی اَمَانِی
اور میرے علم مخلوق میں		اولیاء کے سروں پر جو میرے امان میں ہیں متحقق ہو گیا

وكملي في البرايّة من مريدٍ	٦	وسرّي شاع والسّاقي دعاني
اور روئے زمین میں میرے ارادتمند پھیل گئے		اور میرے اسرار کی اشاعت ہوگئی اور مجھے ساقی نے دعوت دی
بلادُ الله ملكي تحت حكمي	٧	ووقتي قد علي وصف الزّمان
اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرے زیر حکم ہیں		اور میرا وقت ہر گزرے ہوئے سے برتر اور میرا زمانہ صاف و روشن ہے
انا تاجُ الوجود علوتُ مجداً	٨	بحفظ العلم والسّبع المثاني
میں سرتاج وجود ہوں میں نے سربلندی		علم (دین) اور (سبع مثانی یعنی) علم قرآن سے حاصل کی
اُسودُ البرّ منّي قد اُهيبوا	٩	بسرّي يختفي قاصٍ ودانی
شیران جہاں مجھ سے لرزہ براندام ہوتے ہیں		قریب اور دور والے سب میرے حرف سے ہوتے ہیں اور در پردہ پاتے ہیں
وغضتُ في بحار الملك حتّى	١٠	رأيتُ الدُّرّ في ايد التّداني
میں نے ملک و ملکوت کے سمندروں میں غوطہ لگایا		اور ان کی تہہ میں جو موتی تھے وہ میرے ہاتھ میں آگئے
انا عبدُ القادرِ طاب وقتي	١١	فمن مثلي ومحبوبي دعاني
میں قادر مطلق کا بندہ ہوں میرا وقت پاکیزہ ہے		میرا کون مثل ہے جبکہ میرے محبوب نے اس نام سے پکارا ہے

وَلَہٗ

دَعَانِی لِلْمُدَامِ وَمَا جَفَانِی	۱	وَاَدْنَانِی فَهِمْتُ مِنَ التَّدَانِی
مجھے دعوتِ مے دی اور اس بارے میں مجھ سے نا انصافی نہیں کی		اور مجھے اپنے قریب کر لیا تو اس قرب کے باعث میں سرگشتہ ہو گیا
وَقَرَّبَنِی وَاَسْقَانِی شَرَابًا	۲	وَغَیَّبَنِی فَغِبْتُ عَنِ الْعَیَانِ
مجھے قریب کر کے شراب پلا دی		اور میں ایسا بیخود ہوا کہ عوام کی نظروں سے اوجھل ہو گیا
وَاَسْکَرَنِی وَاَصْحَانِی جِهَارًا	۳	وَثَوْبَ وِقَارِهٖ حَقًّا کَسَانِی
مجھے مدہوش کر دیا اور پھر خود ہی ہوش میں لایا		اور مجھے خلعت وقار پہنا دی
وَسِرْتُ اِلَی الْمَعَالِی بِاجْتِهَادٍ	۴	لِدَرْسِ الْعِلْمِ وَالسَّبْعِ الْمَثَانِی
میں نے اپنی جد و جہد سے تمام بلند مراتب کی سیر کر لی		درس و تدریس علم اور سبع مثانی کی وجہ سے یہ مقام حاصل ہوا
وَقَرَّبَنِی حَبِیْبُ الْقَلْبِ مِنْهُ	۵	وَاَدْنَانِی اِلَیْهِ وَمَا جَفَانِی
مجھے جانِ جاں نے خود سے نزدیک کر لیا		اور اپنی جانب کھینچ لیا اور کوئی جفا نہ کی
مُلُوْکُ الْاَرْضِ هَابُوْنِی جَمِیْعًا	۶	وَقَدْ عَرَفُوْا عُلُوِّیْ فِیْ مَکَانِیْ
سلاطینِ جہاں مجھ سے لرزہ بر اندام ہوتے ہیں		کیونکہ انہوں نے میرے علوِ مرتبت کو جان لیا ہے

حل لغات
دعا۔ بلایا۔ لب: سر۔ مدام: شراب
جفا: ظلم۔ نا انصافی۔ دنی۔ قریب ہوا
اودنانی۔ مجھے قریب کر لیا

۷	وَمَنْ یُنْکِرْ عَلَیَّ فَقَدْ جَهِلْنِی	وَمَنْ یَرْعَی الزِّمَامَ فَقَدْ رَعَانِی
	جس نے میرا انکار کیا تو اس نے مجھے نہ پہچانا	اور جس نے میری شان کا لحاظ کیا تو گویا اس نے میرا حق ادا کیا
۸	فَیَا اَهْلَ الْهَوٰی هَلْ مِنْ نَصِیْب	بِجَنَّاتٍ وَخَیْرَاتٍ حِسَان
	پس اے گروہ عشاق کیا تمہارا کوئی حصہ ہے	جنتوں اور خوبرو و نیک بی بیوں میں
۹	اَنَا الْمَشْهُوْرُ بَیْنَ النَّاسِ اِسْمِی	وَسِرِّی شَاعَ فِی اِنْسٍ وَجَانٍ
	میرا نام تمام خلق میں مشہور و معروف ہے	اور میرے معارف انس و جن میں پھیل چکے ہیں
۱۰	بِبَغْدَادٍ نَشَاْتُ وَرَاقَ وَقْتِی	اَنَا الْجِیْلِیُّ مَحْبُوْبِی عَطَانِی
	میرا مولد بغداد ہے میرا وقت آئینہ کی مانند صاف و شفاف ہے	میں جیلانی ہوں اور میرے محبوب نے مجھے سرفراز کیا
۱۱	وَعَبْدُ الْقَادِرِ مَشْهُوْرُ اِسْمِی	وَجَدِّی صَاحِبُ السَّبْعِ الْمَثَانِی
	عبد القادر میرا مشہور نام ہے	میرے جد امجد صاحب سبع مثانی ہیں
۱۲	وَاَکْرَمُ شَافِعٍ فِی کُلِّ عَاصٍ	اِذَا وَجَبَ الْقِصَاصُ بِکُلِّ جَانٍ
	ہر خطاکار کے حق میں بڑا شافع ہوں	جبکہ ہر ذی روح سزائے قصاص کا مستوجب ہو جائے
۱۳	وَاَعْظَمُ مَنْ رَقِیْ لِلْعَرْشِ لَیْلًا	وَشَاهَدَ حَضْرَةَ الْمَوْلٰی عِیَانِی
	اور وہ نہایت بزرگ ہے جو ایک رات میں عرش اعلیٰ کی سمت بلند ہوئے	اور حضرت مولیٰ تعالیٰ کو بچشم سر دیکھا

تشریح ۸
حضرت غوثیت مآب نے اپنی علو مرتبت
اور قرب حق کا اظہار کرکے یہ واضح
فرما دیا ہے کہ جو آپ کی قدر و منزلت کا
لحاظ کرے گا اور آپ کے مسلک طریقت
کی پیروی کرے گا وہی کامران اور ان
نعمتوں کا مستحق ہوگا جن کا بیان سورہ
رحمٰن میں آیا ہے۔
[illegible]
باادب بانصیب ۔ بے ادب بے نصیب

وَاُختِمُ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی التِّہَامِی	١٤	قَصِیدِی قَبلَ اَن یَبلٰی لِسَانِی
اور میں ختم کرتا ہوں نبی ہاشمی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درود پر		میرے قصیدے کو قبل اس کے کہ میری زبان خشک ہو

وَلَہٗ ۴٧

(از قلمی نسخہ)

فَقرِی اِلَیکُم عَنِ الاَکوَانِ اَغنَانِی	١	وَذِکرُکُم عَن جَمِیعِ النَّاسِ اَنسَانِی
میری اس احتیاج نے جو آپ سے وابستہ ہے مجھے دونوں جہاں سے بے نیاز کر دیا		اور آپ کی یاد نے سب لوگوں کو میرے دل سے بھلا دیا
وَمُذ عَرَفتُ ہَوَاکُم وَاعتَرَفتُ بِہٖ	٢	اَنکَرتُ مَن کَانَ مِن عُرفِی وَعِرفَانِی
اور جب سے تمہارے عشق سے آشنا ہوا اور اسکا اقرار کیا		سب جانے پہچانوں سے میں نے علیحدگی اختیار کر لی
اِن جَاءَ حَدبٌ فَاَنتُم غَیثُ مَخمَصَتِی	٣	اَو عَزَّ خَطبٌ فَاَنتُم عِزُّ سُلطَانِی
اگر قحط و خشک سالی آئے تو آپ میرے لئے باران رحمت ہیں		یا کوئی حادثہ ٹوٹ پڑے تو آپ میرے لئے سر چشمہ قوت ہیں
وَاِن یَکُن اَحَدٌ فِی النَّاسِ مُنصَرِفًا	٤	اِلٰی سِوَاکُم فَمَا لِی غَیرُکُم ثَانِی
اور اگر کوئی لوگوں میں سے روگردانی کرے		تو میرے لئے آپ کے سوا کوئی دوسرا نہیں

حل لغات: فقر- احتیاج، ناداری۔ اکوان- کون کی جمع۔ اغنٰی- غنی کر دیا، بے نیاز کر دیا۔ نسیان- بھلا دیا

حل لغات: مذ- جب سے۔ ھویٰ- عشق و محبت۔ اعتراف کرنا- اقرار کرنا

حل لغات: حدب- قحط، خشک سالی۔ غیث- بارش۔ خطب- حادثہ، مصیبت۔ عز- غلبہ۔ عزیز- غالب

حل لغات: منصرف- پلٹنے والا۔ ثانی- دوسرا

وَلَہٗ ٢٨

وَصَلْتُ إِلَى الْعَرْشِ الْمَجِيدِ بِحَضْرَتِي	١	فَنَادَمَنِي رَبِّي حَقِيقًا وَنَادَانِي
رسیدم سوئے عرش پاک علیا ۔ مقام حضرت مخصوص خود را		مقام قرب خود داد آن کریم ۔ بعد قرم خواند بخود کرد او ندیم
وَتَوَّجَنِي تَاجَ الْوِصَالِ بِنَظْرَةٍ	٢	وَمِنْ خِلَعِ التَّشْرِيفِ الْقُرْبِ كَسَانِي
نہادہ بر سرم تاج وصلت ۔ بیک نظر کرم خلاق قدرت		مرا پوشاند خلاقم ز رحمت ۔ ببزرگی پاک خلعتہائے قربت
نَظَرْتُ لِعَرْشِ اللّٰهِ وَاللَّوْحِ نَظْرَةً	٣	فَلَاحَتْ لِيَ الْأَفْلَاكُ وَاللّٰهُ أَعْطَانِي
بدیدم سوئے عرش لوح برتر ۔ بیک نظر آنچہ دیدن بود یکسر		شدہ روشن مرا این جملہ افلاک ۔ عطا کرد این ز رحمت ایزد پاک
فَلَوْ أَنَّنِي أَلْقَيْتُ سِرِّي بِدِجْلَةٍ	٤	لَغَارَتْ وَغِيضَ الْمَاءُ مِنْ سِرِّ بُرْهَانِي
چو می انداختم اسرار خود را ۔ بسوئے قعرہائے جملہ دریا		غرق می رفت اندر آب دریا ۔ بحجت ہائے سرم راز سر و پا
وَلَوْ أَلْقَيْتُ سِرِّي بِمَيِّتٍ	٥	لَقَامَ بِإِذْنِ اللّٰهِ حَيًّا وَنَادَانِي
و راز خود چو می انداختم بسوئے مردہ افسردہ دلہا		ہمی برخاست آن از حکم قادر ۔ شدہ زندہ مرا می خواند اکثر
وَلَوْ أَنَّنِي أَلْقَيْتُ سِرِّي عَلَى لَظَى	٦	لَأَخْمَدَتِ النِّيرَانُ مِنْ عِظَمِ سُلْطَانِي
اور اگر میں اپنے راز کو شعلہ پر ڈالوں		تو آگ میرے غلبۂ عظمت سے بجھ جائے

ولو اننی القیت سری لاکمہ	٧	لصار بصیرا من وجودی عرفانی
اور اگر میں نابینا پہ اپنا راز ڈالوں		تو وہ میری عطا اور عرفان سے فوراً بینا ہو جائے
ولو القیت سری بمقعد	٨	لقام مشیا قاصیا کان او دانی
اور اگر میں اپنا راز اپاہج پر ڈالوں		تو وہ کھڑا ہو کر چلنے لگے خواہ وہ دور ہو یا نزدیک
وقفت علی الانجیل حتی شرحتہ	٩	وفسرت توراۃ واسطر عبرانی
شدم من واقف اسرار انجیل ۔ بشرح صدق از اجمال وتفصیل		ہمہ توراۃ را خواندم بہ معنے ۔ ہمہ اسطرہائے عبرانی زبانی
کذا السبعۃ الالواح جمعا فہمتہا	١٠	وبینت آیات الزبور والقرآن
ہمانند فہمیدم از ہفت الواح ۔ تمامی حفظ با تحقیق افتاح		بیان کردم زبور از جملہ عنواں ۔ و کردم بعد ازاں تفسیر قرآن
وفکیت رمزا کان عیسی یحلہ	١١	بہ کان یحی الموتی والرمز سریانی
مرا کشف آں رمز بنمود ۔ کہ حل عیسیٰ زاں رمز ہا بود		بدآں میکرد زندہ مردگاں را ۔ بدآں رمز سریانی زبان را
وغصت بحار العلم من قبل نشاتی	١٢	اخی ورفیقی کان موسی بن عمران
فرو کردم بہ تکمیلات اجداد ۔ بدریا ہائے علم از قبل ایجاد		رفیقم بود آں موسیٰ بن عمر ۔ رفیق و مونس دیار و برادر
فمن فی رجال اللہ نال مکانتی	١٣	وجدی رسول اللہ فی الاصل بانی
کہ خواہد بود از مرداں علیا ۔ تواند او رسد بر درجۂ ما		جدم معصوم رسول پاک قدرت ۔ یا علم تربیت کردہ بہ رحمت

نوٹ: شیخ اکبر و صدر الدین ان اشعار کا حضرت جامی کا ترجمہ نہیں ملا لہٰذا راقم نے ترجمہ کر دیا ہے۔

نوٹ: ایک نسخہ میں فکیت کے بجائے حللت آیا ہے اور دوسرے مصرعہ میں الموتی کے بجائے المیت جو کہ صحیح ہے آیا

اس نظم میں جو حضرت زرو علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے کتب خانے سے ملا حسب ذیل مزید اشعار محفوظ ہیں۔

[illegible]

هُوَ الْمُصْطَفَى الْمُخْتَارُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ	۱۴	نَبِیٌّ كَرِیمٌ مِنْ خُلَاصَةِ عَدْنَانِ
وہ مصطفےٰ مختار آل ہاشم سے ہیں		نبی کریم عدنان کے سلسلہ کے منتخب فرد ہیں
وَوَالِدَتِی الزَّهْرَاءُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ	۱۵	أَبُوهَا رَسُولُ الْخَلْقِ عَزَّ بِهِمْ شَانِی
میری والدہ ماجدہ فاطمۃ الزہرا بنت محمد ہیں		جنکے والد بزرگوار رسول خلق ہیں جنکے باعث میری شان دوبالا ہو گئی
أَنَا الْكَوْكَبُ الدُّرِّیُّ أَنَا شَمْسُ خَارِنِهَا	۱۶	أَنَا الْفَرْدُ قَدْ أَلْبَسْتُ فِی الْحُبِّ تِیجَانِی
میں چمکدار ستارہ ہوں میں حضرت زہرا کے گھرانے کا آفتاب ہوں		میں وہ فرد فرید ہوں کہ جس نے درگذر عشق میں تاج پہنا ہے
أَنَا قُطْبُ أَقْطَابِ الْوُجُودِ حَقِیقَةً	۱۷	أَنَا بَازُهُمْ وَالْكُلُّ یُدْعَى بِغِلْمَانِی
میں حقیقتاً قطب اقطاب وجود ہوں		میں انکا حاکم ہوں اور ان میں کا ہر ایک میرا خادم کہا گیا
سَلُونِی عَنِ الْیُسْرَى إِلَى ذُرْوَةِ الرِّضَا	۱۸	سَلُونِی عَنِ الْقَاصِی سَلُونِی عَنِ الدَّانِ
مجھ سے سدرۃ المنتہیٰ تک میری رسائی کے بارے میں پوچھو		مجھ سے جو دور ہے اور جو مجھ سے نزدیک ہے اس سے میں واقف ہوں
سَلُونِی عَنِ الْعُلَا سَلُونِی عَنِ الثَّرَى	۱۹	وَعَنْ تَحْتَ الثَّرَى وَالْإِنْسِ وَالْجَانِ
مجھ سے بلندی اور مجھ سے پستی کے متعلق پوچھو		بلکہ نیچے سے نیچے تحت الثریٰ اور انس جن کے بارے میں دریافت کرو
فَكَمْ لِی عَذُولٌ فِی مُحِبَّتِكُمْ	۲۱	مَا كَانَ مَا كَانَ فِی الْحُبِّ لِلْجَانِی
آپ کی محبت پر کتنوں نے مجھے میرے حال پر ملامت کی		مگر آپ کی محبت میں مجھ پر جو ملامت ہوئی سو ہوئی

تشریح: جب محبت اشتہار ہو گئی تو ملامت شروع ہو گئی۔ مگر عاشق صادق نے اس کی پرواہ نہیں کی۔ [illegible]

حضرت امام بوصیری فرماتے ہیں۔ [illegible]

ومابي الوصل في حاناة جلموا	۲۱	حتى غدوت لهم حيا بين ادنانى
تمام گھڑے محبت سے وصل سے میں تھا کام ہوا		یہاں تک کہ میں نے تمہاری محبت کے درمیان ہی صبح کی
شربت كاسين كاسا من محبتكم	۲۲	وكاس صرف على مصروف ادنانى
میں نے دور لیے تو تمہارے ایک آپکا پیالہ محبت		اور دوسرا شراب خاص کا جو میخواروں میں گردش کر رہا ہے
قديمة مزجت روحي بها ودمي	۲۳	وهي التي لم تزل روحي وريحاني
ازل سے میری روح اور میرا خون اس شراب سے آمیختہ کر دیئے گئے ہیں		اسلئے اب یہ ہمیشہ میری عین راحت و سرور و شادمانی کا موجب ہے
وتعشق الروح من حين اثريها	۲۴	ويسكر السكر مني حين يغشاني
مئے محبت کے اثر سے میری روح کو عشق ہے		اور جب تک بے ہوشی ہوتی ہے تو سکر بھی خود حالت سکر میں ہوتا ہے
حديثها من قديم العهد في اذنى	۲۵	فخلني من حديث الحادث الفانى
میرے کانوں میں روز ازل سے اسکا ذکر ہے		پس مجھے دیگر تغیر پذیر اور فانی گفتگو سے معاف رکھو
انا النديم الذي تم السرور له	۲۶	من كان يعشق رب الحان يهوانى
میں ایسا ہم نشین ہو گیا ہوں جس کا سرور کامل ابدی و سرمدی ہے		جو بھی اس میکدے کے ساقی و مالک کا عشق کا دم بھرتا ہے وہ میرا دم بھرتا ہے سارا زمانہ
اضحيت فردا بفرد لا يناسبني	۲۷	الا فتى سره في السر ناجانى
میں فرد فرد ہو گیا میں کسی سے منسوب نہیں		مگر اس نوجوان کے جسکا بھید بھید سے سرگوشی کیا کرتا ہے

تشریح [illegible]

تشریح [illegible]

طُوفُوا بِقَبْرِيَةِ للعالَمينَ غِنيً	٢٨	عَنْ لَثْمِ تُرْبٍ وَاحجارٍ وَاَرْكَانِ
وہذا تم اس مزارِ انوار کا طواف کرو جس سے دونوں جہان کی نعمت ملتی ہے		تمام مٹی پتھر اور ارکان کے چومنے سے بے نیاز ہو جاتی ہے
اِنْ يَسْئَلُوا عَنْ عُلُومِي قُلْتُ مُنْتَصِحاً	٢٩	اَوْ يَسْئَلُوا عَنْ مَقامِي قُلْتُ جِيلاني
اگر لوگ میرے علوم کے بارے میں دریافت کریں تو میں وضاحت سے بیان کروں گا		یا وہ میرا مقام دریافت کریں تو کہدونگا کہ میرا مولد جیلان ہے
ثُمَّ الصَّلوٰةُ عَلَى المُخْتارِ سَيِّدِنا	٣٠	مُحَمَّدِ المُصْطَفىٰ مِنْ بَلَدِ عَدْنانِ
پھر درود ہمارے مالک و مختار و سردار		محمد مصطفیٰ پر جو عدنانی ہیں

وَلَهُ ٢٩

اَنَا القُرْآنُ وَالسَّبْعُ المَثَانِي	١	وَرُوحُ الرُّوحِ لَا رُوحُ الاَوَانِي
میں قرآن اور سبع مثانی ہوں		اور میں جان جاں ہوں نہ کہ اجساد کی جان
فَلَا تَنْظُرْ بِطَرْفِكَ نَحْوَ جِسْمِي	٢	وَعُدَّ عَنِ التَّنَاغُمِ بِالمَعَانِي
پس اپنی نگاہ سے میرے جسم کو نہ دیکھ		بلکہ میرے باطنی نغموں کو شمار کر
وَغُصْ فِي بَحْرِ ذَاتِ الذَّاتِ تَنْظُرْ	٣	مَعَانِي مَا تَبَدَّتْ لِلْعِيَانِ
اور بحر ذات میں غوطہ زنی کر جب تو دیکھے گا		وہ اسرار جو عیاناً ظاہر نہیں ہوئے

وَاسرارِی قِرأتُ مُلبِھَماتِ	۴	مُستَرَۃٍ بِاَرْوَاحِ المَعَانی
اور میرے اسرار کی مثال ایسی ہے جیسے کسی مبہم عبارات کا پڑھنا		جو لطائف اسرار سے پوشیدہ ہے
فَمَن فَھِمَ الاشَارۃَ فلیصُنھَا	۵	والّاسوفَ یُقتَلُ بِالسِّنَانِ
جس نے یہ اشارت سمجھ لی تو اسکو ان اسرار کی صیانت کرنی چاہیے		ورنہ وہ دشرلعیت کے ماتیر سے قتل کر دیا جائے گا
کَحَلَّاجِ المحبّۃِ اِذ تبدّتُ	۶	لَہٗ شمسُ الحقیقۃِ بالتّدانِ
جس طرح منصور حلّاج کا حال ہوا جب		ان پر آفتاب حقیقت جلوہ گر ہو گیا
فقال انا ھوالحقُّ الذی لَا	۷	یُغیّرُ ذاتَہٗ مَرَّ الزمانِ
اور وہ پکار اٹھے میں ہی وہ حق ہوں		جسکی ذات رفتار زمانہ سے متغیر نہ ہوگی

ماخوذ از بہجۃ الاسرار صفحہ ۱۲۱

وَلَہٗ ۵۰

اَصْبحتُ اَلطفُ مِن مَرِّ النسیمِ سَرٰی	۱	عَلَی الرِّیاضِ وکَادَ الوَھمُ یُوھِمُنِی
میں نسیم صبحگاہی کی رفتار سے زیادہ لطیف ہو گیا		جو گلستان پر چلا کرتی ہے اور قریب تھا کہ میرا وجود ہی موہوم ہو جاتا
مِن کُلِّ معنًی لطیفٍ اجتلی قدحًا	۲	وکُلُّ ناطقۃٍ فی الکونِ تُطربُنی
ہر رمز لطیف سے میرا پیالہ لبریز ہے		اور دنیا کی ہر گویائی مجھے وجد میں لاتی ہے

حل لغات
صیانت۔ حفاظت۔ سنان۔ نیزہ

تشریح ۴۔۵
علمائے ظاہری ظاہری احوال و اقوال پر فتوے صادر کرتے ہیں۔ علمائے باطن رازوار علم طریقت ہوتے ہیں منصور نے انا الحق کہا تو علمائے ظاہر نے فتوے دے کر ان کو سولی پر چڑھا دیا۔ علمائے باطن سمجھ گئے تو انہوں نے اسکو غلبہ حال سے تعبیر کیا اور یہ جواب دیا کہ
روا باشد انا الحق از درختے
چرا نبود روا از نیک بختے
حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ اگر میں جو اسرار جانتا ہوں ان کا اعلان کر دوں تو میری گردن اڑا دی جائے گی

تشریح ۱۔۔
نفوس قدسیہ کی لطافت کو نسیم سحر کی لطافت سے کیا نسبت۔ ان کا لباس بشریت بھی کثافت سے پاک ہے
[illegible]

وَلَہٗ ۵۱

اَلَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اَنَّ لَیَالِیًا	۱	تَمُرُّ بِلَا نَفْعٍ فَتُحْسَبُ عَنْ عُمُرِیْ
کیا انسان کیلئے یہ نقصان اور حیا کی بات نہیں کہ راتیں		بلا استفادہ کے بیکار گذاریں اور وہ عمر میں شمار و محسوب ہوں

(قلائد الجواہر ۲۰)

وَلَہٗ ۵۲

سَاُشْرِبُھَا فِیْ کُلِّ دَیْرٍ وَّبِیْعَۃٍ	۱	وَاُظْھِرُ لِلْعُشَّاقِ دِیْنِیْ وَمَذْھَبِیْ
میں ہر دیر و کلیسا میں مئے محبت نوش کرونگا		اور عشاق پر اپنا مسلک و مشرب ظاہر کروں گا
وَاَضْرِبُ فَوْقَ السَّطْحِ بِالدُّفِّ جَلْوَۃً	۲	لِکَاسَاتِھَا لَا فِی الزَّوَایَاتِ مُخْتَبِیْ
اور بلند و بالا مقام سے ببانگ دھل		ساغر محبت چھلکاؤں گا کسی گوشے یا کوٹھڑی میں مجھے چھپنے کی عادت نہیں

قلائد الجواہر ۲۳

وَلَہٗ ۵۳

وُجُوْدُکَ اَفْنٰی بِالْحَقِیْقَۃِ مَوْجُوْدِیْ	۱	وَاَنْتَ مُرَادِیْ فِی الْاَنَامِ وَمَقْصُوْدِیْ
تیرے وجود نے فی الحقیقت میرے وجود کو فنا کر دیا		اور تو ہی تمام خلق میں میرا مطلوب و مقصود ہے

حل لغات: فوق - اوپر فوق السطح - بالائے سطح [uncertain]

کاسات پیالہ جمع کاسات ۔ زاویہ ۔ گوشہ [uncertain]

حل لغات: سفینہ۔ کشتی سفن جمع۔ استوا

تجلّیتَ لی فی کُلّ معنیً یلوحُ لی	۲	ولامشهدٌ الّا ومعناكَ مشهودی
تو نے ہر طرح اپنی تجلیات سے مجھے روشن کر دیا		اب ایسا کوئی عالم مشہود نہیں جس میں تیرے جلوے مجھے نظر نہ آتے ہوں
جَلَستُ بِسُفنِ العشقِ فی بحرِ حُبِّکُم	۳	فمَحت بها حتّی استویتُ علی الجودی
میں آپ کے سمندر محبت میں سفینہ عشق میں بیٹھ گیا		اور کامیابی سے وہ کوہ جودی پر ٹھیر گیا
تعرّضَ موسیٰ القلبِ للنّارِ یبتغی	۴	هُدیً قبساً لمّا اتی طورها نودی
موسیٰ قلب نے آتش (عشق) کی جستجو کی		تاکہ سوز و گداز محبت سے آشنا ہو ایہاں تک کہ طور تک رسائی ہو گئی اور محبوب حقیقی نے ندا دی
رکبتُ براقَ الوجدِ فی عالمِ السّریٰ	۵	فما زال یمشی بی الی عرشِ توحیدی
میں عالم باطن میں براق وجد پر سوار ہوا		جو بلا وقفہ عرش توحید تک بڑھتا ہی گیا
فنادانی سِرًّا فؤادیتُ جهرةً	۶	تجلّی لی المحبوبُ ربّی ومعبودی
جب اس نے آہستہ ندا دی تو میں نے باآواز بلند اسے پکارا		اور میرے رب اور محبوب معبود نے میرے لئے تجلی کی
انا قطبُ حامی الوقتِ عبدُالقادرِ	۷	فهذا مولدی فی الانامِ ومقصودی

میں قطب حامی دستگیر زماں ہوں اور اس مقام پر رسائی سے میرا انشاد خلق کی دستگیری ہے

ولہ

سَادَتی سَادَتی بحقّی علیکم	۱	اِنّنی عندکم عزیزٌ وغالی
میرے آقا میرے سردار تمہیں میرے حق کی قسم		بالیقین میں تمہارے نزدیک عزیز و گراں قدر ہوں

۲ حل لغات
مات: نیست ہوگیا، فنا ہوگیا۔ وھی: کمزور ہوگیا۔
بان: ظاہر ہوگیا، عیاں ہوگیا۔ خیال: گمان

۳ حل لغات
ساقی: پلانے والا۔ جمع سقاۃ۔ رواق
صاف اور خالص۔ ملا: بھر دیا

مَابَقِیْ لِیْ حَبِیْبُ قَلْبِیْ سِوَاکُمْ	۲	مَاتَ وَھِیْ بِکُمْ وَبَانَ خَیَالِیْ
میرے قلب کے لئے آپ کے سوا کوئی محبوب نہیں ہے		میرا خیال آپ میں فنا ہوگیا اور میرا منشا ظاہر ہوگیا
بِحَیَاتِیْ عَلَیْکُمُوْ یَاسُقَاتِیْ	۳	رَوِّقُوا الْکَاسَ اِنَّ حِبِّیْ مَلَالِیْ
مجھے پلانے والو! تمہیں میری حیات کی قسم		وہ خالص شراب دو جسکو میرے محبوب نے ساغر میں میرے لئے بھرا
وَاَدِیْرُوا الْکُؤُسَ بَیْنَ النَّدَامٰی	۴	فَجَمِیْعُ الْاَنَامِ سُکْرٰی بِحَالِیْ
اور تمام ہمنشینوں میں ساغر چھلکاؤ		کہ تم لوگ میری طرح مدہوش ہو جائیں

وَلَہٗ

اَلسُّکْرُ رَاحِیْ وَذِکْرُ الْحَقِّ مَطْلُوْبِیْ	۱	وَقِبْلَتِیْ وَجْہُ حِبِّیْ فِی الْغَیَاھِیْبِ
مے میری جان ہے اور حق میرا مقصود ہے		اور تاریکیوں میں رخ محبوب میرا قبلہ ہے
وَجَامِعِیْ مَجْلِسِیْ وَالدَّرْسُ سُنَّتِیْ	۲	وَمِنْبَرِیْ فِکْرَتِیْ وَالْعِلْمُ مَطْلُوْبِیْ
اور میری نشست درسگاہ میں ہوتی ہے اور درس تعلیم میرا طریقہ ہے		اور برسر منبر اپنے افکار کو پیش کرتا ہوں کہ علم ہی میرا مطلب
وَحَضْرَتِیْ زَھْرُ عَزْمِیْ وَالصَّفَا قَدَحِیْ	۳	وَالْاُنْسُ عُوْدِیْ وَاَوْتَارِیْ وَمَشْرُوْبِیْ
اور میری شگفتگی میرے عزم کی تر و تازگی اور صدق و صفا پیالہ ہے		اور انس و محبت میرا رباب و چنگ اور میرا مشروب ہے

۱ تشریح: ... فیض کی تجلی کی تشریح کی ... اندھیریوں میں
... رات ہی ... وجود ... کھلا میں
سنتا ہوں شراب ارغوانی
مستی عاشقان ہے جوانی
... سرخ جام ... جا رہا ہوں میں
... تیرے جام ... جا رہا ہوں میں

تشریح ۲: حضرت امام غزالی نے درسگاہ نظامیہ کی صدارت ترک کرنے کے چار سال بعد پیر عبد القادر جیلانی نے اس کرسی صدارت کو زینت دی اور علوم دین کی تعلیم دینے کے علاوہ ایک عرصہ دراز تک سر منبر معارف و حقائق کے خطبات سے دلوں کو زندگی بخشی۔

۳ حل لغات
حضرۃ: سرسبزی۔ زھر: تازگی۔ قدح: پیالہ
عود: رباب۔ اوتار: چنگ

تشریح ۳: من ملال دل خود را بعشق تو ام گفت
پس قصہ الگ کم با چنگ و رباب اوتی

وسِرتُ فی موکب التّصریف فی ملاءٍ	۴	مِن فوقُ شرحِ اشارالتی وترقیبی
اور میں نے صاحبانِ تصرف کے جلوس میں ملاء اعلیٰ کی سیر کی		جسکی شرح نہ اشارہ وکنایہ سے ممکن ہے نہ لفظاً ومعنیً سے
والاولیاءُ سُعاتی کُلّھم خدمی	۵	مِن تحتِ حُکمی جمیعاً حول مرکوبی
اور تمام اولیاء میرے پیشکار اور میرے خادم ہیں		سب میرے زیر حکم ہیں سب میری سواری کے ارد گرد رہتے ہیں
اذا تکلّمتُ مِن عزمی علی جبلٍ	۶	اضحیٰ ھباءً نثاراً من تراقبی
جب میں پہاڑ پر اپنے عزم و حوصلہ کی بات کرتا ہوں		تو وہ میری کڑک سے پارہ پارہ ہو جاتا ہے
اللہ قرّبنی مِن فوقِ منزلتی	۷	وقال لی طِب باَوقاتی وتقریبی
اللہ تعالیٰ نے مجھے بلند و بالا دولت قرب سے سرفراز کیا ہے		اور مجھے خوش وقتی اور قرب پر ان پر مسرت کیلئے ارشاد فرمایا ہے
وعبدُ قادرِ اسمی ونلتُ منزلتی	۸	وجدّی المصطفیٰ روحی ومحبوبی
اور میرا نام عبد قادر ہے اور میں نے بڑا مرتبہ پایا ہے		میرے جد امجد محمد مصطفیٰ ہیں جو میری روح اور میرے محبوب ہیں

(ماخوذ از قلمی نسخہ)

ولہ من دقایقہ

غنیۃ الطالبین میں مرقوم ہے کہ جو شخص یہ اشعار ہر روز چھ بار اور ایک روایت کے مطابق سات بار پڑھے گا تو وہ بے شمار عجائب دیکھے گا اگر صدق نیت، اخلاص، رابطہ اور توجہ قلب شرط ہے۔

قلبی قُطبی وقالبی لُبانی	۱	سِرّی خِضری وعینہُ عرفانی
میرا دل میرا قطب ہے اور میرا قالب میرا خیابان		میرا راز میرا خضر راہ ہے اور اسکا چشمہ میرا عرفان ہے

حل لغات ۴
موکب۔ جلوس۔ ملاء کے لفظی معنی بھرنے کے ہیں اس کے خلاف خلاء ہے یہاں ملاء اعلیٰ مراد ہے۔

تشریح ۴۔
وصال و عشق الٰہی کی کیفیت کا اظہار ناممکن و محال ہے بقول جگر مراد آبادی ؎
عشق اک چیز ہے جو حرف و حکایت میں نہیں
لفظ و معنی میں نہیں سیرت و صورت میں نہیں

تشریح ۵۔
امروز آں شاہ شہاں آید بسوئے گلستاں
چابک سواراں یکطرف مسکیں گدایاں یکطرف

حل لغات
تقریب۔ نزدیکی۔ منزل۔ اترنے کی جگہ ۔ مرتبہ۔ طب۔ ٹھیک ہو جا۔ خوش ہو جا

فرعون نفسي والهوى هاماني	٢	هارون عقلي وكليمي روحي
میرا فرعون میرا نفس ہے میری خواہش نفس میرا ہامان ہے		ہارون میری عقل ہے اور کلیم میری روح ہے

وله

هذه المنظومة تسمى بالوسيلة ووقت قراءتها قبل الذكر وقال وحيد العصر السيد وحيد القادري الموسوي الجيلاني ان هذه القصيدة مجربة لقضاء الحوائج

بسم الله الرحمن الرحيم

حبيبٌ تجلّى للقلوب فحنّتِ	١	نظرتُ بعين الفكر في خان حضرتي
یہ پایا کہ ایک حبیب نے دلوں پر تجلی اور اپنے رحمتوں کی بارش کی ہے		میں نے اپنے گھر ہی میں جب بنظر تفکر دیکھا
فكان من الساقي خماري وسكرتي	٢	سقاني بكاسٍ من مدامة حبه
تو مجھے بھی نشہ چڑھ گیا میرے ساقی کے خمار سے		مجھے (میرے حبیب نے) اپنی مئے محبت کا ساغر پلایا
ومازال يرعاني بعين العناية	٣	ينادمني في كل يوم وليلة
اور ہمیشہ اپنی چشم عنایت سے نگرانی فرماتا ہے		ہر روز و شب وہ مجھے دولت قرب سے آراستہ کرتا ہے
يهرول له يحظى بعزّ ورفعة	٤	ضريحي بيت الله من جاء زاره
دوڑتا ہوا آتا ہے عزت و رفعت سے حصہ پاتا ہے		میری آخری آرام گاہ (قبر) بیت اللہ جسکی زیارت کرتے ہو

وَاَمْرِی بِاَمْرِ اللّٰہِ قُلْتُ کُنْ فَیَکُنْ	٥	وَکُلٌّ بِاَمْرِ اللّٰہِ حُکْمِی وَقُدْرَتِی
اور میرا حکم اللہ کے حکم سے ہے میں کسی چیز کو کہتا ہوں ہو جا تو ہو جاتی		میرا حکم ہو یا میری قدرت سب اللہ کے حکم سے ہے
فَاَصْبَحْتُ فِی الْوَادِ الْمُقَدَّسِ جَالِسًا	٦	عَلٰی طُورِ سِینَا قَدْ سَمَوْتُ بِخَلْوَتِی
میں نے بیٹھے ہوئے وادی مقدس میں صبح کی		طور سینا پر اور میری خلوت گزینی سے میرا رتبہ بلند ہو گیا
وَطَافَتْ بِیَ الْاَکْوَانُ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ	٧	فَصِرْتُ لَهَا اَهْلًا بِکُلِّ فَضِیلَتِی
تمام کائنات ہر جانب سے میرا طواف کرنے لگی		اور میں بہمہ فضیلت اس کا اہل ہو گیا
وَلِی عَلَمٌ فِی ذِرْوَةِ الْمَجْدِ قَائِمٌ	٨	رَفِیعُ الْبِنَا یَهْوِی بِهٖ کُلُّ اُمَّتِی
میرا جھنڈا بالائے سر کوہ عظمت کھڑا لہرا رہا ہے		یہ وہ مقام رفعت ہے جسکی طرف ہر قوم بقصد عقیدت دوڑ رہی ہے
فَلَا عِلْمَ اِلَّا مِنْ بِحَارٍ وَرَدْتُهَا	٩	وَلَا نَقْلَ اِلَّا مِنْ صَحِیحِ رِوَایَتِی
کوئی ایسا علم نہیں جو ان سمندروں سے ہو جنکو میں نے پار کیا ہے		اور کوئی ایسی روایت نہیں جو میری صحیح روایت سے نہ ہو
عَلَی الدُّرَّةِ الْبَیْضَاءِ کَانَ اجْتِمَاعُنَا	١٠	وَفِی قَابِ قَوْسَیْنِ اجْتِمَاعُ اَحِبَّتِی
افق اعلیٰ پر ہمارا اجتماع تھا		مقام قاب قوسین میں تمام احباب مجتمع تھے
وَعَایَنْتُ اِسْرَافِیلَ وَاللَّوْحَ وَالرِّضَا	١١	وَشَاهَدْتُ اَنْوَارَ الْجَلَالِ بِنَظْرَتِی
اور میں نے اسرافیل اور لوح محفوظ اور مقام رضا کو دیکھا		اور اپنی نظر سے انوار جلال دیکھے

كذا العرش والكرسى فى قبضتى	۱۲	وشاهدت ما فوق السموات كلها
چنانچہ اس طرح عرش وکرسی کو بھی طے کرلیا		اور میں آسمانوں کے اوپر سب دیکھ لیا
واقطابها من تحت حكمى وطاعتى	۱۳	وكل بلاد الله ملكى حقيقة
اور اس کے اقطاب میرے زیرِ حکم واتباع ہیں		اور دیکھا جائے تو فی الحقیقت اللہ کے تمام شہر میرے ملک ہیں
واحيى فواد الصب بعد القطيعة	۱۴	وذكرى جلا الابصار بعد غشائها
اور عاشقوں کے دل ٹوٹ جانے کے بعد انکو زندگی بخشتی		اور میرے ذکر نے نگاہوں کو ان پر پردہ پڑنے کے بعد روشن کردیا
على خلعة آتشرفت فى حسن خلوتى	۱۵	حفظت جميع العلم صرت طرازه
اور مجھے میری پسندیدہ خلوتی میں خلعتِ بزرگی سے نوازا گیا		میں نے تمام علوم حفظ کرلئے یہاں تک کہ علاقہ روزگار ہو گیا
وما زلت ارقى سائرا فى محبتى	۱۶	قطعت جميع الحجب للحب قاصدا
اور اس رہِ عشق و محبت میں ہمیشہ بڑھتا اور چلتا ہی گیا		میں نے رہگذرِ عشق کا قصد کیا اور سارے حجابات چاک کردئے
فهذا شراب الوصل فى خان جمرتى	۱۷	تجلى لى الساقى وقال الى قم
کہ تیرے لئے میکدے میں مئے وصال رکھی ہے		ساقی نے میرے لئے تجلی کی اور کہا کہ اٹھ اور میری طرف آ
تملى هنيئا بالشراب ورويتى	۱۸	تقدم ولا تخشى كشفا حجابنا
لہٰذا خوشگوار شراب اور میری رویت کیجانب راغب ہو		آگے بڑھ خوف نہ کر ہم نے پردے اٹھادئے ہیں

حل لغات

جلا . روشن کردینا

غشاء . پردہ

حبیب . عاشق

صب . عاشق

حل لغات

حصلت . واحد متکلم میں نے حاصل کیا

حل لغات ۱۹
قدوم - آگے بڑھنا۔ تقدم - آگے بڑھو۔ میدان
رغبت - تسلی - مائل ہو - رغبت کر
ھنیئا - خوشگوار - قرآن میں ھنیئا و مریئا آیا ہے۔

حل لغات
شطحات - وجد کے کلمات - نفیس
پاکیزہ - لطیف - قرآن میں شرابا طہورا آیا ہے

وقربني الساقي اليه وقال لي	۱۹	تلذذ بهذا الكأس وادن بحضرتي
اور ساقی نے جام محبت مجھ سے قریب کر دیا اور کہا		اس جام سے لطف اندوز ہو اور میرا قرب حاصل کر
شطحت بها شرقا وغربا وقبلة	۲۰	وبرا وبحرا من نفايس خمرتي
میں مشرق و مغرب اور کعبہ		اور خشکی و تری میں شراب طہور کی لطافت کے اثر سے نعرے بلند کرنے لگا
وشاهدت معنى لو بدا كشف سره	۲۱	لصم الجبال الراسيات لدكت
اور میں نے علم باطن کے وہ اسرار دیکھے کہ اگر انکو ظاہر کیا جائے		تو بلند سے بلند پہاڑ بھی پاش پاش ہو جائے
ومطلع الشمس الافق ثم مغيبها	۲۲	واقطار ارض الله في حال خطوتي
آفتاب کے طلوع پھر غروب ہونے کی جگہ		اور اللہ کی زمین کے کنارے میرے لئے ایک قدم کی مسافت ہے
اقلبها في راحتي لكورة	۲۳	اطوف بها سبعا على قدر لمحة
میں اپنے کف دست میں اس کو ایک کرہ (گیند) کی مانند		اور ایک لمحہ میں اس کے سات چکر لگاتا ہوں
انا قطب اقطاب الوجود حقيقة	۲۴	على سائر الاقطاب عزي وحرمتي
میں حقیقت میں قطب الاقطاب ہوں عالم وجود کا		تمام اقطاب پر میری عزت و حرمت لازم ہے
توسل بنا في كل هول وشدة	۲۵	اغيثك في الاشياء طرا بهمتي
ہر پریشانی و مشکل میں ہم سے توسل کر		میں اس بارے میں یکسر اپنی ہمت سے تیری مدد کروں گا

حل لغات ۲۱
صم - خاموش، ساکت۔ راسیات - بلند
لدکت - یقینا پارہ پارہ ہو جائے گا۔

ارض - بعض نسخوں میں واقطع ارض
اللہ منقول ہے میں نے فیوضات ربانیہ سے
واقطار ارض اللہ نقل کیا ہے۔

حل لغات ۲۳
راحة - ہتھیلی - کف دست - کرة - گیند
گولہ - چونکہ کرہ زمین عام طور پر بولا جاتا ہے
ایک لمحہ میں اس کرہ کے اطراف سات دفعہ
چکر لگانا اس بات کا ثبوت ہے کہ دور میں اب مقام
حیرت نہیں ہے۔

تشریح ۲۴
وجود کی قبل ہوئے بعد ہوئے یا ہونگے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرا آقا تیرا

حل لغات ۲۵
توسل - وسیلہ - ھول - پریشانی
شدت - سختی، مشکل - اغیثک - تیری فریاد
سنوں گا - طرا - جملہ

تشریح
جہاں ساری امیدیں سب سہارے ٹوٹ جاتے ہیں
وہاں بس کام آتا ہے سہارا غوث اعظم کا [illegible]
مدد کا وقت ہے مدد کے دیا رہو یا پریشانی
قرار دی کا دریا المدد یا غوث صمدانی
(حضرت کامل)

انا لمریدی حافظ ما یخافه	۲۶	واحرسه من کل شر و فتنة
میں ہر اس چیز سے جو اسکو خوفزدہ کرے اپنے مرید کا حافظ ہوں		اور میں ہر برائی و فتنہ میں اسکی نگرانی کروں گا
مریدی اذا ما کان شرقًا و مغربًا	۲۷	اغثه اذا نادانی من کل بلدة
میرا مرید مشرق میں ہو یا مغرب میں		کسی شہر سے وہ مجھے پکارے تو میں اسکی فریاد کو پہونچونگا
فیا منشدًا للنظم قله ولا تخف	۲۸	فانك محروس بعین العنایة
پس اے اس نظم کے پڑھنے والے اسے پڑھتا جا اور خوف نہ کر		کیونکہ تو میری (چشم عنایت) کی پناہ میں ہے
فکن قادریّ الوقت لله مخلصًا	۲۹	تعیش سعیدًا صادقًا بمحبتی
تو اپنے وقت کا اللہ کیلئے خلوص دل قادری ہو جا		میری محبت سے تو صدق و صفا کی زندگی بسر کریگا
ونثنی صلاة الله ثم سلامه	۳۰	علی خیر خلق الله جدی و نسبتی
اور ہم صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں		اللہ کے بہترین مخلوق پر جو میرے دادا ہیں جن سے میں مشہور ہوں
وجدی رسول الله اعنی محمدًا	۳۱	انا عبد قادر دام عزی و رفعتی
اور میرے دادا رسول اللہ (سیدنا) محمد صلعم ہیں		میں عبد القادر رسول اللہ اس عزت و رفعت کو ہمیشہ رکھے

بہجۃ الاسرار - فتوحات ربانیہ

نوٹ: یہ شعر بہجۃ الاسرار سے منقول ہے۔ نیز فتوحات ربانیہ میں آخری شعر بصورت ذیل ہے۔

ولہٗ

وَلَمَّا صفا قَلْبِی وَطَابَتْ سَرِیرَتِی	۱	وَمِنِّی دنا صَحْوِی لفتح بصیرتی
اور جب میرا دل منوّر ہوگیا اور میری نیت ستھری ہوگئی		اور میری فتح بصیرت کے لئے مئے محبت میرے نزدیک ہوگئی
شَهِدْتُ بأنَّ اللهَ والی وِلَایَتِی	۲	وقَدَّمَنِی بالتَّصریفِ فِی کُلِّ حالتی
گواہی برانکہ سبحان۔ بود والی ولایت من با		تصرف امورم داد سبقت۔ بہ جملہ سابقان در کل حالت
سَقَانِی رَبِّی مِن کؤوس شرابہٖ	۳	وَاَسْکَرَنِی حَقًّا فَهِمْتُ بِسُکْرَتِی
مرا نوشاند علاقم ز رحمت۔ برازمے کاسے جوش قربت		تمام کردمت از نشہ خاص۔ بہ خواہش خواستم مستی ز اخلاص
وَمَلَّکَنِی کُلَّ الجِنَانِ وَمَاحَوَی	۴	وَکُلُّ مُلُوکِ العَالَمِینَ رَعِیَّتِی
مرا مالک بہ ہر اک جنان ساخت۔ بوائے قدر تم ایزد برافراخت		منم بر جملہ عالم شاہ حاکم۔ رعیت ہائے ما شاہان عالم
وَشَادُسُ مُلْکِی سَارَ شَرْقًا وَمَغْرِبًا	۵	وَضِیْتُ لِاَهْلِ الکَوْنِ غَوْثًا وَرَحْمَةً
نقیب ملک من تا شرق در سیر ز شرق و غرب در حکم یہ تسخیر		شدم بر اہل عالم غوث رحمت۔ خدایم ساخت مخصوصم بقدرت
وَجَالَتْ خُیُولِی فِی الاَرَاضِی جَمِیْعِهَا	۶	وَزَفَّتْ لِی الکَاسَاتُ مِن کُلِّ وِجْهَتِی
اور میرے گھوڑوں نے تمام اقطاع ارض میں چھلانگیں لگائیں		اور میرے لئے ہر طرف ساغر چھلکائے گئے

حل لغات ١
صفا۔ صاف ہوا۔ طاب۔ پاک ہوا
دنو۔ نزدیک ہونا۔ بصارت۔ چشم
کی بینائی۔ بصیرت۔ چشم قلب کی بینائی
قدّم۔ سبقت دی۔ تصرف۔ یہ معنی
یعنی اردو میں بھی مستعمل ہے

پہلا نسخہ حضرت جامی کے نسخہ میں نہیں ہے
یہ بھی قلمی نسخہ میں تھا تو تحریر کر دیا۔ دونوں
اشعار قلعہ بند اقتباس ہے میں ان کا مفہوم یہ
ہے کہ صفائی قلب اور نیک نیتی اور محبت
سے سرشاری حاصل ہو تو بصیرت کا دروازہ
کھل جاتا ہے۔ علم باطن کے اسرار منکشف
ہونے لگتے ہیں جب حضور غوثیت مآب نے
ان اوصاف میں کمال حاصل کیا تو آپ کو
تصرف فی الکون کی طاقت و قوت دی گئی۔

حل لغات ٣
سقایۃ۔ پلانا۔ سقانی۔ مجھے پلایا
ہام، ہیم۔ سرگشتہ ہونا

تشریح:
مئے الست سے اپنی بھر دے میرے دل کا پیمانہ
رہے لاکھوں برس ساقی ترا آباد میخانہ

حل لغات ٤
ملّک۔ مالک بنا دیا۔ زیر تسلط کر دیا
احاطہ کرنا۔ گھیر لینا۔ محیط۔ گھیرنے والا

حل لغات ٥
شاوش۔ نقیب۔
سار۔ سیر کیا۔ غوث۔ فریادرس

حل لغات ٦
جول۔ گھومنا۔ خیل۔ گھوڑا۔ ارض۔ زمین
جمع اراضی
دونوں نسخوں میں زفت کے بجائے دقت آیا ہے
لیکن چونکہ بعض نسخوں میں دقت کا لفظ آیا ہے
اسلئے میں نے زفت کو ترجیح دی ہے۔

وَدُقَّتْ لی الرّایات فی الارض والسماء	۷	واھل السما والارض یعلم سطوتی
زمین و آسمان میں میرے جھنڈے		اور آسمان و زمین والے میری سطوت جان گئے
رُفعت علی من یدّعی الحبّ فی الوریٰ	۸	فقربنی المولیٰ فاقرب بدولتی
بلندم من بر فقیہائے اولیٰ . ہر کو سازد اندر حب عویٰ		مطایم کرد مولیٰ قرب قربت . بیا از قرب من برگیر دولت
ومن کان قبلی یدّعی فیکم الھویٰ	۹	یطاولنی ان کان یقوی لسطوتی
اور جو میرے پہلے گذر چکا ہے وہ تمہارے درمیان عشق کا مدعی ہے		تو وہ میرے مقابل آئے اگر وہ اپنی سطوت میں مجھ سے طاقتور ہے
شربت بکاسات الغرام سلافۃ	۱۰	بھا انعشت قلبی وجسمی ومھجتی
میں نے جامہائے عشق سے مئے خوشگوار نوش کی ہے		جس سے دل جسم اور جان تینوں بیخود ہو گئے
وفی خاننا فادخل تری الکاس دایرا	۱۱	وما شرب العشاق الا بقیتی
میرے میکدے میں داخل ہو جا تجھے وہاں جام گردش کرتا ہوا نظر آئیگا		(لیکن حقیقت پوچھو تو) دوسرے عشاق نے میری پس خوردہ شراب نوش کی
وصرت انا الساقی لمن کان حاضرا	۱۲	اُدیر علیھم کرۃ بعد کرۃ
اور ہر حاضر کے لئے میں ساقی ہو گیا		اور ان کو جام پہ جام پلاتا گیا
وقفت بباب اللہ وحدی موحدا	۱۳	ونودیت یاجیلانی ادخل حضرتی
میں تنہا باب ایزدی پر اسکے توحید کے گن گاتا ہوا ٹھہر گیا		اور مجھے ندا دی گئی کہ اے جیلانی میری بارگاہ میں حاضر ہو جا

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون

انا كنت في العليا بنور محمد	۱۴	وفي قاب قوسين اجتماع احبتي
میں عالم بالا میں نور محمد کے ہمراہ تھا		اور اسوقت میں جبکہ قاب قوسین یعنی شب اسریٰ میں محبوبان الٰہی کا اجتماع تھا
انا كنت في العليا بنور محمد	۱۵	بمكنون علم الله قبل النبوة
منم بوده بہ علویاے قدرت ـ بنور احدی ہمراز رحمت		بمکنونات علم اللہ بقدرت ـ بقیل القبل از قبل نبوت
انا قادري الوقت قطبا مبجلا	۱۶	يطوف لي الافلاك في حين حضرتي
منم قادر بوقت وقطب روشن ـ کہ دایم وقت ماباشد مزین		طواف ما کند افلاک بیحد ـ بہ گرد حضرتم ہر وقت کاید
ملكت بلاد الله شرقا ومغربا	۱۷	وان شئت افنيت الانام بلحظتي
بلاد خود بہ ملکم دار مولیٰ ـ زشرق وغرب تا اقصیٰ وعلیا		اگر خواہم کنم نابود عالم ـ بیک نظرم ہمہ احقر واعظم
وانظر ما في اللوح من كل آية	۱۸	وما قد رأيت من شهود بمقلتي
اور میں ہر آیت لوح محفوظ میں دیکھ لیا ہوں		اور عالم شہود کی ساری چیزوں کو اپنے گوشہ چشم سے نظارہ کرتا ہوں
نظرت الى الدنيا جميعا وجدتها	۱۹	كخردلة في وسط كفي وراحتي
نظر کردم بسوئے جملہ دنیا ـ تمامی یافتم بہ جملہ اجزا		چو تخم خردلہ در دست من ہست ـ بود برجا خود او را یافتم پست
ولا جامع الا ولي في خطبتي	۲۰	ولا مسجد الا ولي فيه ركعتي
نباشد ہیچ جامع ہر منبرے وا ـ کہ نباشد درو ذکر خطبہ ما		نباشد مسجدے در عرصہ جا ـ کہ وا دارے نبود رکعتے

ولا شیخ الا انّنی قد اقمته	۲۱	ولا قطب الّا کان تمت ولایتی
نباشد ہیچ شیخ ذوالکرامات ۔ مگر من قائمش کردم ما است		نہ کس قطبے شرف از ابتدا دا ۔ مگر خود را بہ تحت من شمارد
فمن خاد عنّی ضلّ سعیا وفاته	۲۲	مناه ولا یحظی بسلطان عزّتی
زمن کسی مکر کردہ گشت گمراہ ۔ شد فوت آں سعی کہ کردہ بے گمراہ		نیا مد راہ در قوتی دا مرّاز ۔ بعز سلطنت دادم کہ ممتاز
واعطانی الرّحمن من علم غیبه	۲۳	ثمانین علما غیر علمی حقیقتی
ز رحمت با عطایم کرد رحمان ۔ ز علم غیب خود افزون ز امکان		ز غیب آموختہ ہشتاد علم ۔ بجز علم حقیقی در تعلّم
ولولا رسول الله بالعهد سابق	۲۴	لاغلقت ابواب الجحیم بعظمتی
اور اگر رسول اللہ کا پہلے عہد نہ ہو چکا ہوتا		تو میں اپنی عظمت سے جہنم کے دروازے بند کردیتا
انا اوّل المکنون فی علم خالقی	۲۵	انا آخر المبعوث فی سرّ قدرتی
منم خود اول پاکان حضرت ۔ بعلم ایزدی ممتاز قدرت		ولیکن آخر مبعوث وہرم ۔ بفوق عرش کرسی گشتہ سرم
ولی نشأة فی الحبّ من قبل آدم	۲۶	وسرّی سری فی الکون من قبل نشأتی
بگویند آں خدا کردہ بعالم ۔ بہ حب خویش مارا قبل آدم		بدہ اسرار من در بستر تحقیق ۔ انیس خلقتم از روئے تحقیق
ومن قبل قبل الآن فی درج العلی	۲۷	مقیما وفی الفردوس مسموع کلمتی
بدم پیشینیں زمانہ ۔ بدرجات العلا ہستم یگانہ		بدم من در مقامات ستودہ ۔ کلام ما بہ جنت شد شنیدہ

انا کنتُ مع نوحٍ بما علی السفینة	۲۸	بحاراً و طوفاناً علی کفِّ قُدرتی
منم بودہ بہ نوح ہمرہ بیگماں۔ چہ او میرفت در کشتی بہ طوفاں		ہمہ دریا و طوفاں را بحکمت۔ خدایم داد اندر دست قدرت
انا کنتُ مع ابراہیم مُلقی بنارہٖ	۲۹	وما بردُ نیرانٍ الّا بدعوتی
بہ ابراہیم بودم اندر آتش۔ دراں اندا ختند در عین آتش		برد و بارد شدہ نار از دعایم۔ الٰہی بہر دی بودہ دعایم
انا کنتُ مع اسمٰعیل فی الذبح شاہداً	۳۰	وما نزل الکبش الّا بقیتی
بدم من در خیال خوبت تذبیح۔ بدر دو در حق اسمٰعیل تصریح		نہ گشت آں گوسفند از غیب نازل۔ مگر گشت از دعائم ذبح حاصل
انا کنتُ مع یعقوب فی حزن یوسفٍ	۳۱	ولا اجتماع الاثنان الّا بدعوتی
بہ یعقوب نبی بودیم ہمدم۔ چو او در حزن یوسف بود پرغم		نہ گشتہ جمع آں ہر دو ممکن۔ مگر از خواندن و طلبیدن من
وکنتُ مع موسٰی فی مناجات ربّہٖ	۳۲	وکان عصاہ من عصای استمدّت
بدم من ہمرہ موسیٰ عمراں۔ چو می کرد او مناجاتے بہ یزداں		نہ بودہ آں عصائے او بہ ممکن۔ مگر بودہ نشان تکیہ من
انا کنتُ مع ایّوب فی زمن البلا	۳۳	وما برءت بلوہٗ الّا بدعوتی
بدم ہمراہ ایوب پیمبر۔ چہ او اندر بلائے بود یکسر		نہ گشتند آں بلا ہا دور از غیب۔ مگر از دعوتم شد رد لاریب
وکنتُ وعیسٰی کان فی المہد ناطقاً	۳۴	واعطی داؤد حلاوۃ نغمتی
بدم من ہمرہ عیسیٰ مریم۔ کہ او در مہد میکرد سے تکلم		عطا کردست بداؤد بسجاں۔ ز شیریں نغمہ ہائے من بہاں

نوٹ: ایک نسخہ میں بفعلا شہوت بہ اور دوسرے نسخہ میں اشاھد فی الوری منقول ہے

تشریح: حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے اس حقیقت کا اظہار اسطرح فرمایا ہے۔
انت الذی لما توسل آدم من زلة فاز وهو اباك

انا الذّاکر المذکور ذکراً الذکر	۳۵	انا الشّاکر المشکور شکراً بنعمۃ
میں ذاکر بھی ہوں مذکور بھی اور ذاکر کے لئے ذکر بھی		میں شاکر بھی ہوں مشکور بھی نعمت الٰہی کا شکر گزار
انا العاشق المعشوق فی کلّ مضمر	۳۶	انا السّامع المسموع فی کلّ نغمۃ
میں عاشق بھی ہوں اور معشوق بھی ہر ضمیر قلب میں		میں سامع بھی ہوں اور ہر نغمہ میں مسموع بھی
انا الواحد الفرد الکبیر بذاتہ	۳۷	انا الواصف الموصوف علم الطریقۃ
میں واحد اور بذات خود فرد اعظم ہوں		میں واصف ہوں بھی اور علم طریقت سے موصوف ہوں
وما قلت ھذا القول فخراً وانّما	۳۸	اتی لی الاذن حتی تعرفون حقیقتی
بگفتم آنچہ از اسرار خود ما۔ بود فخر مدام ایں قول ما را		زبہر ایں صدا دادم بہر گوش۔ کہ یابند از حقیقت من بہ ہوش
وما قلت حتی قیل لی قل ولا تخف	۳۹	فانت فی مقامی الولایۃ
نہ گفتم ہیچ از من تا کہ سبحان۔ بگفت اگر مشو از غیر ترساں		بحکم آنکہ مخصوص بقدرت۔ ولی اللہ تو فی عہد جلالت
فاعطانی الھوی اجلّ ولایۃ	۴۰	ولم یعطھا غیری لیوم القیامۃ
مرو کردہ عطا مولیٰ ولایت۔ جلیل و اعظم و بالا نہایت		نہ دادہ تا قیامت بہر غیرم۔ ازاں عظمت کہ دادہ شد بدیرم
مریدی لک البشری تکون علی الوفا	۴۱	اذا کنت فی ھمّ فتنجو بھمّتی
میرے مرید تجھے بشارت ہو تو راہ صدق و صفا پر رہ		جب تو مبتلائے غم و اندوہ ہو جائے تو میری ہمت دستگیری سے امن پا جائے گا نجات

مُرِیْدِیْ تَمَسَّکْ بِیْ وَکُنْ بِیْ وَاثِقًا	۴۲	لِاَحْمِیْکَ فِی الدُّنْیَا وَیَوْمَ الْقِیَامَۃِ
مرید من زدست استقامت ـ بگیر دامن من زیادہ حت		منم سازیم در دنیا حمایت ـ شفاعت نی کنم روز قیامت
اَنَا لِمُرِیْدِیْ حَافِظٌ مِمَّا یَخَافُہٗ	۴۳	وَاُنْجِیْہِ مِنْ شَرِّ الْاُمُوْرِ وَبَلْوَۃٍ
میں ہر اس چیز سے جو اسکو خوفزدہ کرے اپنے مرید کا حافظ ہوں		میں تمام شر و فساد اور بلاؤں سے اسکو بچالونگا
وَکُنْ یَا مُرِیْدِیْ حَافِظًا لِعُہُوْدِنَا	۴۴	اَکُنْ حَاضِرَ الْمِیْزَانِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ
اور اے میرے مرید دیکھنا ہمارے عہدوں کی پابندی کرنا		میں روز قیامت میزان کے پاس تیری دستگیری کرونگا
وَاُوْصِیْکُمْ کَسْرَ النُّفُوْسِ فَاِنَّہَا	۴۵	مَرَاتِبُ عِزٍّ عِنْدَ اَہْلِ الطَّرِیْقَۃِ
میں تم کو کسر نفس کی تاکید کرتا ہوں		کہ اہل طریقت کے نزدیک یہی عزت ووقار کے رتبے ہیں
وَمَنْ حَدَّثَتْہُ نَفْسُہٗ بِتَکَبُّرٍ	۴۶	تَجِدْہُ صَغِیْرًا فِیْ عُیُوْنِ الْاَقِلَّۃِ
اور جو اپنے نفس کو تکبر میں ملوث کرے		وہ سب کی نگاہوں میں ذلیل و خوار ہو جاتا ہے
وَمَنْ کَانَ فِیْ حَالَاتِہٖ مُتَوَاضِعًا	۴۷	مَعَ اللّٰہِ عِزَّتُہٗ جَمِیْعِ الْبَرِیَّۃِ
اور جو اپنے احوال میں متواضع اور منکسر المزاج رہے		وہ تمام مخلوق اور خدا کی نظروں میں باعزت ہو جاتا ہے
وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ طٰہٰ مُحَمَّدٌ	۴۸	اَنَا عَبْدُ الْقَادِرِ شَیْخُ کُلِّ طَرِیْقَۃٍ
اور میرے جد امجد رسول اللہ محمد طٰہٰ لقب ہیں		اور میں قادر مطلق کا بندہ اور ہر طریقت کا شیخ ہوں

بہجۃ الاسرار، فیوضات ربانیہ قلمی نسخہ

بحمد اللہ قصائد غوثیہ معہ ترجمہ و تشریح ختم ہوئے۔

معارف اسلامیہ ٹرسٹ کی دیگر مطبوعات

۱۔ مشکواۃ النبوۃ ۔ تصنیف "حضرت سید شاہ غلام علی قادری الموسوی"

یہ کتاب فن تذکرہ میں ذخیرۃ العلم (انسائیکلو پیڈیا) کی حیثیت رکھتی ہے جس میں (۶۵۳) اکابرین امت کے وقائع زندگی وارشادات درج ہیں۔ یہ کتاب اب تک طبع نہیں ہوئی تھی فارسی سے اردو میں اس کا آٹھ جلدوں میں ترجمہ کر کے زیور طبع سے اس کو آراستہ کیا گیا ہے۔ ہدیہ حسب ذیل ہے۔

جلد اول	۲۰ روپے	جلد دوم	۲۰ روپے	جلد سوم	۱۵ روپے
جلد چہارم	۲۳ روپے	جلد پنجم	۲۰ روپے	جلد ششم	۲۵ روپے
جلد ہفتم	۲۲ روپے	جلد ہشتم	۳۰ روپے		

۲۔ ظہور نور (نیا میلاد نامہ) تالیف مولانا سید مناظر احسن گیلانی — ہدیہ ۱۰ روپے

۳۔ فضائل مصطفیٰ ۔ تالیف مولانا ابوالفضل سید محمود قادری — ہدیہ ۱۲ روپے

۴۔ مسلک دیوبند (اکابرین دیوبند کی نگارشات کے آئینہ میں) — ہدیہ ۷ روپے

۵۔ کلام عارف ۔ مع تذکرہ اجداد وحید العصر مولانا سید وحید القادری الموسوی اور ان کے اجداد کی مختصر سوانح حیات اور کلام

۶۔ اسلام کا عالمگیر پیام (انگریزی میں) تالیف مولانا ابوالفضل سید محمود قادری — ہدیہ ۱۴ روپے

۷۔ فردوس ۔ مولانا ابوالفضل سید محمود قادری کا منتخبہ نعتیہ کلام (اردو و فارسی) — ہدیہ ۱۰ روپے

۸۔ علم غیب ۔ تالیف مولانا ابوالفضل سید محمود قادری — ہدیہ ۲۰ روپے

۹۔ مسدسات اشرف ۔ مفتی میر اشرف علی خلف اکبر حضرت شائق کے منقبتی مسدسات — ہدیہ ۲/۵۰ روپے

۱۰۔ فیصلہ ہفت مسئلہ ۔ مولود ۔ عرس مروجہ فاتحہ ۔ جماعت ثانیہ امکان کذب جیسے مسائل پر حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکی کا فتویٰ — ہدیہ ۱/۵۰ روپے

۱۱۔ استعانت ۔ کتاب و سنت اور اجماع اکابرین ملت کی روشنی میں تالیف مولانا ابوالفضل سید محمود قادری — ہدیہ ۱۸ روپے

۱۲۔ رشحات قدسیہ ۔ کلام فصاحت التیام محبوب سبحانی غوث صمدانی سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔ مترجم و شارح ۔ مولانا ابوالفضل سید محمود قادری — ہدیہ ۳۵ روپے

(ملنے کے پتے)

۱۔ اردو اکیڈیمی آندھرا پردیش اے سی گارڈس حیدرآباد

۲۔ اردو ہال ۔ حمایت نگر ،،

۳۔ بک سائٹ ۔ عابد روڈ ،،

۴۔ الکتاب پبلشرز ۔ گن فونڈری ،،

۵۔ حبیب اینڈ کو ۔ کٹل منڈی نامپلی اسٹین روڈ ،،

۶۔ اسٹوڈنٹس بکڈپو ۔ چارمینار ۔ حیدرآباد

۷۔ حسامی بکڈپو ۔ چارکمان ،،

۸۔ مینار بک ڈپو ۔ چارمینار و چارکمان ،،

۹۔ حیدر اینڈ سنس ۔ چارکمان ،,